دشمنانِ علیؑ مُردہ باد
یا علیؑ مدد
شیعیانِ علیؑ زندہ باد
عظمتِ قرآن
اور عقیدہ
اولادِ معاویہ اور مروان
ہمارے شعبہ تبلیغ کی ۱۹ ویں پیشکش
اس رسالہ میں ان مجرمین کی نشاندہی کی گئی ہے جو قرآنِ پاک کو جلانے اور اسکو
پیشاب سے اور خون سے مردار کی کھال پر لکھنے اور اس میں اغلاط اور
کمی و زیادتی کا عقیدہ رکھتے تھے اور رکھتے ہیں ہم ایسے لوگوں سے نفرت
کرتے ہیں اور تمام اہل اسلام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ انکے کفر کا فتویٰ دیکر انسے نفرت کا اعلان کریں۔
از قلم حقیقت رقم
شیر پاکستان خادمِ مذہب شیعہ وکیلِ آلِ محمدؐ غلام حسین نجفی
MAAB 1431
maablib.org

علماء انجمن سپاہِ صحابہ کے شیعوں کیخلاف الزامات کا دندان شکن جواب

وکیل آلِ محمد علامہ غلام حسین نجفی کی شہرہ آفاق کتابیں

جاگیرِ فدک، حقِ زہراء	سہمِ مسموم فی جواب نکاحِ اُمّ کلثوم
قولِ مقبول فی اثبات وحدت بنتِ رسول	خصائلِ معاویہ درجواب شمائلِ علی
بغاوتِ معاویہ درجواب خلافت معاویہ	کردارِ یزید درجواب خلافت معاویہ و یزید
معاویہ کی نبی اور آلِ نبی کو گالیاں	کیا ناصبی مسلمان درجواب کیا شیعہ مسلمان
حقیقتِ فقہ حنفیہ درجواب حقیقت فقہ جعفریہ	تحفۂ حنفیہ درجواب تحفۂ جعفریہ
قولِ سدید درجواب وکلاء یزید	ماتم اور صحابہ
شیعانِ علی اور انکی شان	علی ولی اللہ کلمہ اور اذان میں
اسلامی نماز دیگر عبادات مطابق فقہ جعفریہ	نماز میں ہاتھ کھلے رکھنے کا ثبوت وضوء میں پاؤں کا مسح کرنے کا ثبوت

مومنین حضرات! مسئلہ ماتم ہو یا مسئلہ خلافت، کسی بھی نوع کا کوئی حوالہ معلوم کرنا ہو تو جوابی خط لکھیں فوراً جواب دیا جائیگا اسکے علاوہ جہاں کہیں مذہب شیعہ پر حملہ ہو کوئی مولوی مُلاں تنگ کرے تحریراً تقریراً جس قسم کی بھی ضرورت پیش آئے رجوع کریں انشاء اللہ فوراً عملی اقدام کر کے آپکو مطمئن کیا جائے گا۔

ناشر حجۃ الاسلام علامہ غلام حسین نجفی سرپرست شیعہ تبلیغ و مدرس جامعۃ المنتظر ماڈل ٹاؤن، لاہور

وکیل آل محمدؑ پر قاتلانہ حملہ سپاہ صحابہ کے مصنوعی مذہب کے جھوٹے ہونے کا روشن ثبوت ہے

ارباب انصاف جب سپاہ صحابہ والے اپنے جھوٹے مذہب کی سچائی ثابت کرنے سے میرے مقابلہ میں عاجز آگئے تو پھر انہوں نے ساتؔ جولائی ۱۹۹۱ء دن کے گیارہ بجے ضلع نواب شاہ سندھ کے مشہور قصبہ دریا خاں مری میں مجھ پر قاتلانہ حملہ کروا کر اپنے منحوس چہروں پر قیامت تک کیلئے لعنت کی سیاہی مل لی۔ حملہ میں پسٹل کی گولی میری بائیں طرف دل سے تھوڑا نیچے پیٹ میں لگی اور پیٹ کو زخمی کرتے ہوئے دائیں طرف آ کر رک گئی۔ کئی دنوں تک میں زیر علاج رہا اور اللہ کی رحمت اور مولا علیؑ کی نظر کرم سے میں صحتیاب ہو گیا جب میں نوابشاہ میں زیر علاج تھا تو مومنین سندھ نے اور بالخصوص مومنین نوابشاہ نے میرے اپریشن کروانے میں اور بعد میں میری دیکھ بھال میں میرے ساتھ بہت ہمدردی کا مظاہرہ کیا اور خاص طور پر سید افضال حسین شاہ، جناب محرم علی ملاح اور مولوی مشتاق حسین بلوچ، سید اطہر حسین زیدی اور مولانا علی احمد نجفی اور دریا خان لاشاری دیگر تمام علماء کرام اور مومنین عظام نے بھی میرے ساتھ ہمدردی کا مظاہرہ کیا اور میں ان لوگوں کا بیحد مشکور رہوں گا خدا ان کو جزائے خیر عطا کرے اور ڈاکٹر سرجن حامد علی جعفری کا میں بیحد شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بڑی محنت اور خلوص سے سات گھنٹے میں میرے اپریشن کو کامیاب کیا تھا صحابہ کے پیروکاروں نے میرے خلاف جو ظالمانہ کارروائی کی ہے اس سے ہمارے اس دعویٰ کی سچائی ثابت ہوتی ہے کہ ہم شیعہ خیر البریہ اور ہمارے امامؑ اس دنیا میں مظلوم ہیں اور سپاہ صحابہ اور ان کے امام ظالم ہیں ان کی مذکورہ ظالمانہ کارروائی سے ہمارا حوصلہ بلند ہوا اور ہمارے دل میں جو محبت خاندانِ نبوت ہے اس میں زیادتی ہوئی ہے اور مذہب حقہ کی جو تھوڑی سی میں خدمت کر رہا ہوں اللہ پاک کی بارگاہ اور خاندانِ نبوت سے اس کے صلہ اور انعام کی دنیا اور آخرت میں میں آرزو کرتا ہوں۔

اجمالی فہرست مطالب کتاب

۱، غرض تالیف رسالہ ہذا ۱۳

۲، سپاہ صحابہ کا شیعوں پر الزام کہ انکا کلمہ اور ہے، اس جھوٹے الزام کا جواب ۱۷

۳، کلمہ ولایت سے شیعہ اپنے عقیدہ کا اظہار کرتا ہے، ۱۹

۴، وکلاء صحابہ کے جھوٹے کلمہ ۲۰

۵، توحید، اور رسالت، اور صحابہ اور عائشہ کے بارے شیعوں کا عقیدہ ۲۱

۶، قرآن پاک کے بارے شیعوں کا عقیدہ ۲۳

وکلاء صحابہ کے قرآن پاک کے بارے غلط عقائد کا تذکرہ

۷، نطفہ یزید حبیب الرحمٰن کا اعلان کہ شیعہ اپنے علماء پر لعنت کریں کیونکہ وہ تحریف... کے قائل تھے، جواب، عمر اور عائشہ بھی تحریف کے قائل تھے انکے ساتھ بھی یہی سلوک کیا جائے ۲۴

۸، شیعوں کے خلاف کفر کے فتوے دینے والے اصلی اہلسنت کی نگاہ میں خود کفار اور اشرار بے دین بے ایمان اور دوزخی ہیں، ۲۶

۹، احسان الٰہی ظہیر نے کتاب الشیعہ والقرآن، شیعوں کے خلاف لکھ کر اپنے یار دوستوں کے چہرے پر لعنت کی سیاہی مل دی ہے، ۲۷

۱۰، احسان الٰہی اور اہل حدیث کے بارے صحیح اہل سنت نے کفر کا فتویٰ دیا ہے ۲۸

۱۱، وکلاء صحابہ تمہیں ماں کے دودھ کا واسطہ انصاف کرو ۲۹

۱۲، سپاہ صحابہ کا عقیدہ کہ عقیدہ کہ نبی کریمؐ کی زبان پر شیطان کلمات کفر جاری کروا تا تھا اور قرآن میں تحریف کروا تا تھا۔ ۳۴

۱۳، اہلسنت کا عقیدہ کہ اگر آیت قرآن صحابہ کے فرمان کے مخالف ہو تو آیت کو ٹھکرا دیا جا دے، ۳۰

۱۴، علماء سپاہ صحابہ الٹا لٹک سکتے ہیں مگر اپنے بزرگان کا ایمان بالقرآن ثابت نہیں کر سکے، ۳۱

۱۵، سپاہ صحابہ کے پوپ بال انور شاہ کشمیری کا عقیدہ کہ موجودہ قرآن میں عثمان غنی نے تحریف کروائی ہے اور بخاری کی شرح فیض الباری سے ثبوت حاضر ہے، ۳۱

۱۶، امام اہلسنت عبدالوہاب شعرانی کا عقیدہ کہ اگر عوام الناس کے بھڑکنے کا ڈر نہ ہوتا تو میں بتاتا کہ عثمان غنی نے کتنا قرآن ضائع کر دیا ہے صہ ۳۲

۱۷، صحابہ رسول کا عقیدہ کہ عثمان نے قرآن پاک میں تبدیلی کی ہے، صہ ۳۳

۱۸، وکلاء صحابہ کے چالیس پاروں والے قرآن کا انکشاف شروحات بخاری شریف سے صہ ۳۶

۱۹، علماء سپاہ صحابہ کسی دیوار سے ٹکر مار کر ہلاک ہو سکتے ہیں مگر ہمارے والے قرآن کی صفائی نہیں دے سکتے، صہ ۳۷

۲۰، علماء سپاہ صحابہ کا انکشاف کہ حضرت عمر کے عقیدہ میں قرآن پاک نوے پارہ کا تھا ۳۸

۲۱، علماء سپاہ صحابہ کی گواہی کہ حضرت عمر کے عقیدہ میں قرآن پاک دس لاکھ ۲۷ ہزار حرفوں والا ہے صہ ۳۹

کوئی سنی لال ماں نے ایسا نہیں جنا جو صفائی دے سکے،

۲۲، وکلاء صحابہ کی گواہی کہ عبداللہ بن عمر کے عقیدہ میں قرآن پاک کا زیادہ حصہ ضائع ہو گیا ہے صہ ۵۲

۲۳، اگر علماء سپاہ صحابہ نے بکری کے بجائے کسی غیر تمندماں کا دودھ پیا ہے تو وہ عمر اور ابن عمر کی صفائی دیں، صہ ۵۳

۲۴، وکلاء صحابہ کا عمر اور ابن عمر کی صفائی میں بھانت بھانت کی تاویلات کا سہارا ۵۴

۲۵، راوی قول ابن عمر کے جھوٹے ہیں ذھب بمعنی نسخ ہے اس کا دندان شکن ۵۵ جواب، ذھاب بمعنی نسخ کرنے والوں کو حضرت عمر نے جھٹلایا ہے، صہ ۵۶

۳۶، ابن عمر کا اعلان کہ تمام حفاظ اہل سنت بچارے نیم حافظ ہیں، ۵۷

۳۷، وکلاء صحابہ کی تعداد آیات قرآن میں بھانت بھانت کی بولیاں صہ

۳۸، امام اہل سنت ابو عمر دانی کے عقیدہ میں قرآن کی چھ ہزار آیات یقینی اور چھ سو چھیاسی مشکوک ہیں، صفحہ ۴۰ اور ابن عباس کے عقیدہ میں پچاس مشکوک ہیں، ۴۰

۳۹، امام اہل سنت ابن کثیر کا عقیدہ بھی اسی طرح ہے کہ قرآن کی چھ ہزار آیات یقینی اور باقی مشکوک، صہ ۴۱

۴۰، اہلسنت بچارے آج تک فیصلہ نہ کر سکے کہ بسم اللہ بھی قرآن ہے یا نہ

۴۱، امام اعظم اور امام مالک کا بسم اللہ کے جزء قرآن ہونے سے انکار صہ ۴۳

۴۲، علماء سپاہ صحابہ جام زہر پی سکتے ہیں مگر اپنے اعظم اور امام مالک کے نزدیک بسم اللہ کو جزء قرآن ثابت نہیں فرما سکتے، صہ ۴۴

امام شافعی کے نزدیک بسم اللہ جزء قرآن ہے اور منکر اس کا کافر ہے،

۴۳، معاویہ کا قرآن پاک سے بسم اللہ کی چوری کرنا، صہ ۴۸

۴۴، اصحاب کی رپورٹ کہ آیت بسم اللہ کو شیطان نے چرا لیا، صہ ۵۰

۴۵، ابوبکر اور عمر کی مہربانی سے بسم اللہ کے جزء قرآن ہونے اور نہ ہونے میں دس اقوال ہیں، صہ ۵۱

۴۶، ابن مسعود صحابی کا عقیدہ کہ سورہ فاتحہ کو قرآن میں نہ لکھا جائے ۵۸

۴۷، صحابی رسول کا سورہ فاتحہ کے جزء قرآن ہونے سے صاف صاف انکار ۵۹

۴۸، ابن مسعود صحابی کا معوذتین کے قرآن ہونے سے صاف صاف انکار کرنا ۶۰

۴۹، اہل سنت کا فتویٰ کہ معوذتین کے قرآن ہونے کا منکر کافر ہے صہ ۶۱

۵۰، ابن مسعود کا مذکورہ انکار روایات صحیحہ سے ہے، صہ ۶۲

۵۱، ابن مسعود کی صفائی میں تواترہ والی دلیل بے بنیاد ہے، صہ ۶۳

۵۲، صحابہ کے عقیدہ میں الفاظ قرآن معجزہ نہیں ہے، صہ ۶۵

۵۳، عثمان کا قرآن پاک کے مسائل میں اپنی کم علمی کا اقرار صہ ۶۶

۵۴، وکلاء صحابہ کا عقیدہ کہ سورہ برائت سے بہت سی آیات بسم اللہ سمیت گم ہو گئی ہیں، صہ ۶۷

۵۵، اہل سنت کے امام مالک کا عقیدہ کہ بسم اللہ سمیت برائت کی بہت سی آیات ضائع ہو گئی ہیں، صہ ۶۸

۵۶، حذیفہ صحابی کا عقیدہ کہ سورہ برائت سے صرف چوتھائی باقی رہ گئی، صہ ۶۹

۵۷، حذیفہ صحابی کا عقیدہ کہ لوگ سورہ برائت کی تہائی بھی نہیں پڑھتے صہ ۶۹

۵۸، علماء سپاہ صحابہ نے اگر گائے،

کے بجائے کسی غیر مستند ماں کا دودھ پیا ہے تو عثمانی کی صفائی دیں، صفحہ ٧٠

٥٩، عثمانی حکومت کی مہربانی سے سورہ برائت کی ١٥٠ آیات ساقط ہو گئیں، ٧١

٦٠، مذکورہ مسئلہ میں عثمان کی صفائی کی بابت بلا اجرت وکلاء کے بھانت بھانت کے بیانات، صفحہ ٧٢

٦١، سورہ توبہ کے بارے حذیفہ صحابی کا ایک یہ بیان بھی ہے کہ اس میں ٣٨٧ آیات کی کمی عثمان نے کر دی، صفحہ ٧٦

٦٢، وکلاء اصحاب کا عقیدہ کہ سورہ احزاب کی آیات میں بھی کمی واقع ہوئی ہے، صفحہ ٧٧

٦٣، موجودہ قرآن کے کامل ہونے پر حضرت عائشہ کا ایمان نہ تھا، صفحہ ٧٨

٦٤، حضرت عمر کا بھی موجودہ قرآن کے کامل ہونے پر ایمان نہ تھا انکا عقیدہ تھا کہ سورہ احزاب بقرہ کے برابر تھا۔ صفحہ ٨٠

٦٥ حضرت عائشہ کا اعلان کہ اصلی قرآن میں سورہ احزاب ٢٠٠ آیات کی تھی، ١٢٧، عثمان نے کم کر دیں بقایا ٧٣ باقی ہیں، صفحہ ٨٢

٦٦ نسخ تلاوت وہ بہانہ ہے جو جرم تحریف کو چھپانے کیلئے گھڑا گیا ہے ٨٣

٦٧، حضرت عمر کا عقیدہ ہے کہ سورہ احزاب سے ٢١٣ آیات گم ہو گئی ہیں صفحہ ٨٣

٦٨، حضرت عمر کا عقیدہ کہ آیت رجم قرآن سے گم ہو گیا ہے، صحیح بخاری کی گواہی صفحہ ٨٥

٦٩ صحابی رسول اللہ ابی بن کعب کا عقیدہ کہ عثمان کی مہربانی سے آیت رجم گم ہوئی ہے، صفحہ ٨٧

٧٠، حضرت عمر کی صفائی میں وکلاء صحابہ کی قلابازیاں ملاحظہ ہوں، صفحہ ٨٨

٧١، وکلاء صحابہ کا شیعوں کے سامنے مسئلہ تحریف کی صفائی دینے میں عاجزی کا اعتراف، ابوبکر رازی کی گواہی، صفحہ

٧٢، وکیل صحابہ الثالثلک سکتاہے مگر موجودہ قرآن پر حضرت عمر کا ایمان ثابت نہیں کر سکتا۔ اور یہ شیعان علیؑ کی فتح عظیم ہے، صفحہ ٩٩

٧٣، حضرت عمر کا لوگوں کے ڈر سے آیت رجم کو قرآن میں نہ لکھنا مصحف علوی پر تمام اعتراضات کو ختم کر دیتا ہے ٩١

٧٤، سنی علماء کی رپورٹ کہ حضرت علیؑ نے قرآن جمع فرمایا تھا ٩٢

٧٥، سنی علماء کی رپورٹ کہ اصحاب نے قرآن میں زیادتی بھی فرمائی ہے صفحہ ٩٥

٧٦، وکلاء صحابہ کا عقیدہ کہ سورہ برأت جتنا ایک سورہ قرآن سے گم ہو گیا ہے ٩٧

٧٧، سپاہ صحابہ کے امام ابن کعب کا عقیدہ کہ وادی مال والا سورہ گم ہو گیا، ٩٨

٧٨، سورہ حفد اور خلع بھی بقول وکلاء صحابہ کے گم ہو گئے ہیں ٩٩

٧٩، ابو موسی اشعری کا عقیدہ کہ سبح للہ جتنا ایک سورہ گم ہو گیا ١٠٠

٨٠، سورہ حفد اور خلع کو ابن عباس نے بھی اپنے قرآن میں لکھا ہوا تھا ١٠١

٨١، ابو موسی اور ابن کعب پر بھی تحریف کی رپورٹ دینے کے باعث کفر و شرک اور مرتد کا فتویٰ لگایا جائے ١٠٢

٨٢، وکلاء صحابہ کی گواہی کہ قرآن پاک میں حضرت علیؑ کا نام موجود تھا اور عثمانی حکومت نے نکلوا دیا ہے، صفحہ ١٠٣

حافظ ابن مردویہ کی گواہی صفحہ

علامہ سیوطی کی گواہی، ١٠٦

قاضی محمد بن علی شوکانی کی گواہی صفحہ ١٠٥

مفتی بغداد شہاب الدین کی گواہی، صفحہ ١٠٧

مرزا محمد بدخشانی کی گواہی،

٨٢، امام اہل سنت علامہ ثعلبی کی گواہی کہ قرآن میں لفظ آل محمد بھی تھا، صفحہ ١٠٩

حضرت عثمان کی قرآن کے بارے بے ادبی بدزبانی گستاخی توہین

٨٣، امام اہل سنت فرا بغوی کی گواہی کہ عثمان اور عائشہ نے الفاظ قرآن پر غلط کا اطلاق فرمایا ہے اور انکی اصلاح بھی نہیں فرمائی، صفحہ ١٤٠

٨٤ عثمان کی صفائی کے بارے شاہ سلامت اللہ کی قلابازیاں کھانا ١٤٢

٨٥، فخر الدین رازی کی گواہی کہ عثمان نے الفاظ قرآن کو غلط کہہ کر گستاخی کی ہے، صفحہ ١٤٣

٨٦، علامہ سیوطی سنی کی عثمان کی قرآن کے بارے بے ادبی پر گواہی، صفحہ ١٤٤

٨٧، عثمان نے الفاظ قرآن پر غلط کا اطلاق فرمائی اور اصلاح نہ کرنے کے

بارے یہ عذر پیش کیا کہ انکا تعلق حلال اور حرام سے نہیں ہے۔ ۱۴۵

۸۸، مفتی بغداد کی گواہی کہ عثمان نے الفاظ قرآن کی اصلاح اس لئے نہ فرمائی کہ اہل زبان خود تصحیح کرلیں گے ۱۴۶

۸۹، وکلاء صحابہ زہر کا پیالہ پی سکتے ہیں مگر عثمان کی صفائی نہیں دے سکتے ۱۴۷

۹۰، عثمان کی بھانت بھانت کی بولیاں اور ہماری طرف سے ٹھوس جواب ۱۴۹

۹۱، سنی مسلمانو، تمہیں تمہاری ماں کے دودھ کا واسطہ انصاف کرو، ۱۵۰

۹۲، حضرت عائشہ نے بھی تصدیق فرمائی ہے کہ عثمان نے بعض الفاظ قرآن کو غلط لکھا ہے اور امام سیوطی کی گواہی کہ حدیث عائشہ کی سند صحیح ہے ۱۵۱

۹۳، علماء دیوبند نے اپنا اپنا چار کلو کا سر عائشہ کے اس فیصلہ کے سامنے خم کرلیا ہے کہ عثمان نے قرآن غلط لکھا ہے ۱۵۲

۹۴، وکلاء بنوامیہ کی طرف عثمان کی صفائیاں اور ہمارے جواب ص ۱۵۴

۹۵، جناب عائشہ کی گواہی کہ عثمان کے کاتبوں نے قرآن غلط لکھے ہیں ۱۵۶

۹۶، عائشہ کے خطا کرنے پر قاضی ثناء اللہ کا دل سے اقرار۔ ص ۱۶۰

۹۷، امام اہل سنت راغب اصفہانی کا اقرار کہ عثمان کے کاتب تجربہ کار نہ تھے ۱۶۹

۹۸، امام اہل سنت ابن عباس کا اقرار کہ عثمان نے قرآن میں غلطی لکھوائی ہے ۱۶۱

۹۹، ابن عباس کا اقرار کہ عثمان کے کاتب قرآن لکھتے وقت اونگھ رہے تھے، ۱۶۳

۱۰۰، ابن حجر عسقلانی نے ابن عباس کی بھرپور تائید کردی ہے، ۱۶۴

۱۰۱، ابان بن عثمان اور سعید بن جبیر کی گواہی کہ عثمان نے قرآن غلط لکھوائے مجاہد اور ربیع کا عثمان کی غلطی کے بارے اقرار۔ ص ۱۶۵

۱۰۲، ڈھوکی ملاں نے توہین قرآن کی تمام حدیں توڑ دیں۔ ص ۱۶۶

۱۰۳، امام اہل سنت قاضی حسن کا وکلاء صحابہ کو مشورہ کہ قرآن پیشاب سے لکھیں اور اپنے سچے مسلمان ہونے کا ثبوت دیں، ۱۶۸

۱۰۴، امام اہل سنت سراج الدین نے وکلاء صحابہ کو مشورہ دیا ہے کہ قرآن پیشاب سے لکھ کر اپنے عاشق قرآن ہونے کا ثبوت دیں۔ ۱۶۹

۱۰۵، فتاوی عالمگیری کی وکلاء صحابہ کو ہدایت کہ قرآن کو مردار کی کھال پر خون سے لکھ کر روح عثمان کو ثواب پہنچا دیں ۱۸۰

۱۰۶، ابوبکر کا قرآن کو پیشاب سے لکھنے کا فتوی اور اس پر تبصرہ ص ۱۸۱

۱۰۷، دیوبند کے پوپ پال اشرف تھانوی کا فتوی کہ قرآن پر پیشاب کرنا اچھا ہے ۱۸۳

۱۰۸، بریلوی مذہب میں خون سے قرآن لکھنا جائز ہے، نیز قرآن لکھ کر پھر کے پیشاب سے اسکو دھو کر پینا جائز ۱۸۴

۱۰۹، وکلاء صحابہ کا فتوی کہ جن کتابوں میں آیات قرآن یا ابوبکر، عمر اور عثمان لکھے ہوں ان پر تھوکنا اور پیشاب کرنا جائز ہے ص ۱۸۵

۱۱۰، وکلاء صحابہ کا فتوی کہ کتاب خدا تورات کے ورقوں سے استنجاء کرنا جائز ہے، ص ۱۸۷

۱۱۱، مذہب ابوبکر کا فتوی کہ عورت قرآن کی آیات لکھ کر دھو کر اپنی شرمگاہ پر چھڑکا کرے، ص ۱۸۹

۱۱۲، وکلاء صحابہ کا فتوی کہ قرآن کی آیات کو قدموں کے نیچے رکھنا جائز ہے، ۱۹۰

۱۱۳، وکلاء صحابہ کا فتوی کہ قرآنی آیات جلا کر تسخیر محبوب کیلئے سرمہ بنانا جائز ہے ۱۹۰

۱۱۴، وکلاء صحابہ کا فتوی کہ قرآن پاک کو سر کے نیچے تکیہ بنا کر رکھنا جائز ہے ۱۹۱

۱۱۵، وکلاء صحابہ کا فتوی کہ پاخانہ کرتے وقت پڑھنا جائز ہے، ۱۹۲

۱۱۶، فقہ اصحاب میں جنب شخص قرآن پڑھ بھی اور لکھ بھی سکتا ہے، ۱۹۳

۱۱۷، وکلاء صحابہ کے لئے ایک لاکھ کا انعام ۱۹۴

۱۱۸، وکلاء صحابہ کا عقیدہ کہ عمر کی منی کے قطرات اللہ کی تسبیح کرتے تھے، ۱۹۶

۱۱۹، وکلاء صحابہ کا فتوی کہ نجس خون سے آیات قرآن لکھ کر تعویز بناؤ، ۱۹۰

۱۲۰، وکلاء صحابہ کا فتوی کہ زیادہ امساک کے لئے آیات قرآن ران پر باندھیں، ص ۱۹۸

۱۲۱، وکلاء صحابہ کا فتوی کہ ابوبکر اور عمر کا نام امساک میں اکسیر اعظم ہیں ۱۹۹

۱۲۲، جامعہ اشرفیہ کا عظیم تحفہ جنتی تعویز ایک روپیہ ص ۲۰۰

۱۲۳، صحیح اہل سنت کا فتوی کہ اشرف علی

تھانوی کافر ہے اور بہشتی زیور کا پڑھنا گناہ ہے اور کتب دیوبند خنزیر سے زیادہ نجس ہے، ص ۲۰۱

۱۲۴، رشید گنگوہی کی کتاب براہین پیشاب سے زیادہ نجس ہے ۲۰۲

۱۲۵، احمد رضا کا فتویٰ کہ قاسم نانوتوی خود بھی نجس اور انکی کتب بھی نجس اور نذیر دہلوی کی کتب پیشاب سے زیادہ نجس ہیں، ص ۲۰۳

۱۲۶، اسماعیل دہلوی کی کتابیں بھی پیشاب سے زیادہ نجس ہیں، ص ۲۰۵

مذہب صحابہ میں قرآن کو آگ لگانا بھی خدمت اسلام ہے ۲۰۷

۱۲۷ حضرت عثمان نے قرآن کو آگ لگائی ہے تاریخ میں اپنا نام بلند کیا ہے ۲۰۸

۱۲۸، قرآن جلانا عثمان کی فضیلت ہے، ص ۲۰۹

۱۲۹ باطل نواز کو چیلنج ص ۲۱۰

۱۳۰ سنی عثمانی آج بھی قرآن جلاتے ہیں۔ ص ۲۱۱

۱۳۱ فقہ اصحاب میں قرآن جلانا جائز ہے کیونکہ یہ سنت عثمان ہے ص ۲۱۲

۱۳۳، عثمان کے قرآن جلانے کے باعث سنی علماء کا انکو خراج عقیدت ص ۲۱۳

۱۳۴ قرآن جلانے کے باعث عثمان کا نام اصحاب نے حراق المصاحف رکھا ص ۲۱۵

۱۳۵ قرآن کو آگ لگانا بے ادبی اور تحقیر اور توہین قرآن پاک ہے، ص ۲۱۶

۱۳۶، توہین قرآن کرنے والا کافر ہے ص ۲۱۷

۱۳۷، عثمان نے قرآن جلائے اسی لئے عائشہ نے انکے کفر کا فتویٰ دیکر انکو قتل کرا دیا ص ۲۱۸

۱۳۸، عثمان کے خلاف قرآن فریاد کرے گا ص ۲۱۹

۱۳۹، کوئی عثمان اور عائشہ کی صفائی پیش کرے ص ۲۲۰

۱۴۰ سنی فقہ میں قرآن چومنا بدعت ہے ص ۲۲۲

قبرستان میں قرآن پڑھنا بدعت ہے۔ ص ۲۲۴

۱۴۱، وکلاء صحابہ کے خلیفہ کا قرآن کو تیر مارنا ص ۲۲۵

۱۴۲، معاویہ کا قرآن کو نیزوں پر اٹھانا ۲۲۷ اور معاویہ خیلوں کے ۲ امام صاحب یزید کا ذکر، ص ۲۲۸

۱۴۳، عائشہ کی بکری قرآن کھا گئی ص ۱۲۹

۱۴۴ عائشہ اور عمر کی صفائی دینا مشکل ہے

۱۴۵، امام اہلسنت امام بخاری قرآن پاک میں کمی کا عقیدہ رکھتے تھے اور اس کے تین ثبوت ملاحظہ ہو، ص ۱۱۳

۱۴۶، عثمانی حکومت کے بارے عائشہ کا عقیدہ کہ انہوں نے قرآن میں کٹ وٹ کی ص ۱۱۷

۱۴۷، عثمانی کے بارے ابوہریرہ کا عقیدہ کہ اس نے قرآن میں کٹ وٹ کی ہے ۱۱۸

۱۴۸، عثمانی حکومت کے بارے عروہ بن زبیر کا عقیدہ کہ انہوں نے قرآن میں تبدیلی کی ہے، ص ۱۱۹

۱۴۹ ابن عباس کا عقیدہ کہ عثمان نے قرآن سے الی اجل مسمی نکال دیا ہے ص ۱۲۰

۱۵۰ عائشہ اور حفصہ اور ام سلمہ کی گواہی کہ عثمانی حکومت نے وصلوٰۃ العصر کو قرآن سے نکال دیا ہے، ص ۱۲۲

۱۵۱ عثمانی حکومت نے الصفوف الاول کو بھی قرآن پاک سے نکال دیا، ص ۱۲۵

۱۵۲، حضرت عمر کا قرآن پاک میں کٹ وٹ کرنا، ص ۱۳۰

۱۵۳، عمر صاحب کے قرآن میں تبدیلی کرنے کے چند اور ثبوت حاضر خدمت ص ۱۳۱

۱۵۴ امام اہلسنت اخفش کا عقیدہ کہ عثمان کی وجہ سے قرآن میں کمی ہوئی ہے ص ۱۳۶

۱۵۵، ابن عباس کی گواہی کہ عثمانی حکومت نے قرآن سے لفظ صالحہ کاٹ دیا ہے اور فہو اب ہم بھی کاٹ دیا ہے ص ۱۳۷

۱۵۶، امام اہلسنت مجاہد کی گواہی کہ عثمان نے قرآن پاک میں کٹ وٹ کروائی ہے ۱۳۵

۱۵۷ علماء اہل سنت کی گواہی کہ تحریف قرآن کے بارے شیعوں کا عقیدہ نہیں ہے۔ ص ۲۳۲

۱۵۸، شیخ رحمت اللہ کی گواہی کتاب اظہار حق میں ۲۳۳

۱۵۹، مصری عالم شیخ غزالی کی گواہی ۲۳۴

۱۶۰، مناظر اہل سنت شاہ عبدالعزیز دہلوی کی تحفہ اثنا عشریہ میں گواہی، ۲۳۵

۱۶۱ شیخ عبدالحق دہلوی کی گواہی، ۲۳۶

۱۶۲ مولانا غلام دستگیر سنی کی گواہی ۲۳۸

۱۶۳، عبدالغنی سنی کشمیری کی گواہی ۲۳۹

۱۶۴، وکلاء صحابہ کے باپ غلام احمد پرویز کی گواہی کہ شیعہ عقیدہ تحریف نہیں رکھتے ۲۴۰

۱۶۵، وکلاء صحابہ کا شیعوں پر اعتراض کردہ

۱۶۶، ایمان بالقرآن کے مسئلہ میں تقیہ کرتے ہیں، اور اس کے دندان شکن جواب ۲۴۱

۱۶۷، شیعوں کے ایمان کا قرآن سے ثبوت، ص ۲۴۳

تھانوی کافر ہے اور بہشتی زیور کا پڑھنا گناہ ہے اور کتب دیوبند خنزیر سے زیادہ نجس ہے، صہ ۲۰۱

۱۲۴، رشید گنگوہی کی کتاب براہین پیشاب سے زیادہ نجس ہے ۲۰۲

۱۲۵، احمد رضا کا فتویٰ کہ قاسم نانوتوی خود بھی نجس اور انکی کتب بھی نجس اور نذیر دہلوی کی کتب پیشاب سے زیادہ نجس ہیں، صہ ۲۰۳

۱۲۶، اسماعیل دہلوی کی کتابیں بھی پیشاب سے زیادہ نجس ہیں، صہ ۲۰۵

مذہب صحابہ میں قرآن کو آگ لگانا بھی خدمت اسلام ہے ۲۰۷

۱۲۷، حضرت عثمان نے قرآن کو آگ لگائی ہے تاریخ میں اپنا نام بلند کیا ہے ۲۰۸

۱۲۸، قرآن جلانا عثمان کی فضیلت ہے، صہ ۲۰۸

۱۲۹ یاطل نواز کو چیلنج صہ ۲۱۰

۱۳۰ سنی عثمانی آج بھی قرآن جلاتے ہیں، صہ ۲۱۱

۱۳۱ فقہ اصحاب میں قرآن جلانا جائز ہے کیونکہ یہ سنت عثمان ہے صہ ۲۱۲

۱۳۳، عثمان کے قرآن جلانے کے باعث سنی علماء کا انکو خراج عقیدت صہ ۲۱۳

۱۳۴ قرآن جلانے کے باعث عثمان کا نام اصحاب نے حراق المصاحف رکھا صہ ۲۱۵

۱۳۵ قرآن کو آگ لگانا بے ادبی اور تحقیر اور توہین قرآن پاک ہے، صہ ۲۱۶

۱۳۶، توہین قرآن کرنے والا کافر ہے صہ ۲۱۷

۱۳۷، عثمان نے قرآن جلائے اسی لئے عائشہ نے انکے کفر کا فتویٰ دیکر انکو قتل کرادیا صہ ۲۱۸

۱۳۸، عثمان کے خلاف قرآن فریاد کرے گا صہ ۲۱۹

۱۳۹، کوئی عثمان اور عائشہ کی صفائی پیش کرے ۲۲۰

۱۴۰ سنی فقہ میں قرآن چومنا بدعت ہے صہ ۲۲۲

قبرستان میں قرآن پڑھنا بدعت ہے، صہ ۲۲۴

۱۴۱، وکلاء صحابہ کے خلیفہ کا قرآن کو تیر مارنا صہ ۲۲۵

۱۴۲، معاویہ کا قرآن کو نیزوں پر اٹھانا ۲۲۷ اور معاویہ خیلوں کے ۲ امام صاحب یزید کا ذکر، صہ ۲۲۹

۱۴۳، عائشہ کی بکری قرآن کھا گئی، صہ ۱۲۶

۱۴۴ عائشہ اور عمر کی صفائی دینا مشکل ہے

۱۴۵، امام اہلسنت امام بخاری قرآن پاک میں کمی کا عقیدہ رکھتے تھے اور اس کے تین ثبوت ملاحظہ ہو، صہ ۱۱۳

۱۴۶، عثمانی حکومت کے بارے عائشہ کا عقیدہ کہ انہوں نے قرآن میں کٹ وٹ کی ۱۱۷

۱۴۷، عثمانی کے بارے ابوہریرہ کا عقیدہ کہ اس نے قرآن میں کٹ وٹ کی ہے ۱۱۸

۱۴۸، عثمانی حکومت کے بارے عروہ بن زبیر کا عقیدہ کہ انہوں نے قرآن میں تبدیلی کی ہے، صہ ۱۱۹

۱۴۹ ابن عباس کا عقیدہ کہ عثمان نے قرآن سے الی اجل مسمی نکال دیا ہے صہ ۱۲۰

۱۵۰ عائشہ اور حفصہ اور ام سلمیٰ کی گواہی کہ عثمانی حکومت نے وصلواۃ العصر کو قرآن سے نکال دیا ہے، صہ ۱۲۲

۱۵۱ عثمانی حکومت نے الصفوف الاول کو بھی قرآن پاک سے نکال دیا، صہ ۱۲۵

۱۵۲ حضرت عمر کا قرآن پاک میں کٹ وٹ کرنا، صفحہ ۱۳۰

۱۵۳، عمر صاحب کے قرآن میں تبدیلی کرنے کے چند اور ثبوت حاضر خدمت صہ ۱۳۱

۱۵۴ امام اہلسنت اخفش کا عقیدہ کہ عثمان کی وجہ سے قرآن میں کمی ہوئی ہے، صہ ۱۳۶

۱۵۵، ابن عباس کی گواہی کہ عثمانی حکومت نے قرآن سے لفظ صالحہ کاٹ دیا ہے اور فھو اب لھم بھی کاٹ دیا ہے صہ ۱۳۷

۱۵۶، امام اہلسنت مجاہد کی گواہی کہ عثمان نے قرآن پاک میں کٹ وٹ کروائی ہے ۱۳۵

۱۵۷ علماء اہل سنت کی گواہی کہ تحریف قرآن کے بارے شیعوں کا عقیدہ نہیں ہے، صہ ۲۳۲

۱۵۸، شیخ رحمت اللہ کی گواہی کتاب اظہار حق میں ۲۳۳

۱۵۹، مصری عالم شیخ غزالی کی گواہی ۲۳۴

۱۶۰، مناظر اہل سنت شاہ عبدالعزیز دہلوی کی تحفہ اثنا عشریہ میں گواہی، ۲۳۵

۱۶۱ شیخ عبدالحق دہلوی کی گواہی، ۲۳۶

۱۶۲ مولانا غلام دستگیر سنی کی گواہی ۲۳۸

۱۶۳، عبدالغنی سنی کشمیری کی گواہی ۲۳۹

۱۶۴، وکلاء صحابہ کے باپ غلام احمد پرویز کی گواہی کہ شیعہ عقیدہ تحریف نہیں رکھتے ۲۴۰

۱۶۵، وکلاء صحابہ کا شیعوں پر اعتراض کردہ

۱۶۶، ایمان بالقرآن کے مسئلہ میں تقیہ کرتے ہیں، اور اس کے دندان شکن جواب ۲۴۱

۱۶۷، شیعوں کے ایمان کا قرآن سے ثبوت، صہ ۲۴۳

۱۶۸، شیعوں کی طرف سے تاج المفسرین کا اعلان کہ قرآن میں کمی نہیں ہے ص۲۴۵

۱۶۹، ان کتب شیعہ کی فہرست کہ جس میں لکھا ہے کہ قرآن محرف نہیں ہے، ص۲۴۶

۱۷۰، شیخ صدوق کا اعلان کہ قرآن میں کمی کی نسبت ہماری طرف کرنے والا جھوٹا ہے ص۲۴۹

۱۷۱، شیخ مفید اور شیخ طوسی کا اعلان کہ قرآن پاک میں کمی نہیں ہوئی۔ ص۲۴۹

۱۷۲، صاحب مجمع البیان، اور کاشف الغطا کا اعلان کہ قرآن میں کمی نہیں، ص۲۵۱

۱۷۳، شیخ بہائی اور علامہ محمد حسین کاشف الغطا، کا اعلان کہ قرآن محرف نہیں ہے ص۲۵۲

۱۷۴، علامہ شرف الدین کا اعلان کہ قرآن میں ایک آیت یا کلمہ کی بھی کمی نہیں ہوئی ہے ص۲۵۳

۱۷۵، علامہ محسن امین آملی کا اعلان کہ قرآن محرف نہیں ہے ص۲۵۴

۱۷۶، علامہ محمد رضا مظفر کا اعلان کہ قرآن محرف نہیں ہے ص۲۵۵

۱۷۷، صدر الدین شیرازی اور ابن شہر آشوب کا اعلان کہ قرآن محرف نہیں ہے ص۲۵۶

۱۷۸، ابن ابی الجمہور احسائی اور محمد حسین طباطبائی کا اعلان کہ قرآن محرف نہیں ہے، ص۲۵۶

۱۷۹، شیعوں کے امام موجودہ قرآن پر خود بھی عمل کرتے تھے اور اپنے لوگوں کو اس پر عمل کرنے کا حکم بھی دیتے تھے، ص۲۵۷

۱۸۰، حضرت علیؑ نے موجودہ قرآن کو حکم [illegible]

۱۸۱، حضرت علیؑ نے موجودہ قرآن کو دوزخ سے بچنے کا ذریعہ قرار دیا ہے، ص۲۵۸

۱۸۲، شیعوں کے امام نے روایات کی صحت معلوم کرنے کیلئے قرآن کی طرف رجوع کا حکم دیا ہے، ص۲۵۸

۱۸۳، امام علی نقیؑ کا فرمان کہ موجودہ قرآن سب کے عقیدہ میں برحق ہے، ۲۵۹

۱۸۴، شیعوں کے امام کا حکم کہ موجودہ قرآن کو وسیلہ بناؤ۔ ۲۵۹

۱۸۵، شیعوں کے امام کا فرمان کہ ہر نماز کے بعد قرآن کی حقانیت کی گواہی دو ص۲۶۰

۱۸۶، میت کو قرآن کی تلقین، ص۲۶۰

۱۸۷، کتاب فصل الخطاب میں جو روایات بابت تحریف ہیں وہ غیر معتبر ہیں، اور کتاب الفرقان پر بھی غور ضروری ہے، ۲۶۱

۱۸۸، کتاب الخطیب ایک گمراہی پھیلانے والی کتاب ہے، ص۲۶۱

ہمارے اس رسالہ کی غرض تالیف

اگر کوئی شخص اپنی کسی تحریر میں کسی مذہب کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈہ کرے، تو اس مذہب کے عقیدتمندوں کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنے مذہب کا دفاع کریں تاکہ حق کا بول بالا رہے اور جھوٹے کا منہ کالا ہو،

۲ وکلا صحابہ کو شیعان علیؑ سے اصل تکلیف یہ ہے کہ علیؑ کے جداروں نے ارباب تثلیث کی خانہ ساز خلافت کو قبول نہیں کیا اور میخانہ تثلیث کے رندوں کو اس بات کا بہت دکھ ہوا ہے اور شیعان علیؑ کے خلاف وہ انتقامی کاروائی پر اترے ہوئے ہیں اور علیؑ کے جداروں کے خلاف انکی دروغ گوئی کا کارخانہ چودہ سو سال سے چل رہا ہے،

۳ دور حاضر میں صحابہ کرام کے کچھ ماڈرن ناموس نکل آئے ہیں یعنی اراکین انجمن سپاہ صحابہ اور یہ لوگ بھی اپنے اسلاف کی مانند دیانت اور انصاف کا جنازہ نکال چکے ہیں اور انکا بھی اپنے بزرگوں کی طرح شیعان علیؑ کے خلاف جھوٹ بولنے پر ہی گزارہ ہے،

۴، وکلاء صحابہ جس جھوٹ کو شیعوں کے خلاف استعمال کر کے اپنے اباطیل کی گرتی ہوئی دیوار کا بہت بڑا سہارا سمجھتے ہیں وہ یہ ہے کہ شیعوں کا موجودہ قرآن پر ایمان نہیں ہے انکا عقیدہ یہ ہے کہ آیات قرآن میں کمی ہوئی ہے موجودہ قرآن عثمان صاحب کا جمع کیا ہوا ہے اور جب شیعہ عثمان کو صحیح نہیں سمجھتے تو اس کے جمع کردہ قرآن کو بھی صحیح نہیں سمجھتے اور آیات قرآن میں کمی کا عقیدہ رکھنا کفر ہے اور شیعہ اس عقیدہ کے باعث کافر ہیں، یہ خلاصہ ہے وکلاء صحابہ کی بکواس کا

شیعوں کے ایمان بالقرآن کی نفی کرنا وکلاء صحابہ کا خانہ ساز جھوٹ

ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ وکلاء صحابہ کا حضرت علیؑ کے حیداروں سے ایمان کی نفی کرنا اور انکو کافر کہنا یہ انکی بے انصافی ہے، کَبُرَتْ کَلِمَۃً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَقُولُونَ اِلَّا كَذِبًا، ہمیں رب ذوالجلال کی قسم ہمارا قرآن پاک پر اس طرح ایمان ہے کہ اس وقت جو قرآن موجود ہے اس میں کمی اور زیادتی ہرگز نہیں ہوئی ہے بالبسم اللہ سے لیکر بین والناس تک جس قرآن پر اہلسنت کا ایمان ہے ہم شیعوں کا بھی اسی قرآن پر ایمان ہے اور کمی آیات کے عقیدہ کی ہماری طرف وکلاء صحابہ کا نسبت دینا غلط اور سفید جھوٹ ہے

کسی مذہب کا عقیدہ اسکے عقائد کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے

وکلاء صحابہ کو ہمارا چیلنج ہے کہ ہم شیعوں کے عقائد کی کتابوں کو وہ پڑھیں اور کمی آیات کے عقیدہ کا ثبوت پیش کریں اور اپنے اسلاف کی مانند شیعوں کے خلاف جھوٹ بولنے پر ہی اکتفانہ کریں، ارباب انصاف وکلاء صحابہ علم کے میدان میں شیعوں کا مقابلہ بالکل نہیں کر سکتے، اور اپنے خانہ ساز مذہب کی حفاظت کی خاطر شیعوں کے خلاف جھوٹ بولنے پر ہی گذارہ کرتے ہیں، اور عوام الناس کو دھوکا دیکر ہی اپنی جعلی خلافت کا تحفظ کرتے ہیں اور مسئلہ تحریف قرآن کو اپنی مذہبی زندگی کا آخری سہارا سمجھتے ہیں اس لئے انہوں نے اس موضوع پر کئی عدد رسالے لکھ کر اپنے مریض دل کی شیعوں کے خلاف بھڑاس نکالی ہے۔

ان کتب کی فہرست جن میں شیعوں کیخلاف تحریف قرآن کا رونا رویا گیا ہے

۱۔ الشیعہ والقرآن۔ از احسان الٰہی ظہیر اہل حدیث یزیدی
۲۔ کیا ہمارا قرآن ایک ہے۔ از حبیب الرحمٰن کاندھلوی یزیدی
۳۔ متفقہ فیصلہ۔ از منظور نعمانی خاص نطفہ شیطانی
۴۔ تنبیہ الحائرین۔ از عبدالشکور لکھنوی مروانی
۵۔ اقراء ڈائجسٹ کراچی۔ فروری ۱۹۸۸ء
۶۔ کیا شیعہ مسلمان ہیں۔ از قاری اظہر ندیم
۷۔ بے شمار چھوٹے چھوٹے رسالے۔ اولاد حلالہ کے قلم سے

ارباب انصاف: اخوان قوم لوط نے اپنے اپنے رسالے اور کتاب میں اس بات پر زور دیا ہے کہ شیعوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن پاک میں کمی واقع ہوئی ہے۔ اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ یہ عقیدہ ہمارا نہیں ہے بلکہ یہ عقیدہ اصحاب اور ان کے پیروکاروں کا ہے اور اس حمام میں ان کے اصحاب اور علماء اور مشائخ سب کے سب خود ننگے ہیں وکلاء صحابہ نے بے ایمانی کی تمام حدوں کو توڑ کر اس مسئلہ میں ہم شیعوں کو بدنام کرنے کی ناکام کوشش فرمائی ہے اور دفاع کا حق ہر انسان کو ہے پس اپنے پاکیزہ مذہب سے ان کے ناپاک حملوں کا دفاع کرنے کی خاطر بندہ بھی قلم اٹھانے کے لیے مجبور ہوا ہے تاکہ ہماری خاموشی کو کوئی ناجلی ہماری مذہبی کمزوری نہ سمجھنے لگے اور یہ اعلان نہ کرتا پھرے کہ دیکھو دال میں کالا کالا ضرور ہے عقیدہ تحریف اگر باعث کفر ہے تو پھر اس عقیدہ کا اظہار خود صحابہ کرام فرماتے تھے اور اہل سنت کی کتابوں میں اس بات کا ٹھوک سے ثبوت موجود ہے۔

ہم نے اس رسالہ میں مسئلہ تحریف قرآن پر شیعوں کے خلاف وکلا

صحابہ کے اعتراضات کا حدود انصاف میں رہ کر دندان شکن جواب دیا ہے

اس مسئلہ تحریف قرآن پر شیعوں کے خلاف وکلاء صحابہ جتنا جھوٹ بول سکتے تھے انہوں نے بولا ہے اس لئے ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم اپنے پاکیزہ مذہب سے دشمن کے جھوٹے پراپگنڈہ کا دفاع کریں ہم نے اس رسالہ میں تصویر کے دونوں رخ دکھائے ہیں کہ قرآن پاک شیعان علیؑ کی نگاہ میں کیسا ہے اور وکلاء صحابہ کی نگاہ میں کیسا ہے اور ہر مسلمان کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دیکر ہم دعوتِ فکر دیتے ہیں کہ وہ ہمارے اس رسالہ کو غور سے پڑھے اور خود انصاف کرے اور بعض مقامات میں عبارت کا کڑوا پن ردعمل سے وکلاء صحابہ کی ان عبارات کا جو انہوں نے شیعوں کے خلاف اپنی کتابوں میں لکھیں ہیں، اگر وکلاء صحابہ ہمیں نہ ستاتے تو ہم بھی بعض مقامات میں کڑوی تحریر پیش نہ کرتے،

جو گزرے ہیں داغ پر صدمے، آپ بندہ نواز۔ کیا جانیں،

آخر میں ہماری دعا ہے کہ اللہ پاک ہمارے اس رسالہ کو اہل اسلام کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنا دے اور جن علماء کی کتابوں سے میں نے اس رسالہ کی تالیف میں استفادہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ انکو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے سچی بات ہے کہ عالم تو وہ لوگ تھے ہم تو کچھ بھی نہیں

دعاگو،

خادم علماء شیعہ وکیل آل محمدؐ شیر پاکستان غلام حسین نجفی

گستاخان رسالت علماء سپاہ صحابہ کا شیعوں پر الزام کہ

انکا کلمہ اور ہے، یہ الزام علماء صحابہ کا بہت بڑا جھوٹ ہے

ارباب انصاف، پاکستان کی ایک مفسد اور دہشت گرد تنظیم سپاہ صحابہ کے علماء شیعہ خیر البریہ کا علم کے میدان میں ہرگز مقابلہ نہیں کر سکے اور اپنے اسلاف کی طرح انکا بھی صرف جھوٹ پر ہی گذارہ ہے، ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ جداگانہ کلمہ کا الزام علماء سپاہ صحابہ کا سفید جھوٹ ہے شیعوں کی تمام کتب گواہ ہیں کہ کلمہ اسلام یہ ہے، اشهدان لا الہ الا اللہ واشهدان محمداً رسول اللہ، اہل تشیع کی بلند پایہ کتاب شرح لمعہ، مؤلف شہید ثانی زین الدین بن نور الدین علی ابن احمد المتوفی ۹۷۷ھ یہ کتاب ایران و پاکستان کے مدارس جعفریہ کی نصابی کتب میں شامل ہے اور اس کتاب میں اسلام کی تعریف یہی کی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد مصطفےٰؐ کی رسالت کی شہادت اور گواہی ہی اسلام ہے، تسلی کیلئے چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔ ۱۔ شرح لمعہ ج ۱ ص ۲۶۹ کتاب الکفارات میں لکھا ہے، ویشترط فیھا الاسلام وھو الاقرار بالشہادتین مطلقاً اور رقبہ میں اسلام شرط ہے اور اسلام یہ ہے اقرار بالشہادتین مطلقاً اور سلطان العلماء نے اطلاق کی یہ وضاحت فرمائی ہے حاشیہ میں کہ وان لم یکن معتقداً للحق فی الامام کہ اسلام اقرار بالشہادتین سے حاصل ہوتا ہے اگرچہ وہ شخص مسئلہ امامت میں حق کا عقیدہ نہ بھی رکھتا ہو،

نیز اسی کتاب کی ج ۱ ص ۲۵۷ کتاب الجہاد میں لکھا ہے،

بعد الدعاء، الی الاسلام باظہار الشہادتین، کہ اسلام اقرار و اظہار

شہادتین سے حاصل ہے، نیز اس کتاب میں ج ۱ ص ۳۰۲ کتاب الوقف میں لکھا ہے، والمسلمون من صلی الی القبلہ، کہ مسلمان وہ ہے جو اہل اسلام کے قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے، نیز کتاب اہل تشیع توضیح المسائل ص ۲۷ ذکر مطہرات میں شیعوں کے مجتہد اعظم السید ابوالقاسم خوئی رح فرماتے ہیں اگر کوئی کافر کسی بھی زبان میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور نبی پاک ص کی رسالت کی گواہی دے دے تو وہ مسلمان ہے۔

خلاصۃ الکلام کہ اہل تشیع کے نزدیک بھی کلمۃ الاسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے، ہم نے اس میں کسی قسم کی زیادتی نہیں کی ہماری عقائد کی کتابیں گواہ ہیں اور اس کے علاوہ ہمارا کوئی جداگانہ کلمہ اسلام بھی نہیں ہے اور دم کٹے گیہائے بنو امیہ اور کلاب بنو مروان اس مسئلہ میں ہماری اس وضاحت کے بعد بھی اگر غو غو کرتے ہیں تو پھر انکا جواب یہ ہے کہ نذرے نامے کو طول اتنا غالب مختصر لکھ دے

فمثلہ کمثل الکلب ان تحمل علیہ یلہث او تترکہ یلہث، ہے،

وکلاء صحابہ کا سوال کہ تم علیؑ ولی اللہ کیوں پڑھتے ہو؟

جواب، کلمہ توحید اور کلمہ رسالت کے بعد اہل تشیع علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلا فصل، اس لئے پڑھتے ہیں کہ وہ اس کلمہ سے اپنے شیعہ ہونے کو ظاہر کرتے ہیں اور کلمہ اسلام پڑھنے یا لکھنے کے بعد کلمہ ولایت کو لکھنے پڑھنے سے شریعت پاک نے منع نہیں فرمایا ہے۔

شیعہ وہ ہے جو حضرت علی کو پہلا خلیفہ مانے اور کلمہ ولایت کے ذریعہ شیعہ اپنے عقیدہ کا اظہار کرتا ہے،

اہل تشیع کی کتاب شرح لمعہ ج ۱ ص ۳۰۲ کتاب الوقف میں لکھا ہے، والشیعۃ من شایع علیا علیہ السلام ای اتبعہ و قدمہ علی غیرہ فی الامامۃ، کہ شیعہ وہ ہے جو حضرت علیؑ کی پیروی کرے اور امامت میں غیر پر حضرت علیؑ کو مقدم کرے گویا اس کا عقیدہ یہ ہو کہ امامت میں علیؑ کا پہلا نمبر ہے اور کتاب اہل سنت شرح مواقف ص ۷۵۲ ذکر فرق میں لکھا ہے، من الفرق الاسلامیۃ الشیعۃ ای الذین شایعوا علیا رضی اللہ عنہ و قالوا انہ الامام بعد رسول اللہ بالنص واعتقدوا ان الامامۃ لا یخرج عنہ وعن اولادہ، کہ اسلامی فرقوں میں سے ایک فرقہ شیعہ بھی ہے اور وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت علیؑ کی پیروی کی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ نبی پاک بعد منصوص امام حضرت علیؑ ہیں اور انکا یہ عقیدہ ہے کہ امامت حضرت علیؑ اور انکی اولاد سے باہر نہیں جا سکتی، خلاصۃ الکلام اہل اسلام میں کئی فرقے ہیں اور شیعہ مسلمان اپنے امتیاز کے لئے کلمہ توحید اور رسالت کے بعد کلمہ ولایت پڑھتے ہیں اور جو اسلامی فرقے اس کلمہ ولایت کو نہیں پڑھتے، شیعہ لوگ انکو کافر نہیں سمجھتے اور کلمہ ولایت کے پڑھنے اور لکھنے سے کسی آیت اور حدیث میں منع نہیں کیا گیا، پس جو لوگ اس کلمہ ولایت کے بارے شیعوں پر اعتراض کرتے ہیں یا تو انکے ہاں معلومات کی کمی ہے اور یا وہ منافق اور ناصبی مزاج کے مالک ہیں

گستاخ رسولؐ و کلاء صحابہ خود جھوٹے کلمے پڑھتے ہیں،

ارباب انصاف خمخانہ دیوبند کا ہر ساقی بھنویں اٹھائے ہوئے اور شرک کی تلوار تانے ہوئے مسئلہ کلمہ کو میدان جنگ بنائے ہوئے شیعان علیؑ پر حملہ آور ہے مگر مروان اور عمر عاص جیسے مکاروں کے ان بچے اور بچے ترجمانوں نے اپنے راستہ میں ایسے گہرے کنویں کھود رکھے ہیں کہ اب سلامتی کے ساتھ انکا اپنا گذرنا محال ہے، رئیل صحابہ امام اہلسنت مولوی عبد الغفور اثری نے اپنی کتاب حنفیت اور مرزائیت ناشر جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ کے صہ۱۲۱ میں خمخانہ تثلیث کے رندوں کے کلمہ شریف کے چار عدد سمپل پیش کئے ہیں اور ہم بھی انہیں پیش کر کے علماء تثلیث کو دیانت اور انصاف کی رو سے دعوت فکر دیتے ہیں۔۔

۱۔ وکلاء صحابہ کے کلمہ کا پہلا نمونہ	لا الٰہ الا اللہ محکم الدین رسول اللہ بحوالہ تذکرہ غوثیہ صہ۱۰۸
۲۔ وکلاء صحابہ کے کلمہ کا دوسرا نمونہ	لا الٰہ الا اللہ خواجہ معین الدین رسول اللہ، بحوالہ فیوضات فریدیہ صہ۸۳
۳۔ وکلاء صحابہ کے کلمہ کا تیسرا نمونہ،	لا الٰہ الا اللہ ابوبکر شبلی رسول اللہ بحوالہ تذکرہ غوثیہ صہ۳۱۵
۴۔ وکلاء صحابہ کے کلمہ کا چوتھا نمونہ	لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ بحوالہ الامداد صفر صہ۳۶
۵۔ وکلاء صحابہ کے کلمہ کا پانچواں نمونہ،	لا الٰہ الا اللہ عبد الجبار امام اللہ بحوالہ کتاب الوہابیت صہ۲۱۵ م ضیاء اللہ قادری

شیعان علیؑ کے توحید کے بارے عقائد کا تذکرہ اجمالی

ہم شیعہ خیر البریہ کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ وحدہ لاشریک لہ ہے، پیدا کرنا، زندہ رکھنا روزی اور مارنا یہ سب کام اللہ پاک کے ہیں توحید در مقام ذات، توحید در مقام صفات، توحید در مقام افعال اور توحید در مقام عبادت کا عقیدہ رکھنا ضروری ہے اور ہمارا اس پر عقیدہ ہے اور خیر و شر یعنی نیکی اور بدی کی نسبت اللہ پاک کی طرف دینا صحیح نہیں ہے اور اللہ پاک کو ظاہری آنکھوں سے دنیا یا آخرت میں دیکھنا محال اور ناممکن ہے، البتہ عقل کی آنکھوں سے اللہ پاک کو دیکھا جاتا ہے،

شیعان علیؑ کے انبیاءؑ کے بارے عقائد کا تذکرہ اجمالی

اللہ پاک کے تمام بھیجے ہوئے انبیاءؑ اور رسول برحق ہیں اور انبیاء اللہ تمام گناہوں سے پاک ہوتے ہیں اور افضل الناس اور خیر البشر ہوتے ہیں اور نبیوں کے والدین خدا پرست ہوتے ہیں، اور ہمارے زمانہ کا نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلعم ہیں اور آنجناب خاتم الانبیاء ہیں اور سید الرسل ہیں اور اللہ پاک کے بعد تمام مخلوق سے افضل ہیں،

حضرت بی بی عائشہ ام المؤمنین کے بارے شیعوں کا عقیدہ

جناب عائشہ رسول اللہ کی زوجہ ہیں، اسی وجہ سے وہ ام المؤمنین ہیں اور ہم شیعوں کی طرف یہ نسبت کہ ہم حضرت عائشہ کے معاذ اللہ چال چلن پر کوئی اعتراض کرتے ہیں، یہ نسبت ہماری طرف بالکل غلط ہے،

اور جھوٹ ہے، كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا

البتہ حضرت عائشہ کے بارے وہی بات ہم کرتے ہیں جس کی رپورٹ سے کتب اہل سنت بھری پڑی ہیں، کہ حضرت عائشہ نے امام وقت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کی مخالفت فرمائی ہے اور تقریباً ۷۰ ـ ۸۰ ہزار مسلمانوں کے قتل کا سبب بنیں ہیں اور حضرت عائشہ کے دل میں حضرت علی مرتضیٰ کا بغض تھا اور جس شخص کے دل میں بغض علیؑ موجود ہو اس کو شیعان علیؑ کسی قیمت پر عقیدت کی نگاہ سے نہیں دیکھ سکتے،

اصحاب نبیؐ کے بارے شیعان علیؑ کے عقائد کا تذکرہ

اصحاب نبیؐ کی تعداد بہت زیادہ ہے اور جس طرح پانچ انگلیاں برابر نہیں اسی طرح اصحاب رسولؐ بھی ہر لحاظ سے برابر نہیں ہیں، ان میں اچھے لوگ بھی تھے اور بہت زیادہ اچھے لوگ بھی تھے اور ان میں ایسے لوگ بھی تھے، جنکی عدالت کا ہم کسی بھی قیمت پر اقرار نہیں کر سکتے اور ہماری طرف یہ نسبت کہ تمام اصحاب کو ہم اچھا نہیں سمجھتے، یہ نسبت غلط ہے، جن اصحاب نے آل رسولؐ پر ظلم کیا ہے، انکو ہم بالکل اچھا نہیں سمجھتے،

خلاصۃ الکلام جو اصحاب رسول اللہ اچھے تھے، ان پر خدا تعالیٰ کی ہزار رحمت اور جو لوگ ہمارے عقیدہ میں صحیح لوگ نہ تھے ہم انکو اپنی عقیدت کا نظرانہ نہیں پیش کر سکتے،

اور شیعوں کے خلاف یہ پراپیگنڈہ کہ وہ ہر صحابی کو برا سمجھتے ہیں یہ دعویٰ ان ملاؤں کا ہے، جنکو ایمانداری کی ہوا تک نہیں لگی۔

قرآن پاک کے بارے شیعان علیؑ کا عقیدہ ملاحظہ ہو

ہمیں قسم ہے رب ذو الجلال کی کہ ہم بلا تقیہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا بھی اسی قرآن پر ایمان ہے جس پر اہل سنت کا ایمان ہے، اور آیات قرآن میں کمی کا عقیدہ ہم ہرگز نہیں رکھتے، اور موجودہ قرآن کے علاوہ ہمارا کوئی اور قرآن نہیں ہے، کسی مذہب کا عقیدہ اسکی عقائد کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے، شیعہ مذہب کے عقائد کی کتابوں میں سے کسی بھی کتاب میں یہ نہیں لکھا کہ موجودہ قرآن ناقص ہے یا ہم شیعوں کا کوئی اور قرآن ہے، اور جن وکلاء صحابہ نے مسئلہ تحریف قرآن کو ہماری طرف نسبت دیکر پھر ہمارے خلاف کفر کا فتویٰ دیا ہے، ان لوگوں کے بارے ہم یہ اعلان کرتے ہیں، کہ

ع نہ دے نامے کو طول اتنا غالب مختصر لکھ دے

لعنۃ اللہ علیہم وعلی والدیہم وعلی کل من لدیہم

اور اب اس تحریف قرآن کے موضوع پر ہم کچھ تفصیلات پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ خرمن تثلیث کو برق تحقیق بن کر جلا دیں گے، اور نواصب کے علمی غرور کو خاک میں ملا دیں گی، اور وکلاء صحابہ کا ہماری تکفیر کا فتویٰ اسی طرح ہے جس طرح یہ دم بریدہ یا دم دار سگہائے بنو امیہ اور کلاب بنو مروان ایک دوسرے کی تکفیر کرتے ہیں،

پاکستان میں اہل حدیث، دیو بندی اور بریلوی ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں، اور ان کفار کی کتابیں اور فتاویٰ سب ہمارے سامنے موجود ہیں اگر ان کفار میں ذرا بھر غیرت ہو تو کچھ کھا کر ہلاک ہو جائیں

نطفہ یزید حبیب الرحمٰن کاندھلوی کا اعلان کہ شیعہ اپنے علماء کو کافر لکھیں اور ان پر لعنت کریں پھر ہمارا شیعوں سے اتحاد ہو گا

ملت یزیدیہ کا مایہ ناز علامہ اپنی کتاب: کیا ہمارا قرآن ایک ہے؟ کے ص ۶۳ پر لکھتا ہے کہ یہ سبائی یعنی شیعہ اپنے ان تمام مجتہدین کو جنہوں نے تحریف قرآن کا دعوی کیا ہے انہیں کافر قرار دیں۔ اور ان کی کتابوں کو سرعام جلائیں اور چند سال محرم کے جلوسوں میں یزید مرحوم ملعون کی طرح ان علماء اور ان کی کتابوں پر لعنت بھیجیں تو پھر ان سے اتحاد ہو سکتا ہے

نطفہ یزید حبیب الرحمٰن کو دیانت اور انصاف کی رو سے دعوت فکر کہ تحریف کے قائل تو حضرت عائشہ اور عمر بھی تھے

محترم علامہ صاحب کاش کہ تو سنیوں کی تفسیر اتقان اور دُر منثور اور دیگر تفاسیر کو آنکھوں سے ناصبیت اور یزیدیت کی پٹی اتار کر پڑھتا تو پھر تیرے سامنے یہ بات روشن ہو جاتی کہ تحریف قرآن کے دعویداروں میں حضرت عمر ابن الخطاب کی اولاد اور حضرت عثمان اینڈ سنز یعنی ان کی اولاد اور حضرت عائشہ، صحابہ کرام، تابعین عظام اور کئی عدد سنی علماء بھی شامل ہیں۔ پس اگر مدعیان تحریف پر لعنت کرنے سے اور انکو کافر قرار دینے سے اسلام پکا ہوتا ہے تو اس نیک کام کی تم بسم اللہ کرو اور ابتداء کرو جن مجرمین کی ہم نے نشاندہی کی ہے انکو تم کافر قرار دو اور ان پر لعنت کرو۔

ملتِ یزیدی کے مایہ ناز عالم حبیب الرحمٰن کاندھلوی کو چیلنج

اس نطفہ یزید لعین نے شیعان علیؑ سے نفرت دلانے کیلئے اپنے ٹیڑے پاؤں سے لے کر اپنے لعنت زدہ گنجے سر تک زور لگایا ہے اور یہ ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی ہے کہ شیعوں کے قرآن میں کوئی سورۃ النورین اور کوئی سورۃ الولایت ہے اور اپنے اس نجس دعوی کے اثبات میں اپنے پیر بھائی نطفہ یزید شیخ محی الدین الخطیب کے خرافات پر بھروسہ فرمایا ملت یزیدی کے اس نامور عالم کو ہم چیلنج کرتے ہیں کہ تم خرافات پر کیوں گذارا کرتے ہو، اس وقت پاکستان میں شیعان علیؑ کی آبادی کروڑوں تک پہنچی ہوئی ہے، ان کی ایک ایک شہر میں کئی کئی مساجد ہیں اور ہر مسجد میں مختلف سائز کے کئی عدد قرآن پاک رکھے ہیں، تم ان مختلف سائز کے قرآنوں کو اٹھا کر اول سے آخر تک بغور دیکھو وہ قرآن تم جیسے ضال اور مضل علماء کا جھوٹے ہونے کا اعلان کریں گے۔ نہ ہی ان میں کوئی سورۃ ولایت ہے اور نہ ہی ان میں کوئی سورہ نورین ہے اور نہ ہی ان سورتوں کا قرآن میں ہونے کا آج تک ہم شیعوں نے دعوی کیا ہے اپنے مشائخ کی مصنوعی خلافت کی حفاظت کی خاطر تحریف قرآن کا شیعوں کو الجھانے کے لئے تم نے ایک ایک مورچہ بنایا ہوا ہے ہم واضح اعلان کرتے ہیں کہ قسم ہے رب ذوالجلال کی کہ آیات قرآن میں کمی کا عقیدہ ہرگز شیعوں کا نہیں ہے ہم اسی قرآن پر ایمان رکھتے ہیں جس پر اہلسنت ایمان رکھتے ہیں ہماری طرف عقیدہ تحریف کی نسبت دینے والا جھوٹا ہے،

شیعوں کے خلاف کفر کے فتوے دینے والے وکلاء صحابہ

اصلی اہلسنت کی نگاہ میں خود کفار اشرار اور بدکردار بیدین بے ایمان اور دوزخی ہیں

ارباب انصاف مفتی کے لئے مسلمان ہونا ضروری ہے جو بیچارا خود کافر ہے وہ کسی طرح کسی کیلئے کفر کا فتویٰ دے سکتا ہے اس وقت پاکستان میں وکلاء صحابہ تین ہیں ۱۔ اہلحدیث ۲۔ دیوبندی ۳۔ بریلوی، اور ہم نے انکی تین کتابیں ۱۔ دیوبندی مذہب ۲۔ وہابی مذہب ۳۔ البریلویت کو دیانتداری سے پڑھا اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ تینوں ایک دوسرے کو کافر سمجھتے ہیں، پس یہ لوگ وکلاء صحابہ بھی ہیں اور اہلسنت بھی ہیں اور اہلحدیث اور حنفی بھی ہیں۔ اور ایک دوسرے کے کفر کا فتویٰ بھی دیتے ہیں، پس اپنے ہی فتاویٰ کی روشنی میں یہ لوگ کفار اور ملعون اور دوزخی ہیں، اور ہمارے مولا علیؑ کی یہ کرامت ہے کہ شیعان علیؑ کے خلاف کفر یہ فتویٰ دینے والے ملاؤں کو اللہ نے انکے اپنے پیر بھائیوں کے ہاتھوں ذلیل اور خوار فرمایا ہے، اور جو ماں کے مفتی شیعوں کے خلاف بھونکتے تھے، وہ دیوانے کتے کی طرح اپنے سنی بھائیوں کو بھی کاٹتے تھے اور جب ہم اہلسنت کے فتوی اہلسنت کے کفر کے بارے پڑھتے ہیں تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ علیؑ کی دشمنی کی وجہ سے خدا نے ان کو ذلیل کیا ہے، ان کے اپنے منہ اور اپنے ہی جوتے۔

پس شیعوں کی تکفیر کے بجائے یہ لوگ کچلہ کھا کر جہنم واصل ہونے کی سعادت حاصل کرلیں تو ان کی بہت بڑی نیک بختی ہے،

مولوی احسان الٰہی ظہیر نے شیعوں کے خلاف کتاب الشیعہ و القرآن لکھ کر روح ثلثہ کو خوش کرنے کی ناکام کوشش فرمائی ہے،

اہل حدیث کے اچھلتے پھدکتے اور تھرکتے نوجوانوں میں سے شیعوں کے خلاف عوعو کرنے کا اس مولانا کو بہت ہی شوق تھا اور اس بیچارے نے اپنے مصنوعی مذہب کی ہلتی ہوئی چولوں کو پچر لگانے کیلئے کتاب فصل الخطاب کا سہارا لیا ہے جبکہ شیعہ علماء کئی بار وضاحت فرما چکے ہیں کہ اس کتاب کی وہ روایات جو تحریفِ قرآن پر دلالت کرتی ہیں وہ صحیح اور معتبر نہیں ہیں اور ان پر شیعوں کا عقیدہ نہیں ہے اور ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اس موجودہ قرآن میں کمی اور زیادتی نہیں ہوئی اور جن روایات کو فصل الخطاب میں ذکر کیا گیا ہے وہ انہیں روایات کی مانند ہیں کہ جن کو کتاب اہل سنت تفسیر درمنثور اور تفسیر اتقان میں ذکر کیا گیا ہے، اور اگر اس قسم کی روایات کے ذکر کرنے سے عدم ایمان بالقرآن ثابت ہوتا ہے تو کسی بھی اہل حدیث کا قرآن پر ایمان نہیں ہے،

اور مولوی احسان الٰہی نے شیعہ علماء کے ایمان بالقرآن کے بارے تمام اقوال کو یہ کہہ کر رد کر دیا ہے کہ شیعہ علماء کا دعویٰ ایمان بالقرآن تقیہ پر مبنی ہے اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں قسم ہے رب ذوالجلال کی ہم بغیر کسی تقیہ کے اعلان کرتے ہیں کہ قرآن پاک جو اس وقت موجود ہے یہ غیر محرف ہے اور اگر ہماری قسم پر بھی اہلسنت کو اعتماد نہیں ہے تو پھر انکو کس طرح باور کروا سکتے ہیں۔

احسان الٰہی اور اہل حدیث کے بارے صحیح اہل سنت نے کفر کا فتویٰ دے کر انکے سچے مسلمان ہونے کے غرور کو حرف غلط کی مانند مٹا دیا ہے

علامہ احسان الٰہی ظہیر کی کتاب "الشیعہ والقرآن" کا خلاصہ یہ ہے کہ شیعہ مذہب صحیح مذہب نہیں ہے اور ہم شیعہ خیر البریہ اس علامہ اور انکی قوم سے پوچھتے ہیں کہ تم تو ابوبکر و عمر اور عثمان اور رب کے قرآن سب چیزوں کو مانتے ہیں تو پھر تمہارے خلاف صحیح اہل سنت نے کفر کا فتویٰ کیوں دیا ہے؟ اور اہل حدیثوں کے خلاف تمام اسلام کے کفر کے فتویٰ کو خود احسان الٰہی نے اپنی کتاب البریلویت میں اپنے ہاتھوں سے لکھا ہے، اس علامہ کی کتاب کا ہمیں جواب لکھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ یہ خود بھی کافر ہے اور ایک کافر فرقہ کا فرد ہے۔

تحریف قرآن کے موضوع پر شیعان علیؑ سے بات چیت کرنے سے پہلے یہ اپنا اور اپنے اہل حدیث بھائیوں کا ایمان اور اسلام ثابت کرے، ہمارے مولیٰ علیؑ کا معجزہ ہے کہ جو لال شیعان علیؑ کے خلاف عوعو کرتا ہے صحیح اہل سنت اسکے کفر کا فتویٰ دیتے ہیں اہل حدیث یا انکی شکل دیگر کفار کے کفر کے ثبوت دیکھنے کیلئے ہماری کتاب "کیا ناصبی مسلمان ہیں" کا مطالعہ فرمادیں علامہ احسان نے اپنی کتاب دہی چھپائے ہوئے لقمے پیش کئے ہیں اور ایک یہ عیاری بھی فرمائی ہے کہ اہلسنت کی کتابوں میں جو موار ثبوت تحریف کی بابت موجود ہے اسکے دفاع اور صفائی کی جرأت نہیں فرمائی۔

وکلاء صحابہ تمہیں تمہاری ماں کے دودھ کا واسطہ انصاف کرو

کچھ ناصبی علماء کرام کفر و شرک کے چلتے پھرتے کارخانے ہیں بلکہ وہ کفر بازیمبار ہیں اور انہوں نے مسئلہ تحریف قرآن کو اپنے مذموم مقاصد کیلئے ایک بہانہ بنایا ہوا ہے، اور یہ تبرا بیان بیچنے والے احسان الٰہی ظہیر جیسے لوگ شیعان علیؑ کے خلاف اس طرح زہر اگلتے ہیں کہ شیعہ کتب میں ایسی روایات موجود ہیں جو کمی آیات قرآن پر دلالت کرتی ہیں اور یہ عقیدہ کہ روایات میں کمی ہوئی ہے کفر ہے، پس شیعہ دین سے خارج ہیں اور جب تک شیعہ کمی آیات کی رپورٹ دینے والے اپنے علماء پر لعنت نہیں کریں گے اس وقت تک شیعوں سے رواداری نہیں کی جاوے گی، اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ وکلاء صحابہ انصاف کرو کہ قرآن پاک میں کمی آیات اور تحریف کی رپورٹ تو حضرت عمر اور انکے بیٹے عبداللہ اور جناب عائشہؓ اور حفصہ نے اور دوسرے صحابہ کرام نے اور امام بخاری اور علامہ سیوطی اور انور شاہ کشمیری جیسے علماء نے بھی دی ہے اور اس کا ثبوت ٹھوک کے حساب سے حاضر خدمت ہے اور اگر مذکورہ رپورٹ سے کوئی کافر بن جاتا ہے اور اس پر لعنت کرنا چاہیئے تو پھر مولوی احسان الٰہی اور حبیب الرحمٰن جیسے علماء کو چاہیئے کہ وہ اپنے بزرگوں پر لعنت کرنے کی ابتدا فرمادیں، حضرت عمر، اولاد عمر اور عائشہؓ اور امام بخاری سے لیکر انور شاہ کشمیری تک اپنے تمام روحانی آباء و اجداد پر لعنت فرما کر اپنے سچے مسلمان ہونے کا ثبوت پیش کریں سنی مذہب کی کتابیں تحریف قرآن کی رپورٹ سے بھری ہوئی ہیں اور ثبوت اس کا حاضر خدمت ہے۔

دیوبندی مولوی کا فتویٰ آیت قرآن سے زیادہ شان رکھتا ہے،

اہل سنت کی معتبر کتاب اصول الکرخی ص۲ تصنیف ابوالحسن الکرخی وذکر وذکر امثلتہا نجم الدین ابوحفص عمر بن احمد النسفی

الاصل ان کل آیۃ تخالف قول اصحابنا فانہا تحمل علی النسخ، کقولہ تعالیٰ ولرسولہ ولذی القربیٰ، فی الایۃ ثبوت سہم ذوالقربیٰ فی الغنیمۃ ونحن نقول انتسخ ذالک باجماع الصحابۃ،

ترجمہ، ہر آیہ جو ہمارے حنفی علماء کے فتویٰ کے مخالف ہو وہ آیت چھوڑ دی جائے گی، اور اسکو نسخ پر حمل کیا جائے گا، جیسے ۱۰ ویں پارے کی پہلی آیت میں مال غنیمت میں ذوالقربیٰ کے حصہ کا ثبوت ملتا ہے اور ہم سنی کہتے ہیں کہ یہ حکم خدا ختم ہوگیا ہے کیونکہ اس حکم کی مخالفت پر صحابہ نے اتفاق فرمایا ہے،

اہل سنت کا عقیدہ کہ اگر تمام صحابہ خدا کے خلاف ہوجائیں تو پھر خدا

تعالیٰ کو ہار ماننی پڑتی ہے اور اپنا آڈر واپس لینا پڑتا ہے،

دیکھا ارباب انصاف بقول دیوبندیوں کے سپر پاور صحابہ ہیں کہ جنکے سامنے توحید بھی بے بس ہے، خدا نے قرآن میں فیصلہ دیا کہ سہم ذوی القربیٰ مال غنیمت سے دیا جائے مگر صحابہ کرام رضوان اللہ خدا تعالیٰ کے اس حکم کی مخالفت میں ڈٹ گئے اور مجبوراً اللہ تعالیٰ کو اپنا حکم واپس لینا پڑا اور نسخ کرنا پڑا، دیوی مذہب بلے بلے،

علماء دیوبند وسپاہ صحابہ الٹا لٹک سکتے ہیں مگر اپنے علماء اور اصحاب وخلفاء کا اپنے دعویٰ کے مطابق قرآن پر ایمان ثابت نہیں کر سکتے،

ارباب انصاف، سنی بھائیوں کی کتابیں تحریف قرآن کی روایات سے پر ہیں، اور اولاد حلالہ کیلئے ان روایات سے انکار کرنے کا بھی کوئی راستہ نہیں ہے بقول بابا عنایت علی شاہ کے، ع اگلے پچھلے عالم سنی قائل اس کفر دے، البتہ کچھ ناداں ملاں اپنی ایڑیوں سے لے کر اپنے عقل سے خالی سروں تک زور لگا کر اور اپنی باچھیں ٹیڑھی کر کے یہ فرماتے ہیں، کہ یہ نسخ ہے، تحریف نہیں ہے ان کی تسلی کیلئے روایات کے ساتھ ساتھ ان کے علماء کے ارشادات بھی ہم پیش کر کے انکو بھی برادرانہ دعوت فکر دیتے ہیں

دیوبند کے امام شیخ الحدیث حضرت انور شاہ کشمیری نے قرآن میں

لفظی تحریف کا اقرار کر کے عثمان غنی کے نام کو خوب روشن کیا ہے،

اہل سنت کی معتبر کتاب فیض الباری شرح بخاری ج۳ ص۳۹۵ کتاب الشہادات

والذی تحقق عندی ان التحریف فیہ لفظی ایضاً اما انہ عن عمد منہم او لمغلطۃ،

انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں کہ میری نزدیک یہ چیز تحقیق سے ثابت ہے کہ قرآن پاک میں لفظی تحریف بھی ہے اور یا تو یہ تحریف اصحاب نے جان بوجھ کر کی ہے اور یا غلطی سے ہوئی ہے،

نوٹ، اگر تحریف قرآن کا عقیدہ رکھنا کفر ہے تو یہ عقیدہ انور شاہ صاحب کا بھی ہے، ع تیری زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی

علامہ شعرانی کا اعلان کہ اگر عوام الناس کے بھڑکنے کا ڈر نہ ہوتا تو میں بھانڈا ہی پھوڑ دیتا اور بتا دیتا کہ مصحف عثمان سے کتنا قرآن ضائع ہوا ہے،

اہل سنت کی معتبر کتاب کبریت احمر بر حاشیہ یواقیت وجواہر ۲ مصری ص ۱۴۳/۱۳۹
تصنیف امام اہل سنت عبدالوہاب شعرانی،

ولولا ما یسبق للقلوب الضعیفة ووضع الحکمة فی غیر اھلھا لبینت جمیع ما سقط من مصحف عثمان واما ما استقر فی مصحف عثمان فلم ینازع احد فیہ،

ترجمہ، اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ کمزور دلوں میں گمراہی پیدا ہو جائے گی اور حکمت کی بات غیر اہل تک پہنچ جائے گی، تو میں ان تمام آیتوں کو بیان کر دیتا جو حضرت عثمان کے قرآن سے ضائع ہو گئی ہیں اور جو کچھ عثمان کے قرآن میں ہے اس میں کسی کو نزاع نہیں، منقول از جواہر القرآن ص۱۹۸ تصنیف السید علی حیدر رحمۃ اللہ

ارباب انصاف جس عقیدہ تحریف کو ہمارے سنی دوست باعث کفر سمجھتے ہیں، اس تحریف کے قائل ان کے علماء اور اصحاب بلکہ خلفاء بھی تھے اور امیر عمر اور انور شاہ اور عبدالوہاب شعرانی کے نام تو تحریف کے آسمان پر چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہیں،

جس طرح عقیدہ تحریف کا انور شاہ نے اور عبدالوہاب نے اقرار کیا ہے، اگر کوئی اور کرتا تو ملاں لوگ خوب غوغو کرتے مگر اب انکے لبوں کو تالے لگے ہوئے ہیں،

ع تیرے نشتر کی زد شریان قیس ناتواں تک ہے،

مہاجرین اور اصحاب شوریٰ کا صحابہ اور تابعین کے نام خط کہ عثمان کے ہاتھوں قرآن پاک میں تبدیلی ہو رہی ہے تم جلد پہنچیں اہلسنت کی معتبر کتاب "الامامت والسیاست" ص ۳۳

فقام الاشتر وقال یا طلحہ، قد جاءنا رسولکم بکتابکم وھا ھو ذا فاخرج کتابا فیہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من المہاجرین الاولین وبقیة الشوریٰ الی من بمصر من الصحابہ والتابعین اما بعد ان تعالوا الینا وتدارکوا خلافة رسول اللہ ان یسلبھا اھلھا فان کتاب اللہ قد بدل وسنة رسولہ قد غیرت واحکام الخلیفتین قد بدلت فننشد اللہ من قرأ کتابنا من بقیة اصحاب رسول اللہ والتابعین باحسان الا اقبل الینا" الخ

ترجمہ، جب طلحہ وغیرہ نے قتل عثمان کے تمام انتظامات فرمالیئے اس وقت مالک اشتر سے ان کے مذاکرات ہوئے مالک نے کہا اے طلحہ تمہارا قاصد تمہارا خط لیکر ہمارے پاس آیا اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک مہاجرین اور اصحاب شوریٰ کی طرف سے یہ خط ہے ان صحابہ اور تابعین کی طرف جو مصر میں ہیں، اما بعد تم لوگ ہماری طرف آؤ اور خلافت کے چھن جانے سے پہلے ان کا انتظام فرمالو تحقیق کتاب خدا تبدیل کر دی گئی ہے، اور سنت رسول میں تغیر کر دی گئی ہے اور ابو بکر، عمر کے فرامین بھی تبدیل کر دیئے گئے ہیں صحابہ اور تابعین کو ہم اللہ پاک کا واسطہ دیکر عرض کرتے ہیں کہ وہ ہمارے پاس جلدی پہنچیں۔

علماء دیوبند وسپاہ صحابہ کا عقیدہ اور تبلیغ کہ شیطان نبی کریمؐ کی زبان

پر کلمات کفر جاری کرواتا تھا اور قرآن پاک میں تحریف کرواتا تھا،

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص ۳۶۷ ج ۴ سورہ حج پ ۱۷

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر ص ۲۲۹ ج ۳ سورہ حج آیت ۵۲

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص ۱۰۹ ج ۱۷ نظام الدین نیشاپوری

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۸۰ ج ۱۲ از محمد بن احمد قرطبی

اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۴۳۹ ج ۸ کتاب التفسیر

اہل سنت کی معتبر کتاب الشفاء ص ۱۰۶ ج ۲ لقاضی عیاض

درمنثور کی عبارت } واخرج البزاز والطبرانی وابن مردویہ والضیا فی المختارۃ بسند رجالہ ثقات من طریق سعید بن

جبیر عن ابن عباس قال ان رسول اللہ قرأ افرأیتم اللات و

العزیٰ ومنات الثالثۃ الاخری تلک الغرانیق العلی وان شفا

عتہن لترتجی ففرح المشرکون بذلک وقالوا قد ذکر الہتنا

فجاء جبریل فقال اقرأ علی ماجئتک بہ فقرأ افرأیتم اللات و

العزیٰ ومنات الثالثۃ الاخری، وتلک الغرانیق العلی وان

شفاعتہن لترتجی فقال ما اتیتک بہذا ہذا من الشیطان فانزل اللہ

وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی الا اذا تمنی الی آخر الآیۃ

واخرج ابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابن مردویہ بسند صحیح

عن سعید بن جبیر قال قرأ رسول بمکۃ النجم النجم،

م اہل سنت علامہ جلال الدین سیوطی نے بسند عالی اور ایسی سند سے

ے رجال ثقات ہیں روایت بیان کی ہے کہ عبداللہ بن عباس روایت

ں کہ نبی کریمؐ نے سورہ النجم کی آیات اس طرح تلاوت کی ان میں یہ کلمات

د لئے تلک الغرانیق العلی وان شفاعتہن لترتجی کہ یہ بت بہت

ں، اور ان کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے نبی کریمؐ سے یہ سن کر مشرکین

ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہمارے بتوں کا بھی ذکر کیا ہے پھر جبریل آئے اور کہا

جی اور قرآن میں سے لے آیا ہوں آپ اس کو پڑھیں آنجنابؐ نے سورہ النجم

کی ایات میں ان شفاعتہن لترتجی کو دوبارہ پڑھ دیا جبریل نے کہا کہ یہ کلمات

تو میں نہیں لایا تھا، یہ شیطان کی طرف سے ہیں پھر یہ آیت نازل ہوئی، وما

ارسلنا الخ الخ اسی مضمون کی روایت بھی علامہ سیوطی نے بسند صحیح نقل

فرمائی ہے، اور خطبہ کتاب میں سیوطی نے لکھا ہے کہ درمنثور میں ہم نے ان

روایات کو لکھا ہے جو بسند عالی معتبر کتابوں سے ہمارے پاس پہنچی ہیں،

توہین صحابہ کے خلاف آواز اٹھانے والے خود توہین رسالت کرتے ہیں،

ارباب انصاف۔ توہین صحابہ کرنے والوں کے لیے سزا کا مطالبہ کرنے والے

اگر غیرت مند ہیں تو کسی چھوٹی میں پانی ڈال کر ڈوب مریں، علماء سپاہ صحابہ کے شیوخ

اور محدثین بزار، طبرانی، ابن جریر جیسے عالم توہین رسالت کرنے کا ایسا اعلیٰ

انتظام کر گئے ہیں، کہ ہر سنی ان کتابوں کو پڑھتا رہیگا اور قیامت تک توہین رسالت

بھی کرتا رہیگا، اور نبی کریمؐ کی پاکیزہ زبان پر کفریہ کلمات کے جاری ہونے کی رپورٹ

دینے والی روایات اگر ضعیف اور جھوٹ ہیں تو بھی اتنا تو ثابت ہو گیا کہ اہل سنت

کے کچھ علماء اور کتابیں جھوٹ اور خرافات، بکواسات ہیں،

اہل سنت کے چالیس پاروں والے قرآن کا انکشاف شروحات بخاری سے

اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۹۵ ج ۹ باب فی کم یقرأ القرآن

اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری ص ۳۲۵ ج ۹ بدرالدین عینی

اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری ص ۴۸۲ ج ۷ شہاب الدین قسطلانی

فتح الباری کی عبارت } قال اقل مایجزی من القرآن فی کل یوم ولیلۃ جزأ من اربعین جزأ من القرآن

ترجمہ، رات دن میں کم سے کم جو قرأت کافی ہے وہ قرآن پاک کے چالیس پاروں میں سے ایک پارہ کو پڑھا جائے،

شیعوں کے خلاف جو ملاں دن رات عوعو کرتا ہے وہ آنکھیں کھولے اور شروحات بخاری کو لیکر ۱۰ پارے قرآن تلاش کرلے

ارباب انصاف آپنے ملاحظہ فرمایا کہ اہلسنت علماء ہیرا پھیری کے میدان کے کتنے بڑے پہلوان ہیں، ان کے عقیدہ میں موجود قرآن مکمل نہیں ہے بلکہ اس میں دس پاروں کی کمی ہے، مگر ان سنی علماء کی مکاری دیکھیں کہ اپنا عیب اور قرآن پاک کے بارے اپنے بزرگوں کا اتنا بڑا گھپلا چھپانے کیلئے پینترہ انہوں نے یہ بدلا ہے کہ رات دن شیعوں کے خلاف پراپیگنڈہ کرتے ہیں کہ شیعوں کے نزدیک قرآن مکمل نہیں ہے، علماء دیوبند وسپاہ صحابہ کی تمام خدمات دین اور کا دشیں، ع

گمراہی کے پھندے ہیں، سب پیٹ کے دھندے ہیں،

علماء سپاہ صحابہ کسی دیوار سے ٹکر مار کر ہلاک ہو سکتے ہیں مگر اپنے ۴۰ پارے والے قرآن کی صفائی نہیں دے سکتے،

ارباب انصاف یہ انڈیا اور امریکہ کے ایجنٹ یعنی علماء سپاہ صحابہ غیر ملکی مدد ہضم کرنے کیلئے اور اپنے دیوبند مذہب کو رسوا کرنے کیلئے صحیح اور سچے مسلمانوں کے خلاف یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ شیعوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن پاک میں آیات کی کمی کی گئی ہے اور اس عقیدہ کے باعث شیعہ اسلام سے خارج ہیں اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ مذکورہ عقیدہ سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے اور اس کی ہماری طرف نسبت دینا بالکل غلط اور سفید جھوٹ ہے، ہمارے عقائد کی کتابیں موجود ہیں اور کسی بھی ہمارے عقاید کی کتاب میں یہ عقیدہ نہیں لکھا ہے، البتہ اہل سنت بھائیوں کو ہم دیانت اور انصاف کا واسطہ دیکر پوچھتے ہیں، کہ مذکورہ کتب اور ان کے مصنفین پر اہل سنت کو فخر اور ناز ہے اور ان کی یہ مایہ ناز تحقیق ہے کہ قرآن کی ۴۰ جزیں یعنی ۴۰ پارے ہیں اور موجودہ قرآن میں ۳۰ جزیں اور ۳۰ پارے ہیں پس ۱۰ پاروں کی کمی کا عقیدہ نواصل دیوبند میں بھی موجود ہے اور اگر اس عقیدہ کے باعث کوئی شخص کافر ہو سکتا ہے تو کیا علمائے سپاہ صحابہ نے اسلام کو ہن دی ہوئی ہے کہ وہ کافر نہیں ہو سکتے، یہ کس طرح کا انصاف ہے کہ آیات کی کمی کی کسی کی طرف نسبت دے کر اس کو کافر بنایا جائے اور خود ۱۰ پاروں کی کمی کا عقیدہ رکھ کر ٹھیکیدار اسلام کا سرٹیفکیٹ بنا لیا جائے

اہل سنت کے خلیفہ حضرت عمر کا عقیدہ کہ قرآن پاک نوے پارہ کا تھا،

اہل سنت کی معتبر کتاب کنزالعمال ص۱۳۵ ج۱ حدیث ۲۴۳۲ کتاب التفسیر
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص۸۸ ج۱ نوع ۱۹ - از علامہ سیوطی

واخرج الطبرانی عن عمر بن الخطاب مرفوعا القرآن الف الف حرف وسبعة وعشرون الف حرف فمن قرأه صابرا محتسبا کان له بکل حرف زوجته من الحور العین رجاله ثقاة،

ترجمہ، امام اہلسنت حضرت عمر صاحب فرماتے ہیں کہ قرآن پاک میں دس لاکھ ستائیس ہزار حروف ہیں اور جو شخص ان حروف کو نیک نیت سے پڑھے گا اسکو ایک ایک حرف کے بدلے حوران جنت سے ایک ایک زوجہ ملے گی،

عمر صاحب موجودہ قرآن میں کمی کا عقیدہ رکھتے تھے،

بیانہ، بقول ابن عباس موجودہ قرآن میں تین لاکھ ۲۶ ہزار چھ سو اکتیس حرف ہیں، گویا انکے نزدیک سات لاکھ تین سو انہتر حروف موجودہ قرآن سے کم ہیں، گویا دو حصے قرآن کے حروف گم ہو گئے ہیں، جب ایک حصہ سے ۳۰ پارے بنیں تو دو حصہ سے ۶۰ پارے بنتے، اور موجودہ قرآن میں جو شخص کمی کا عقیدہ رکھے وہ کافر ہے، پس عمر صاحب کے بارے فیصلہ سنی علماء کے اپنے ہاتھوں میں ہے، اور قول عمر کو نسخ پر حمل کرنا غلط ہے کیونکہ نسخ رسول اللہ کے زمانہ میں ہوتا ہے آنجناب کے بعد نسخ کا در بند ہے، نیز عمر نے اسکی تلاوت کی شان بتائی ہے اور اگر ۶۰ پارہ منسوخ ہو گیا ہے، پھر اسکی تلاوت کی فضیلت کا کوئی مطلب نہیں ہے،

موجودہ قرآن پر سپاہ صحابہ کا ہرگز ایمان نہیں ہے انکا قرآن

حضرت عمر کا دس لاکھ ۲۷ ہزار حرفوں والا قرآن مجید ہے وکلاء عمر صفائی پیش کریں

اہل سنت کی معتبر کتاب الجامع الصغیر ص۸۸ ج۲ باب الف لام
اہل سنت کی معتبر کتاب السراج المنیر
اہل سنت کی معتبر کتاب طبرانی شریف
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر الاتقان ص۸۸ ج۱ نوع ۱۹

اتقان کی عبارت { واخرج الطبرانی عن عمر بن الخطاب مرفوعا القرآن الف الف حرف وسبعة وعشرون الف حرف فمن قرأه صابرا محتسبا کان له بکل حرف زوجة من الحور العین رجاله ثقاة

ترجمہ، امام اہلسنت حضرت عمر صاحب فرماتے ہیں کہ قرآن پاک میں دس لاکھ ۲۷ ہزار حروف ہیں اور جو شخص ان حروف کو نیک نیت سے پڑھے گا اس کو ایک ایک حرف کے بدلے حوران جنت سے ایک ایک زوجہ ملے گی

نوٹ، گویا بقول عمر صاحب قرآن دراصل نوے پارے کا تھا طبرانی کے راوی سارے صحیح ہیں طبرانی کے استاد محمد بن عبید کو صرف اس وجہ سے برا کہا کہ اس نے یہ روایت کیوں کی سراسر زیادتی ہے ذہبی کا میزان الاعتدال میں محمد بن عبید پر بغیر جرح کئے صرف یہ لکھ دینا کہ اس کی یہ روایت جھوٹی ہے کوئی وزن نہیں رکھتا اگر یہ کہا جائے کہ اس روایت کے اندر منسوخ و غیر منسوخ دونوں کو شمار کر کے دس لاکھ ۲۷ ہزار کہا گیا ہے تو یہ غلط ہے کیونکہ حضرت عمر تو یہ فرما رہے ہیں کہ جو ان حروف کو پڑھے اسے ہر حرف کے عوض میں ایک حور ملے گی اگر وہ منسوخ التلاوت تھیں تو ان کے پڑھنے کی اتنا تاکید کیونکہ ہر حرف کے بدلے میں ایک حور کی لالچ دی جا رہی ہے

ابن عباس کی تحقیق کے مطابق حضرت عثمان کے لکھائے ہوئے

قرآن پاک میں پچاس عدد آیات زیادہ لکھی گئی ہیں،

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص ۸۴ ج ۱ نوع ۱۹

عن ابن عباس قال جمیع ای القرآن ستة الاف وستمائة آية وست عشرة آية

ترجمہ، حضرت ابن عباس صحابی فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی تمام آیات کی تعداد چھ ہزار چھ سو سولہ

موجودہ قرآن میں کل آیات چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ہیں

ارباب انصاف دیکھا آپ نے کہ اہل سنت علماء قرآن پاک کے ساتھ کس طرح مذاق کرتے ہیں، ابن عباس کچھ کہتا ہے اور ابن کثیر کچھ کہتا ہے اس زمانہ کے ملاں کچھ کہتے ہیں اور نتیجہ یہ ہے کہ عثمان کے لکھائے ہوئے قرآن میں پچاس آیات زیادہ ہیں گویا ابن عباس پچاس آیات کا منکر ہے،

امام اہلسنت ابو عمرو الدانی چھ سو چھیاسٹھ آیات کا منکر ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص ۸۴ ج ۱ نوع ۱۹

قال الدانی اجمعوا علی ان عدد آیات القرآن ستة آلاف آیه، دانی صاحب فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کی ٹوٹل چھ ہزار آیات پر اتفاق اور اجماع ہے،

نوٹ، جس طرح سنی علماء نے آیات کی تعداد کو [illegible] اقوال کا مجموعہ بنایا ہے خدا کی پناہ،

امام اہلسنت ابن کثیر کا عقیدہ کہ قرآن کی چھ ہزار آیات یقینی اور باقی مشکوک

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر ص ج تعداد آیات

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۶۵ ج ۱ تعداد آیات

تفسیر ابن کثیر کی عبارت: فاما عدد آیات القرآن العظیم فستة الاف آیة ثم اختلف فیما زاد علی ذالک علی اقوال ومنهم من قال ومائتی آیه واربع آیات

ترجمہ، قرآن کریم کی آیات کی تعداد کل چھ ہزار ہے اور اس مقدار سے جو زیادہ ہیں ان میں بہت بڑا اختلاف ہے اور کئی عدد اقوال ہیں، ایک قول یہ ہے کہ چھ ہزار دو سو چار آیات ہیں،

بقول ابن کثیر عثمان نے دو سو چار آیات کی قرآن میں زیادتی فرمائی ہے

بیانہ، ارباب انصاف، شیعہ خیر البریہ پر اعتراض کرنے والے ہمارے سنی بھائی اپنی کتابوں کی بھی تو صفائی پیش کریں، کوئی عالم کہتا ہے کہ معوذتین اور بسم اللہ قرآن کا جز نہیں ہے، پس انکو لکھ کر سنی مذہب نے قرآن میں زیادتی کرنے کی تحریف کی ہے، اور کوئی کہتا ہے کہ سورہ برات جتنا ایک سورہ کم ہو گیا ہے اور کوئی کہتا ہے صرف چھ ہزار آیات یقینی ہیں اور باقی مشکوک ہیں، ابن عمر کہتا ہے زیادہ قرآن ضائع ہو گیا ہے اور اس کا باپ عمر کہتا ہے کہ ساٹھ پارے قرآن پاک کے ضائع ہو گئے ہیں اور یہ قرآن پاک میں کمی کی تحریف ہے، پس کتب اہلسنت سے قرآن میں انکے خلفاء کے ہاتھوں کمی اور زیادتی دونوں ثابت ہیں، اور یہ تحریف ہے اگر تحریف ہے کوئی کافر ہو جاتا ہے تو اہلسنت کے یہ خلفاء اور علماء بھی تو اسی حمام میں ننگے ہیں ان کا کیا بنے گا

وکلاء صحابہ توجہ فرماویں کہ اگر آیات قرآن میں کمی کا عقیدہ رکھنا کفر ہے

تو ابن عباس ابو عمر، ابن کثیر وغیرہ اہل سنت کے ان اماموں کا بھی یہی عقیدہ تھا

ارباب انصاف، تعداد حروف قرآن کے بارے حضرت عمرؓ کی تحقیق آپ پڑھ چکے ہیں کہ مردہ نہ بولے تو نہ بولے اور اگر بولے تو کفن پھاڑے، عمر فاروقؓ نے چونکہ یہ مسئلہ اپنی بیٹی حفصہ سے مشورہ کئے بغیر ہی بتایا تھا اس لئے کفن پھاڑنے والا معاملہ ہو گیا، حضرت عمرؓ نے تعداد حروف قرآن کو دس لاکھ ستائیس ہزار بتایا ہے اور اپنی پارٹی سے چھ لاکھ حروف کا انکار کرواکر انکو کافر بنایا کیونکہ جب بقول اہل سنت کے ایک حرف کا منکر کافر ہے تو پھر چھ لاکھ حروف کا منکر تو بہت بڑا کافر ہے اور نسخ حروف والا بہانہ اس جگہ بے کار ہے کیونکہ ثبوت نسخ کے لئے حدیث رسولؐ کا ہونا ضروری ہے اور اس کے ثبوت کے لئے حدیث اہل سنت کو آج تک نہیں مل سکی ہے اور جس طرح حروف قرآن کی تعداد میں وکلاء صحابہ بھانت بھانت کی بولیاں بولتے ہیں اسی طرح قرآن پاک کی آیات کی تعداد میں بھی انکی اپنی اپنی ڈفلی اور اپنا اپنا راگ ہے کوئی کہتا ہے قرآن پاک میں چھ ہزار چھ سو سولہ آیات ہیں اور کوئی کہتا ہے، صرف چھ ہزار آیات قرآن ہیں، اور کوئی کہتا ہے کہ چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات ہیں جن وکلاء صحابہ نے تعداد کم بتائی ہے وہ زیادہ آیات کے منکر ہیں، اور اہل سنت کے اپنے فیصلہ کے مطابق وہ کافر ہیں، اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ جو بیچارے وکلاء صحابہ حروف اور آیات قرآن کی صحیح تعداد نہیں بتا سکے وہ خلافت ابو بکر کو کس طرح صحیح ثابت کر سکتے ہیں،

اہلسنت کے امام اعظم اور امام مالک کا بسم اللہ کے جزو قرآن ہونے سے انکار

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص ۳ ج ۱ ثناء اللہ عثمانی

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۹۲ ج ۱ مقدمہ تفسیر

اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر ص ۷ ج ۱ قاضی شوکانی

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن ص ۱۶ ج ۱ مقدمہ

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ص ۱۶ ج ۱ مقدمہ

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر احکام القرآن لجصاص،

تفسیر لابن کثیر کی عبارت } وقال مالک وابو حنیفہ واصحابہما انہا لیست آیۃ من الفاتحہ ولا من غیرہا من السور،

سنی احباب کا امام مالک اور امام اعظم ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ بسم اللہ نہ ہی سورہ فاتحہ کی اور نہ ہی قرآن کی دوسری سورتوں کی جز ہے،

تفسیر خازن کی عبارت } وذہب الاوزاعی ومالک وابو حنیفہ الی ان البسملہ لیست بآیۃ من الفاتحہ ولا من غیرہا

ترجمہ، امام اہلسنت امام اعظم اور امام مالک اور اوزاعی یہ کہتے ہیں کہ بسم اللہ نہ ہی فاتحہ کی جز ہے اور نہ ہی کسی اور سورت کی جز ہے، نوٹ، ارباب انصاف اگر بقول امام اعظم صاحب کے بسم اللہ قرآن پاک کی کسی سورہ کی جز نہیں ہے تو سنی علماء نے قرآن پاک کے ایک سو تیرہ مقامات میں بسم اللہ کو لکھ کر قرآن میں زیادتی کر کے سنی عوام کو دھوکا دیا ہے، کیونکہ سنی عوام بسم اللہ کو قرآن کی ہر سورہ کی جز سمجھتے ہیں، اور ابن مسعود صحابی معوذتین کو قرآن پاک سے رگڑ کر مٹاتا تھا اور برملا کہتا تھا کہ یہ قرآن کا حصہ نہیں گویا سنی خلفاء نے قرآن کے اول اور آخر میں زیادتی کر کے تحریف فرمائی ہے،

علماء سپاہ صحابہ جام زہر نوش فرما سکتے ہیں مگر اپنے امام مالک

اور امام اعظم کے نزدیک بسم اللہ کو جزء قرآن ثابت نہیں کر سکتے

اہل سنت کی معتبر کتاب نور الانوار ص ۹

اہل سنت کی معتبر کتاب قمر الاقمار ص ۹

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۱۵۱ ج ۱

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مدارک ص ۱۳ ج ۱

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کشاف ص ۱ ج ۱

اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری ص ۱۳ ج ۱

تفسیر کبیر ص ۱۵۲ ج ۱ کی عبارت } واما ابوحنیفہ فانہ قال بسم اللہ لیس بآیۃ وسنبین فی مسئلۃ مفردۃ ان قول ابی حنیفہ مرجوح ضعیف

ترجمہ، امام ابوحنیفہ کے نزدیک بسم اللہ قرآن کی آیت نہیں ہے اور فخر الدین رازی کہتا ہے کہ ایک الگ مسئلہ میں بیان کریں گے کہ امام اعظم اس مسئلہ میں جھوٹا ہے

نوٹ، اہل سنت کے امام شافعی کے نزدیک بسم اللہ آیہ قرآن ہے اور جو ایک آیت قرآن کا بھی منکر ہے وہ کافر ہے پس امام اعظم امام شافعی کے نزدیک کافر ہے،

نور الانوار کی عبارت } لم یکفر جاحدھا لوجود الشبہۃ لاختلاف مالک حیث قال بعدم القرانیۃ البسملۃ،

ترجمہ، جو بسم اللہ کے جزء قرآن ہونے کا انکار کرلے اسکو کافر نہ کہا جائے جبکہ انکار شبہ کی وجہ سے ہو، بسم اللہ کے جزء قرآن ہونے میں امام مالک کا اختلاف

بسم اللہ کو سوائے تراویح کے کسی نماز میں نہ پڑھا جائے نہ دل میں نہ بلند آواز سے وہ اسکے جزء قرآن ہونے کا انکار کرتے ہیں

علماء سپاہ صحابہ کا یہ ایک مایہ ناز فتویٰ اور قرار داد ہے،

تفسیر کبیر کی عبارت } ص ۱۵۱ ج ۱ قال مالک والاوزاعی انہ لیس من القرآن الا فی سورۃ النمل ولا یقرأ سرا ولا جہرا الا فی قیام شہر رمضان

امام اہلسنت حضرت مالک اور اوزاعی فرماتے ہیں کہ سوائے سورۃ نمل کے بسم اللہ قرآن کی جزء نہیں ہے اور سوائے تراویح کے اسکو دل میں یا بلند آواز سے کسی بھی نماز میں نہ پڑھا جاوے، نوٹ، بسم اللہ کا جزء قرآن ہونا ہر سورہ کی جزء ہونا امام شافعی کے نزدیک ثابت ہے اور جو ایک آیت قرآن کا منکر ہے وہ کافر ہے اور سپاہ صحابہ کے دو امام حضرت ابوحنیفہ اور حضرت مالک قرآن پاک کی ۱۱۴ آیات کے منکر ہیں پس یہ دونوں امام حضرت شافعی کے نزدیک کافر ہیں،

علماء سپاہ صحابہ کا ایک اور فتویٰ کہ بسم اللہ کو دو سورتوں میں صرف

فاصلہ رکھنے کے لئے اور تبرک کے لئے قرآن میں لکھا گیا ہے،

تفسیر کشاف کی عبارت } قراء المدینۃ والبصرۃ والشام وفقہاءھا علی ان التسمیۃ لیست بآیۃ من الفاتحۃ ولا من غیرھا من السور وانما کتب للفصل والتبرک بالابتداء بہا کما یبدأ بذکرہا فی کل امر ذی بال وھو، مذہب ابی حنیفہ ومن تابعہ ولذالک۔۔۔۔

لا یجہرو بہا عندھم فی الصلوٰۃ

ترجمہ، مدینہ بصرہ اور شام کے قاری اور فقہا، یہ مذہب رکھتے ہیں کہ بسم اللہ نہ ہی سورہ فاتحہ کی اور نہ ہی قرآن پاک کسی اور سورہ کی جزو ہے یعنی یہ قرآن کی آیت نہیں ہے اور اسکو صرف فاصلہ اور تبرک کے لئے قرآن میں لکھا جاتا ہے اور بسم اللہ کو قرآن کی جز نہ سمجھنا یہی مذہب ہے امام اہل سنت ابوحنیفہ کا اور انکے پیرو کاروں کا اور اسی لئے تو ابوحنیفہ کے مذہب میں بسم اللہ کو بلند آواز سے نماز میں نہیں پڑھا جاتا امام شافعی کے نذدیک بسم اللہ جزء قرآن ہے اور منکر اسکا کافر ہے

تفسیر کشاف کی عبارت } وقراء مکۃ والکوفۃ وفقہاء ھما علی انہا آیۃ من الفاتحۃ ومن کل سورۃ وعلیہ الشافعی و اصحابہ ولذالک یجہرون بہا وقالوا قد اثبتہا السلف فی المصحف مع توصیتہم بتجرید القرآن ولذالک لم یثبتوا آمین فلولا انہا من القرآن لما اثبتوھا وعن ابن عباس من ترکہا فقد ترک مأۃ واربع عشرۃ آیۃ من کتاب اللہ،

ترجمہ، مکہ اور کوفہ کے قاری اور فقہا اس مذہب پر ہیں کہ بسم اللہ سورہ فاتحہ اور ہر سورہ قرآن کی جز اور آیت ہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور اسکے اصحاب کا اور اسی لئے شافعی مذاہب والے بسم اللہ کو نماز میں بلند آواز سے پڑھتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ پہلے علماء نے بسم اللہ کو مصحف میں لکھا ہے انسان کا یہ فرمان بھی ہے کہ غیر قرآن سے مصحف کو خالی رکھا جائے اسی لئے انہوں نے آمین کو قرآن میں نہیں لکھا،

اور اگر بسم اللہ قرآن پاک کی جز نہ ہوتی تو پہلے علماء اسکو قرآن پاک میں نہ لکھتے ابن عباس کے بقول جو بسم اللہ کو قرآن پاک کی جز نہیں مانتے وہ کتاب خدا سے ۱۱۴ آیات کے منکر ہیں،

نوٹ، امام اعظم اور انکے پیرو کار بسم اللہ کے جز قرآن ہونے کے منکر ہیں اور امام شافعی کے نذدیک یہ جزء قرآن ہے، اور اس کا نتیجہ یہ ہے یا امام شافعی نے ۱۱۴ آیات بڑھا دیں ہیں اور یا امام اعظم نے ۱۱۴ آیات گھٹا دی ہیں، قرآن پاک میں کمی یا زیادتی کرنے والے دونوں کافر ہیں،

اہل سنت کی معتبر کتاب جامع صغیر ج ۲ ص ۳۲ سیوطی

ستۃ لعنتہم ولعنہم اللہ وکل نبی مجاب، الزائد فی کتاب اللہ والمکذب بقدر اللہ الخ

ترجمہ، چھ آدمیوں پر حضور پاک کا فرمان ہے کہ میری اور ہر نبی کی اور اللہ پاک کی لعنت ہے (۱) جو شخص قرآن پاک میں زیادتی کرے (۲) جو تقدیر خدا کو جھٹلائے آخر تک۔

نوٹ، قرآن پاک میں اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ وتکفرون ببعض کہ قرآن پاک کے کچھ حصہ پر ایمان لاتے ہو اور بعض حصہ سے کفر کرتے ہو ارباب انصاف بسم اللہ کے بارے سیاہ صحابہ کے دو اماموں میں جو جھگڑا ہے اسکے بعث ان دونوں میں سے ایک کا کافر اور لعنتی ہونا ضروری ہے یا تو شافعی ایک سو چودہ مقامات میں بسم اللہ کو آیت قرآن بنا کر کافر اور لعنتی ہو گیا ہے اور یا ابوحنیفہ ایک سو چودہ مقامات میں بسم اللہ کے آیت قرآن ہونے سے انکار کر کے کافر اور لعنتی ہو گیا ہے،

امیر معاویہ بھی امام اعظم کی مانند بسم اللہ کے جزو قرآن ہونے کا منکر تھا،

اہل سنت کی معتبر کتاب	تفسیر الکبیر ص ۱۰۵/۱ تفسیر بسم اللہ
اہل سنت کی معتبر کتاب	تفسیر غرائب القرآن، ص ۸۸/۱
اہل سنت کی معتبر کتاب	سنن الکبریٰ ص ۵/۲ کتاب الصلوٰۃ
اہل سنت کی معتبر کتاب	عمدۃ القاری ص ۲۷/۳
اہل سنت کی معتبر کتاب	تفسیر ابن کثیر ص ۱
اہل سنت کی معتبر کتاب	المستدرک للحاکم ص ۲۳۳/۱ کتاب الصلوٰۃ
اہل سنت کی معتبر کتاب	کنز العمال ص ۲۱/۴ کتاب الصلوٰۃ
اہل سنت کی معتبر کتاب	تفسیر درمنثور ص ۸/۱
اہل سنت کی معتبر کتاب	نیل الاوطار ص ۲۲۵/۲ باب ما جاء فی بسم اللہ
اہل سنت کی معتبر کتاب	سنن الدارقطنی ص ۱۱۶/۱ کتاب الصلوٰۃ

تفسیر کبیر مارواہ شافعی باسنادہ ان معاویۃ قدم المدینۃ فصلی کی عبارت] بھم ولم یقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم ولم یکبر عند الخفض الی الرکوع والسجود فلما سلم ناداہ المھاجرون والانصار یا معاویۃ سرقت من الصلوٰۃ این بسم اللہ الرحمن الرحیم و این التکبیر عند الرکوع والسجود واما علی ابن ابی طالب کان یجھر بالتسمیۃ فقد ثبت بالتواتر ومن اقتدی فی دینہ بعلی ابن ابی طالب فقد اھتدی والدلیل علیہ قولہ اللھم ادر الحق مع علی حیث دار ان علیا کان یبالغ الجھر بالتسمیۃ فلما وصلت الدولۃ الی بنی امیہ بالغوا فی المنع من الجھر

سعیا فی ابطال آثار علی علیہ السلام فلعل انسا خاف منھم فلھذا اضطربت اقوالہ

ترجمہ، امام شافعی نے اپنی اسناد سے روایت کی ہے کہ معاویہ مدینہ میں آیا اور ان کو نماز پڑھائی اور نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کو نہ پڑھا اور نہ ہی رکوع و سجود کے لئے تکبیر کہی، جب سلام پڑھا تو مہاجرین و انصار نے آواز دی اے معاویہ تو نے نماز سے چوری کی ہے اور کہا بسم اللہ اور تکبیر رکوع و سجود کی کہاں گئی اور علی ابن ابی طالبؑ بسم اللہ نماز میں بلند آواز سے پڑھتے تھے اور یہ بات یقین سے ثابت ہے کہ جس نے اپنے دین میں حضرت علیؑ کی پیروی کی اس نے ہدایت پائی اور اس کی یہ دلیل ہے کہ نبی پاک نے دعا مانگی ہے، اے خدایا حق کو اس طرف پھیر دے جس طرف حضرت علیؑ جائیں، نیز امام رازی فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ بسم اللہ نماز میں بلند آواز میں پڑھنے کی تاکید فرماتے تھے، اور جب حکومت بنو امیہ میں پہنچی تو انہوں نے حضرت علیؑ کی تعلیمات مٹانے کی خاطر بسم اللہ بلند آواز میں پڑھنے سے سختی کے ساتھ منع کیا،

معاویہ کی مذمت سن کر ایک معاویہ خیل ملاں کا جگر پھٹ گیا،

صاحب تفسیر روح المعانی نے اپنی تفسیر ج ۱ ص ۴۹ میں لکھا ہے کہ امام رازی پر تعجب ہے کہ اس نے تہمت کو احتمال دیا ہے اور اہل مدینہ کے اعتراض کا ذکر کیا معاویہ پر جو کہ ملوک بنو امیہ کا سردار تھا، رازی معاویہ خیلوں سے ڈرتے نہیں کاش کہ خاموش رہتے، ارباب انصاف جو ملاں بسم اللہ کے جزو قرآن ہونے میں بھانت بھانت کے دس اقوال ذکر کرتے ہیں وہ بیچارے ابوبکر کی خلافت کو کس طرح صحیح ثابت کر سکتے ہیں

اصحاب کی ایک رپورٹ کہ حضرت امیر معاویہ نے نماز میں بسم اللہ کی چوری کی تھی

اصحاب کی دوسری رپورٹ کہ قرآن پاک کی ایک عظیم آیت بسم اللہ کی شیطان نے چوری کی ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ج ۱ ص ۹۸ علامہ سیوطی،
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر الدر المنثور ج ۱ ص " "
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب المعرفت ص لمحدث البیہقی
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب البسملہ ص لابن حزیمہ

در منثور کی عبارت } واخرج سعید بن منصور فی سننہ وابن حزیمہ فی کتاب البسملہ والبیہقی عن ابن عباس قال استرق الشیطان من الناس بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اتقان کی عبارت } واخرج ابن حزیمہ والبیہقی فی المعرفۃ بسند صحیح من طریق سعید بن جبیر عن ابن عباس قال استرق الشیطان من الناس اعظم آیۃ من القرآن بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دونوں روایتوں کا ترجمہ۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ بسم اللہ جو قرآن پاک کی ایک عظیم آیت ہے لوگوں سے اسکو شیطان چرا کرلے گیا۔

نوٹ۔ ارباب انصاف معاویہ کا نماز سے بسم اللہ کو چرانا اور ابن عباس کا فرمان کہ قرآن سے شیطان بسم اللہ چرا کرلے گیا، ان دونوں باتوں کو ملانے سے ایک خطرناک نتیجہ باہر آتا ہے، جو علماء اہلسنت نماز میں قرآن تو پڑھتے ہیں اور بسم اللہ کو نہیں پڑھتے وہ معاویہ کی طرح بسم اللہ کی چوری کرتے اور بقول ابن عباس کے بسم اللہ کی چوری کرنے والا شیطان ہے'

سپاہ صحابہ کی مہربانیوں سے دین اسلام بھانت بھانت کے اقوال کا مجموعہ بن گیا ہے

در مذہب ابوبکری ہیں بسم اللہ کے جزء قرآن ہونے اور نہ ہونے میں ۱۰ اقوال ہیں'

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ج ۱ ص ۳۹ از مفتی بغداد شہاب الدین
بحث الثانی اختلف الناس فی البسملۃ، علی عشرۃ اقوال، الاول انھا لیست آیۃ من السور اصلاً، الثانی انھا آیۃ من جمیعھا غیر براءۃ
علماء اہلسنت کے بسم اللہ کے بارے ۱۰ اختلافی اقوال ہیں، ۱۔ بسم اللہ کسی سورہ کی جزء نہیں ہے، ۲۔ ہر سورہ کی جزء ہے،

نوٹ۔ ارباب انصاف دین خدا کی ابتداء بسم اللہ سے ہوتی ہے اور سنی ملاں نے آپس میں اس بسم اللہ کے بارے ۱۰ قسم کا اختلاف پیدا کرلیا ہے، اور جس بچارے کو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ بسم اللہ جزء قرآن ہے یا نہیں وہ مسکین دنیا کو کیا ہدایت کریگا سپاہ صحابہ زہر کا پیالہ پی سکتے ہیں مگر بسم اللہ کے بارے کوئی یقینی فیصلہ نہیں دے سکتے'

ارباب انصاف اہل حدیث اور حنفی، مالکی اور شافعی جس طرح دین اسلام کے مسئلوں کی چیر پھاڑ کرتے ہیں خدا کی پناہ، ایک ایک مسئلہ میں دس دس قول اور پھر کہتے ہیں کہ ہم سب سچے ہیں، لاحول ولا قوۃ الا باللہ، اہلسنت نے دین اسلام کا جو قیمہ کیا ہے یہ سب مہربانی ہے ابوبکر، عمر و عثمان کی اور یہ ان تینوں کی فتوحات ہیں کہ دین اسلام اقوال متضادہ کا مجموعہ ہے جب خدا ایک ہے اور رسول ایک ہے تو پھر ایک مسئلہ میں دس فتوے کیوں؟ کیا اللہ پاک معاذ اللہ کبھی کہتا ہے اور کبھی کچھ گویا خود اپنے فرمان کی تردید کرتا ہے،

عبداللہ بن عمر کا عقیدہ کہ زیادہ حصہ قرآن کا ضائع ہو گیا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درّ منثور ص ۱۰۶ ج ۱ آیت ما ننسخ من آیۃ

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص ۳۰ ج ۲ نوع ۴۷

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص ۲۵ ج ۱

درمنثور کی عبارت } عن عبداللہ بن عمر قال لا تقولن احدکم قد اخذت القرآن کلہ و مایدریہ ما کلہ قد ذھب منہ قرآن کثیر ولکن لیقل قد اخذت منہ ما ظہر،

ترجمہ، خلیفہ زادہ حضرت عمر کہتا ہے کہ کوئی مسلمان یہ دعویٰ نہ کرے کہ میں نے تمام قرآن پالیا ہے تحقیق قرآن کثیر ضائع ہو گیا ہے، تم کو یہ کہنا چاہیے کہ میں نے جو قرآن ظاہر ہوا ہے پالیا ہے،

نوٹ، جناب عبداللہ بن عمر اپنے عقیدہ کا اعلان فرما رہے ہیں، کہ کوئی شخص یہ نہ کہے کہ میں نے تمام قرآن لے لیا ہے، اور ہمارے سنی بھائی اعلان فرماتے ہیں، کہ ہمارے پاس تمام قرآن ہے پس یا تو خلیفہ زادہ ابن عمر جھوٹا ہے اور یا ہمارے سنی بھائی غلط بیانی فرماتے ہیں،

ابن عمر کا دوسرا اعلان بھی ذریت فاروق کو رسوا کرنے کے لئے کافی ہے، کہ ذھب قرآن کثیر، کہ قرآن کثیر ضائع ہو گیا ہے، اور یہ اعلان تحریف قرآن کا اقرار ہے اور اس اقرار کے بعد ابن عمر کے کفر کا فتویٰ سنی بھائیوں کے اپنے ہاتھوں میں ہے، اور سنی بھائیوں کا یہ عذر کہ مراد ابن عمر کی نسخ ہے اس کے بارے ہم شیعہ خیر البریہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ اگر سنی بھائی، ذھب کا معنی کسی بھی لغت میں نسخ دکھا دیں تو منہ مانگا انعام حاصل کریں۔

اگر علماء سپاہ صحابہ نے بکری کے بجائے کسی غیرت مند ماں کا دودھ پیا ہے

تو حضرت عمر اور عبداللہ بن عمر کے قرآن میں کمی کے عقیدہ کی صفائی پیش کریں

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے اگر علماء سپاہ صحابہ میں ذرہ بھر بھی دیانت ہے تو ہم ان کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر پوچھتے ہیں کہ کنز العمال، تفسیر اتقان جامع الصغیر طبرانی شریف کیا یہ کتب اہل سنت نہیں ہیں کیا ان کے مصنف اہل سنت کے جلیل القدر امام نہیں ہیں کیا انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ حضرت عمر دس لاکھ حروف والے قرآن کا عقیدہ رکھتے تھے اور ان کے عبداللہ بیٹے کا عقیدہ تھا کہ ذھب قرآن کثیر کہ زیادہ حصہ قرآن کا ضائع ہو گیا ہے ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ قرآن میں کمی کا عقیدہ رکھنے والوں کے لئے جو انعامات اور القابات علماء سپاہ صحابہ نے مقرر فرمائے ہیں حضرت عمر اور ان کا بیٹا عبداللہ ان نوازشات سے کیوں محروم ہیں قرآن پاک میں کمی کا عقیدہ رکھنے والوں کے لئے سب سے بڑا تحفہ تو سپاہ صحابہ کے پاس کفر ہے ہم سپاہ صحابہ سے گذارش کرتے ہیں کہ کفر کا جو حصہ شیعوں کو ملتا ہے ہم خوش اور راضی ہیں کہ وہ حصہ بھی حضرت عمر اور ان کے بیٹے کو دے دیا جائے کیونکہ حضرت عمر نے بہت بڑا دعویٰ کیا ہے کہ ساٹھ پارے اور دس لاکھ حروف والا قرآن تھا اور اگر حضرت عمر اور ان کے بیٹے عبداللہ کی صفائی کیلئے علماء سپاہ صحابہ نے تاویلات کی پٹاری کھولنی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ دروازہ بالکل بند ہے کیونکہ جب تاویل کا حق شیعوں کو نہیں ہے تو وہ حضرت عمر کے لئے بھی اس حق کے استعمال کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں،

مخالفین قرآن علماء سپاہ صحابہ کی ابن عمر کی خاطر بلا اجرت وکالت

من حفر بئرا لاخیہ وقع فیہ، جو کسی کے لئے گڑھا کھودے گا اسمیں وہ خود گرے گا، قرآن آیات کی کمی کا شیعوں پر الزام لگا کر اس امر کو انہوں نے شیعوں کی تکفیر کا باعث بنایا مگر اسی تکفیری پتھر سے ان کے اپنے خلیفہ زادہ عبداللہ بن عمر کا سر پاش پاش ہوگیا، اور جب اس کمی آیات کے عقیدہ کے باعث ابن عمر کا کافر ہونا لازم آیا تو پھر وکلاء صحابہ نے تاویلات کی پٹاری کھول لی اور ابن عمر کی خاطر صفائیاں دینے لگے

پہلی صفائی وکلاء صحابہ کی ابن عمر کے جس قول میں لکھا ہے کہ زیادہ قرآن ضائع ہوگیا ہے یہ قول ان کا ضعیف ہے،

جواب ملاحظہ اگر ضعف سے مراد یہ ہے کہ ابن عمر جھوٹا ہے تو پھر اس ابن عمر سے صحیح بخاری میں کئی احادیث آئیں ہیں، پس احادیث بھی جھوٹی ہو جائیں گی اور اگر ضعف سے مراد یہ ہے کہ اہلسنت کی در منثور اور اس کا مصنف علامہ سیوطی اور قول ابن عمر کے باقی راوی یہ سب جھوٹے ہیں،

تو ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ علماء سپاہ صحابہ کو خدا نے ہمارے سامنے خوب ذلیل کیا ہے یہ لوگ شیعہ راویوں پر تنقید کرتے تھے مگر قدرت خدا دیکھئے کہ یہ لوگ اپنے راویوں کو ہمارے سامنے جھوٹا کہنے اور ماننے پر مجبور ہو گئے،

دوسری صفائی وکلاء صحابہ کی ابن عمر کے اس قول "ذَهَبَ منہ قرآن کثیر" میں ذہب کا معنی ہے نَسَخَ اور مطلب یہ ہے، کہ ابن عمر کہتا ہے کوئی شخص یہ دعویٰ نہ کرے کہ میں نے تمام قرآن پالیا ہے، پس تحقیق زیادہ قرآن نسخ ہوگیا ہے،

جواب ملت فاروق کو چیلنج کہ ذَهَبَ بمعنی نَسَخَ کسی لغت میں دکھائیں

ارباب انصاف، وکلاء صحابہ کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دیکر ہم دعوت فکر دیتے ہیں، کہ زبان عرب کی کسی بھی لغت میں وہ ذَهَبَ کا معنی نَسَخَ دکھائیں، اور ہمارا دعویٰ ہے کہ اگر شیخین قبروں سے اُٹھ کر بھی آجائیں تو وہ بھی نہیں دکھا سکتے، البتہ ذَهَبَ کا معنی نَسَخَ اس لغت میں مل سکتا ہے جس کا وجود کتب خانہ دیوبندیہ کے سوا دنیا میں کسی جگہ نہیں ہے، اور وہ ان کی خاص لغت ہے کہ جس میں لفظ لنت کا معنی گالی اور تقیہ کا معنی جھوٹ اور متعہ کا معنی زنا ہے، اور صحابہ کا معنی شیعہ اور شیعہ کا معنی مُرتد ہے،

لہٰذا صحابہ بمعنی مرتد ہے اور شیعہ کا معنی ذریت ابن سبا اور جھوٹ بمعنی دین کے نو حصے ہے اور یہ لغت بانی دیوبند قاسم نانوتوی کے باپ کی لکھی ہوئی اور یہ لغت اہل دیوبند کو مبارک ہو،

جواب ۲۱ ذھاب بمعنی نسخ کرنے والوں کو حضرت عمر نے جھٹلایا ہے

۱ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص
۲ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری

صحیح بخاری} قال عمر فیذھب کثیر من القرآن ،
کی عبادت} جناب عمر نے حضرت ابوبکر سے کہا تھا کہ یمامہ میں بہت سے قاری مارے گئے ہیں، اور مجھے ڈر ہے کہ بہت سا قرآن جاتا رہے گا۔

نوٹ، ارباب انصاف اگر ذھب کا معنی نسخ ہے تو پھر جناب عمر کے قول کا معنی یہ بنے گا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ قاریوں کے مارے جانے سے قرآن کا بہت سا حصہ منسوخ ہو جائے اور یہ معنی غلط ہے کیونکہ جنگ یمامہ زمانہ ابوبکر میں ہوئی ہے اور نسخ آیات نبی کریمؐ کے زمانے میں ہوتا ہے پس کیا ابوبکر بھی نبی تھا،

خلاصۃ الکلام، عمر صاحب کا مقصد یہ تھا کہ ہمارے یہ قاری نیم حافظ ہیں، کسی کو کوئی حصہ اور کسی کو کوئی حصہ قرآن کا یاد ہے،

پس نیم حافظ اور خطرہ قرآن جس طرح ہے نیم ملاں اور خطرہ ایمان پس ان نیم حافظوں کے مارے جانے سے قرآن کے زیادہ حصہ کے ضائع ہو جانے کا خطرہ ہے،

عبداللہ ابن عمر کا اعلان کہ تمام حفاظ اہلسنت نیم حافظ ہیں

تفسیر اتقان اور در منثور گواہ ہیں کہ ابن عمر نے یہ بھی فرمایا تھا، کہ لا یقولن احدکم قد اخذت القرآن کلہ ، کوئی سنی یہ دعویٰ نہ کرے کہ میں نے تمام قرآن لے لیا ہے

ابن عمر کے اس قول سے ثابت ہوتا ہے کہ اسکا عقیدہ تھا کہ موجودہ قرآن ناقص ہے۔

ارباب انصاف ہمارے اہلسنت بھائی ایک چوری اور پھر سرزوری کے میدان کے بہت بڑے پہلوان ہیں، عمر اور ابن عمر بار بار پکار رہے ہیں کہ موجودہ قرآن کامل نہیں ہے کوئی یہ نہ کہے کہ میں نے تمام قرآن حاصل کر لیا ہے، کیا یہ ابن عمر شیعہ تھا یا کسی شیعہ کا نطفہ تھا یا صحابی ہو کر جھوٹ بول رہا ہے، اس نے دبے لفظوں میں تحریف کا اقرار فرمایا ہے، اور صاف صاف یہ نہیں کہا کہ قرآن میں تحریف ہے اور اسکی وجہ یہ ہے کہ اس نے اصحاب نبیؐ اور خاص کر اپنے بابا، اور چچا کے گھپلوں پر پردہ ڈالا ہے،

خلاصۃ الکلام، اصحاب کی لاپرواہی سے آیات قرآن پاک میں کمی ہوگئی ہے اور اصحاب کے اس جرم پر پردہ ڈالنے کے لئے نسخ تلاوت کا عذر علماء اہلسنت نے گھڑ لیا ہے، اور ہمارے پیش کردہ دلائل اور کمی آیات قرآن کے بارے ابن عمر اور حضرت عمر کے بیانات وحقائق ہیں کہ جس سے علماء سپاہ صحابہ کے خانہ ساز مذہب کا بت ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے اور تثلیث کی مصنوعی خلافت کے پرخچے اڑ جاتے ہیں، اور نواصب کے علمی جوش ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں،

صحابی رسول ابن مسعود کا عقیدہ کہ سورہ فاتحہ کو قرآن میں نہ لکھا جائے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۱۵ ج ۱ ص ۲۵۱ ج ۱۹

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص ۲ ج ۱

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۱۶۹

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص ۸۰ ج ۱

تفسیر قرطبی کی عبارت } قیل لعبداللہ بن مسعود لمَ لم تکتب فاتحۃ الکتاب فی مصحفک قال لو کتبتہا لکتبتہا مع کلِّ سورۃ،

ترجمہ، ابن مسعود صحابی سے پوچھا گیا کہ تو اپنے قرآن میں سورہ فاتحہ کو کیوں نہیں لکھتا، اس نے کہا اگر اس کو اپنے قرآن میں لکھوں تو مجھے ہر سورت کے ساتھ لکھنا پڑے گا، نوٹ بسم اللہ اور فاتحہ اول قرآن ہے اور معوذتین آخر قرآن ہے، اور اہلسنت کے عقیدہ میں قرآن کا اول اور آخر دونوں مشکوک ہیں بلکہ انکے کچھ بزرگ انکاری ہیں،

قرآن کے کسی سورہ بلکہ کسی حرف کا انکار کرنے والا کافر ہے بالاتفاق ہے۔

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ج ۱ مقدمہ

اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۴۳ ج ۸ ص ۵۱ ج ۹

قرطبی کی عبارت } من کفر بحرف واحد من القرآن فقد کفر بہ کلّہ، جو ایک حرف قرآن کا منکر ہے گویا وہ سارے کا منکر ہے،

فتح الباری کی عبارت } قال النووی فی شرح المہذب اجمع المسلمون علی ان المعوذتین والفاتحۃ من القرآن وان من جحد منہا شیئاً کفر، ترجمہ، مسلمانوں کا اجماع ہے کہ معوذتین اور فاتحہ قرآن سے ہیں اور جو انکے قرآن ہونے سے انکار کرے گا وہ کافر ہے

اگر تسلی نہیں ہوئی اور مرض باقی ہے تو ایک خوراک اور لیجیے صحابی رسولؐ

ابن مسعود کا سورہ فاتحہ کے جزء قرآن ہونے سے صاف انکار

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص ۹۹ ج ۱ بحث تواتر قرآن

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر ص ۹ ج ۱ علامہ دمشقی

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ص ۶ ج ۱ علامہ شوکانی

تفسیر اتقان کی عبارت } ذکر الامام الرازی فخر الدین قال نقل فی بعض الکتب القدیمۃ ان ابن مسعود کان ینکر کون سورۃ الفاتحۃ والمعوذتین من القرآن وھو فی غایۃ الصعوبۃ،

ترجمہ، امام اہل سنت فخر الدین رازی نے فرمایا ہے کہ اہل سنت کی پہلے درجہ کی کتابوں میں آیا ہے کہ صحابی رسولؐ ابن مسعود سورۃ فاتحہ اور معوذتین کے جزء قرآن ہونے کا انکار فرماتے تھے،

دکلاء صحابہ صفائی دیں اگر ایک حرف کا منکر کافر ہے تو بسم اللہ اور فاتحہ کا منکر کیا ہوگا،

ارباب انصاف حوالجات مذکورہ ہیں کہ امام مالک اور امام اعظم سنیوں کے پیشوا اور ابن مسعود صحابہ کے رہنما بسم اللہ اور فاتحہ، معوذتین کے جزء قرآن ہونے کے انکاری ہیں، پس ڈھولکی ملاں سپیکر کھول کر اعلان کرے کہ ہمارے اماموں اور اصحاب کے نزدیک بسم اللہ اور فاتحہ اور معوذتین جزء قرآن نہیں ہیں، اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ جن بیچاروں کا قرآن کے اول اور آخر پر ایمان نہیں ہے وہ بھی اسلام کے سالے بن گئے ہیں،

ابن مسعود صحابی کا معوذتین کے قرآن ہونے سے انکار

اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۷۴۲ ج ۸ کتاب التفسیر
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص ۴۱۶ ج ۶ از علامہ سیوطی
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر ص ۵۷۱ ج ۴
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۲۵۱ ج ۲۹
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص ۲۷۹ ج ۱
اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مواقف ص ۶۷۹

فتح الباری کی عبارت } عن عبد الرحمٰن بن یزید النخعی قال کان عبد اللہ بن مسعود یحک المعوذتین من مصاحفہ ویقول انہا لیستا من کتاب اللہ ۔۔۔۔ والطعن فی الروایات الصحیحۃ بغیر مستند لا یقبل

ترجمہ، صحابی رسولؐ عبد اللہ بن مسعود، دو عدد سورۃ قرآن قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ان معوذتین کو اپنے مصاحف اور قرآنوں سے رگڑتے اور مٹاتے تھے، اور فرماتے تھے کہ یہ قرآن سے نہیں ہیں،

نوٹ، ابن مسعود کی طرف اس قول کی نسبت دینے کو جو لوگ غلط اور ضعیف سمجھتے ہیں، صاحب فتح الباری نے انکی زبان اس طرح بند کی ہے کہ ابن مسعود کا انکار روایات صحیحہ سے ثابت ہے اور روایات صحیحہ میں طعن کرنا بغیر دلیل اور کسی مستند کے قبول نہ کیا جائے گا،

ارباب انصاف ابن مسعود کا معوذتین سے انکار یہ وہ کانٹا ہے جو سنیت کے حلق میں قیامت تک چبھتا رہے گا، اور اس کو نکالنے کے لئے سنی ملاں کئی قسم کی اپنے مذہب میں چیر پھاڑ کرتے رہتے ہیں،

اہل سنت کا فتویٰ کہ معوذتین کا منکر کافر اور لعنتی ہے۔

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۵۳ ج ۱
اہل سنت کی معتبر کتاب فصول الاحکام ص از تصنیف عماد الدین سبط برہان الدین صاحب ہدایہ منقول از استقصار الافحام در جواب منتہی الکلام

تفسیر قرطبی کی عبارت } من زعم ان المعوذتین لیستا من القران یکفر، ترجمہ جو معوذتین کے قرآن ہونے سے انکار کرے اسکو کافر قرار دیا جائے

فصول الاحکام کی عبارت } قد ذکر فی تفسیر ابی لیث من زعم انہما لیستا من القران فاولٓئک علیہم لعنۃ اللہ والناس اجمعین،

ترجمہ۔ تفسیر فقیہ ابی لیث میں مذکور ہے کہ جو شخص کہے کہ معوذتین قرآن سے نہیں ہیں اس پر اللہ اور تمام لوگوں کی لعنت ہے،

ابن عمر اور حضرت عمر اور عبد اللہ بن مسعود تینوں کا موجودہ قرآن پر ایمان نہ تھا

ارباب انصاف، ابن عمر کا قول کہ زیادہ قرآن ضائع ہو گیا اور عمر کا قول کہ ساٹھ پارے قرآن ضائع ہو گیا، باپ بیٹے کی اس مایہ ناز تحقیق کے بعد ابن مسعود کا معوذتین کو جزو قرآن تسلیم نہ کرنا بھی آپ نے پڑھ لیا؛ اہلسنت ان تینوں کی صفائی میں اب تاویلات کی پٹاری کھولیں گے اور بھانت بھانت کے جوابات کی ڈگڈگی بجائیں، مگر ہماری طرف سے ان کو یہ جواب کافی ہے کہ میں کچھ گاتا ہوں اور میرا طنبورہ کچھ اور گاتا ہے، یہ تینوں صحابی فرماتے ہیں کہ موجودہ قرآن کے کامل ہونے پر ہمارا ایمان نہیں ہے، قرآن ضائع ہو گیا، ابن مسعود کہتا ہے کہ دو سورتیں قرآن میں زیادہ کر دی گئی ہیں، اور سنی بھائی کچھ اور کہتے ہیں،

ابن مسعود صحابی کا فاتحہ اور معوذتین کی قرآنیت سے انکار روایت صحیحہ سے ثابت ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان صفحہ ۱۰۱ بحث تواتر قرآن
اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح صحیح بخاری ص ۴۲ ج ۸ کتاب التفسیر

فتح الباری کی عبارت: ان الروایۃ الصحیحۃ الصریحۃ التی ذکرتہا تدفع ذالک حیث جاء ویقول انہما لیستا من کتاب اللہ والطعن فی الروایات الصحیحۃ فیما بغیر مستند لا یقبل بل الروایۃ صحیحۃ

اتقان کی عبارت: قال ابن حجر فی شرح البخاری قد صح عن ابن مسعود انکار ذالک قلت واسقاط الفاتحۃ من مصحفہ اخرجہما ابو عبید بسند صحیح کما تقدم فی اوائل النوع التاسع عشر

ترجمہ، دونوں عبارتوں کا ملخص ترجمہ کہ ابن مسعود کا یہ کہنا کہ معوذتین اور فاتحہ قرآن نہیں ہیں، اس چیز کی رپورٹ صحیح روایات سے ہم تک پہنچی ہے

نوٹ، پس ابن مسعود کے عقیدہ میں عثمان کی پارٹی نے قرآن میں فاتحہ اور معوذتین لکھ کر قرآن میں زیادتی فرمائی ہے اور صحابہ کے عقیدہ میں ابن مسعود نے فاتحہ اور معوذتین کی قرآنیت سے انکار کر کے قرآن میں کمی کا عقیدہ رکھا ہے اور قرآن میں کمی یا زیادتی کا عقیدہ بقول وکلاء صحابہ کفر ہے، ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ مسئلہ تحریف قرآن میں ابن مسعود یا صحابہ ان دو میں سے ایک خطا پر بھی ہے اور سعادتِ کفر بھی اس کے حصہ میں آئی ہے پس نتیجہ یہ نکلا کہ وکلائے صحابہ ایسے فتوے گھڑتے ہیں، جن سے صحابہ کرام کا کفر لازم آتا ہے اور اسی سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ وکلائے صحابہ خود گستاخ صحابہ ہیں ان کی نگاہ میں نہ ہی قرآن کا اور نہ ہی صحابہ کا کوئی احترام

ابن مسعود کی صفائی میں وکلائے صحابہ کی تواتر والی دلیل بھی بے بنیاد ہے

بیٹی سے مسئلہ پوچھنے والے امام فاروق صاحب کے پیروکار ابن مسعود کی اس طرح بھی صفائی دیتے ہیں کہ قرآن متواتر ہے اور ابن مسعود کی طرف فاتحہ اور معوذتین کے انکار کی نسبت غلط ہے، اب ہم اس دلیل کے اس طرح پرخچے اڑاتے ہیں کہ پھر کوئی بھی وکیل ثلاثہ اس کو شیعوں کے سامنے پیش نہیں کرے گا

جواب نمبر ۱، وکلاء صحابہ کی رپورٹ کہ صحابہ کے زمانے میں قرآن متواتر نہیں تھا

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص ۷۴ مؤلف علامہ سیوطی نوع ۱۸
اہل سنت کی معتبر کتاب المصاحف ص ۱۷ مؤلف ابو بکر سجستانی

اتقان کی عبارت: وقد اخرج ابن اشتہ فی المصاحف عن اللیث بن سعد قال اول من جمع القرآن ابوبکر وکتبہ زید و کان الناس یاتون زید بن ثابت فکان لا یکتب آیۃ الا بشاہدی عدل

ترجمہ، امام اہلسنت ابن اشتہ نے اپنی کتاب المصاحف میں لیث بن سعد سے نقل کیا ہے کہ پہلا شخص جس نے قرآن جمع کیا وہ ابوبکر صاحب ہیں اور زید نے اس کی کتابت کی، لوگ زید بن ثابت کے پاس آیات کو لے کر آتے تھے، اور زید بغیر دو گواہوں کے کسی آیت کو نہیں لکھتا تھا اور سورہ برائت کا آخری حصہ صرف خزیمہ بن ثابت کے پاس ہی تھا ابوبکر نے کہا کہ اس کو لکھو رسول پاک نے اس کی گواہی کو دو مردوں کی گواہی کے برابر قرار دیا تھا، پس اس کو لکھا گیا،

وان عمر اتی بآیۃ الرجم فلم یکتبہا لانہ کان وحدہ،

ترجمہ: اور حضرت عمر آیت رجم کو لے کر آئے، اور زید بن ثابت نے اس آیت کو قرآن میں تحریر نہ کیا، کیونکہ عمر تنہا تھا،

المصاحف کی عبارت } عمر بن خطاب نے قرآن کو جمع کرنے کا ارادہ کیا، اور وہ کسی سے بھی کسی آیت قرآنی کو دو گواہوں کی گواہی کے بغیر قبول نہیں کرتا تھا،

فقال عثمان بن عفان، فقال من کان عندہ من کتاب اللہ شئی فلیاتنا بہ وکان لا یقبل من ذالک شیئا حتیٰ یشہد علیہ شہیدان،

اور عمر جب قتل ہو گیا تو پھر عثمان نے اس کی سیٹ سنبھال لی اور اعلان کیا کہ جس کے پاس کوئی آیت کتاب خدا سے ہے، تو ہمارے پاس لائے، اور وہ بھی دو گواہوں کے بغیر کسی آیت کو قبول نہیں کرتا تھا

نوٹ، ارباب انصاف ہمارے مذکورہ حوالہ جات اس بات کے ٹھوس ثبوت ہیں کہ ابوبکر، عمر اور عثمان خود حافظ قرآن نہ تھے، اور ان کے زمانے میں قرآن متواتر نہ تھا، اگر متواتر ہوتا تو یہ تینوں بزرگوار آیت قرآنیہ پر گواہی طلب نہ کرتے،

نیز ہم نے سنی کتب کو پڑھا ہے اور اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اگر قرآن متواتر ہوتا تو سورت برأت کا آخری حصہ صرف خزیمہ انصاری سے نہ ملتا بلکہ دوسری جگہ بھی لکھا ہوا ہوتا، نیز عثمان صاحب اپنے قیاس سے سورہ انفال کے بعد برات کو نہ رکھتے، نیز ابن مسعود قرآن میں سورہ فاتحہ اور معوذتین کو ضرور رکھتے، ان کی قرانیت سے انکار نہ کرتے،

نیز اگر قرآن متواتر تھا تو صحابہ کرام ایک دوسرے کے ساتھ آیات قرآنی کے بارے جھگڑا نہ کرتے،

جواب ۲، صحابہ کے عقیدہ میں الفاظ قرآن معجزہ بھی نہ تھے

دکلا، صحابہ کرام ابوبکر، عمر اور عثمان کی عظمت کا اور ان کو ان کی ماں کے دودھ کا واسطہ دے کر دعوت فکر دیتے ہیں کہ صحابہ قرآن پاک کے الفاظ کو معجزہ نہ سمجھتے تھے، کیونکہ اگر قرآن معجزہ ہوتا پھر آیات قرآن پر گواہ طلب کرنے کا کوئی مقصد نہ تھا، کیونکہ معجزہ وہ ہوتا ہے جس کو معجزہ نما کے بغیر اور کوئی نہ دکھا سکے، صحابہ کا آیات قرآن پر گواہ طلب کرنے اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے، کہ ان کے عقیدہ میں الفاظ قرآن کی مثل دوسرے الفاظ عام لوگ بھی بنا سکتے تھے حالانکہ قرآن پاک کا یہ چیلنج ہے،

قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا

کہہ دو اے رسول اگر تمام جن وانس جمع ہو جائیں اس مقصد پر وہ اس قرآن کی مثل لائیں گے تو وہ نہیں لا سکتے، اگرچہ وہ ایک دوسرے کی پشت پناہی کریں، ابوبکر، عمر اور عثمان صاحب کا آیات قرآنی کے بارے گواہ طلب کرنا اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ وہ دونوں حافظ قرآن نہ تھے، اور نہ ہی کلام خدا اور کلام بشر میں فرق کر سکتے تھے، ان بے چاروں کو کلام خدا کے سمجھنے کا سلیقہ اور ملکہ نہیں تھا، نہ معلوم ہمارے سنی بھائیوں نے ان کو امام کیسے مان لیا؟

سورہ برائت کے اول میں بسم اللہ کے نہ ہونے کے بارے اہلسنت کے

بھانت بھانت کے قول اور عثمان کا مسائل قرآن سے اپنی جہالت کا اقرار

کتب اہلسنت سے ثبوت ملاحظہ ہو، تفسیر غرائب القرآن ص ۳۷ ج ۵ پ ۱۰
تفسیر کبیر ص ۲۹۶ ج ۴ پ ۱۰، تفسیر ابن کثیر ص ۳۳۱ ج ۲، تفسیر مظہری ص ۳۲ ج ۴ پ ۱۰،
تفسیر معالم التنزیل ص ۳۶ ج ۳ پ ۱۰ تفسیر خازن ص ۳۶ ج ۳ تفسیر روح المعانی ص ۴۱ ج ۹
تفسیر در منثور ص ۱۰ صحیح ترمذی ص ۲۶۸ ج ۲ کتاب التفسیر

ترمذی شریف } قال عثمان قبض رسول اللہ و لم یبیّن لنا انها منها
کی عبارت } جناب عثمان صاحب فرماتے کہ رسول اللہ نے وفات فرمائی اور ہمیں یہ نہ بتایا کہ سورۂ برائت سورہ انفال کی جزء ہے یا نہ

تفسیر ابن کثیر } قبض رسول اللہ و لم یبین لنا انها منها، جناب
کی عبارت } عثمان صاحب نے فرمایا ہے کہ نبی کریم نے وفات پائی اور ہمیں یہ نہ بتایا کہ سورہ برائت سورہ انفال کی جزء ہے یا نہ

نوٹ، ارباب انصاف اہل سنت کے امام مالک صاحب فرماتے ہیں کہ سورہ برائت میں بسم اللہ اسکی ابتداء میں اس لئے نہیں لکھی ہوئی کہ سورہ برائت کا جب پہلا حصہ گم اور ساقط ہوا تو بسم اللہ بھی گم اور ساقط ہوگئی اور مروان کی روحانی اولاد کا امام عثمان کہتا ہے کہ رسول پاک نے ہمیں یہ بتایا ہی نہیں ہے کہ برائت انفال کی جزء ہے یا نہ۔ نوٹ، حضرت عثمان نے صاف کہہ دیا کہ گویا ہم نے تیرے تکے سے کام لیا ہے حقیقت حال سے ہم جاہل تھے ہم شیعہ خیرالبریہ کہتے ہیں کہ اہلسنت کے دونوں اماموں کے بیان پڑھنے سے معلوم ہوا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو جھٹلاتے ہیں اور ہمارے نزدیک یہ دونوں ایک جیسے ہیں،

علماء دیوبند کے اماموں اور صحابہ کا عقیدہ کہ سورۂ برائت کی بہت سی آیات بسم اللہ سمیت گم ہو گئی ہیں ۔

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر	ص ۳۱۷ ج ۲	براۃ
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی	ص ۶۲ ج ۸	براۃ
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان	ص ۸۱ ج ۱	نوع ۱۹
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور	ص ۲۰۸ ج ۳	براۃ
اہل سنت کی معتبر کتاب المحاضرات	ص ۴۳۴ ج ۲	الحد ۲

عبداللہ بن مسعود صحابی نے اپنے قرآن میں سورہ براۃ میں بسم اللہ کو لکھا ہوا تھا

المحاضرات } داثبت ابن مسعود بسم اللہ فی سورۃ البرائت، ابن
کی عبارت } مسعود صحابی نے سورۃ برائت میں بسم اللہ کو لکھا ہوا تھا

نوٹ، اس وقت موجودہ قرآن میں سورۃ برائت میں بسم اللہ کا نام و نشان نہیں پس اس سورہ میں بسم اللہ کی کمی کرنے والے اپنے ایمان اور اسلام کی صفائی پیش فرمائیں

اہلسنت کا امام مالک سورۃ براۃ میں کمی آیات کا عقیدہ رکھنے سے کافر ہو گیا

فتح القدیر } وانه لما سقط اولها سقطت البسملة وروی هذا عن مالک
کی عبارت } اور جب سورۃ برائت کا اول حصہ (عثمان کی سازش) سے گر گیا اور ضائع ہو گیا تو حضرت امام مالک فرماتے ہیں کہ بسم اللہ بھی پہلے حصہ کیساتھ گر گئی اور ضائع ہو گئی

نوٹ، میں الزام انکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

علامہ قرطبی کی گواہی کہ امام مالک سنی برأۃ میں کمی آیات کا عقیدہ رکھتا تھا

تفسیر قرطبی کی عبارت وقال مالک فیما رواہ ابن وھب وابن قاسم وابن عبدالحکم انہ لما سقط اولھا سقط بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم۔

ترجمہ، ابن قاسم اور ابن وہب جیسے علماء راوی ہیں کہ حضرت امام مالک صاحب نے فرمایا ہے کہ جب سورۃ برأت کا پہلا حصہ (عثمان کی سازش سے) ضائع ہوا ہے تو بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم بھی ضائع ہوگیا۔

نوٹ، اہلسنت کا امام مالک صاحب جو سورہ برأت میں کمی آیات کا عقیدہ رکھتے تھے کیا وہ شیعہ تھے کیا تفسیر قرطبی لکھنے والا بھی شیعہ تھا اگر سنیوں میں شرم ہو تو ڈوب مریں کیونکہ انکے امام کمی آیاتِ قرآن کا عقیدہ رکھتے تھے اور یہ عقیدہ بقول اہلسنت آدمی کے کافر ہونے میں کافی ہے۔

...یوں کا امام شوکانی اور قرطبی کا عقیدہ کہ سورۃ برأت سورۃ بقرہ جتنا تھا

...لبی ...عبارت وروی ذالک عن ابن عجلان انہ بلغہ ان سورۃ برأت کانت تعدل البقرۃ او قربھا فذھب منھا۔

...عجلان سے روایت ہے کہ سورہ برأت سورہ بقرہ جتنا تھا یا اس ...یب قریب تھا پس کافی مقدار اس کی ضائع ہوگئی ہے،

...ح القدیر ...رت ومن جملہ الاقوال فی حذف البسملہ انھا کانت تعدل سورۃ البقرۃ او قریبا منھا۔

...برأت کی ابتداء میں بسم اللّٰہ کے نہ ہونے کے اقوال میں سے ایک ہے کہ سورۃ برأت سورۃ ...ے برابر تھا یا اس کے قریب تریب تھا۔ نوٹ، شوکانی اور قرطبی کے کافر ہونے کیلئے یہ حوالے کافی ہیں

اہل دیوبند کے اماموں کی گواہی کہ میاں عثمان کے ظلم سے سورت توبہ کی صرف چوتھائی باقی رہ گئی ہے،

در منثور کی عبارت ص ۲۰۸ ج ۳ واخرج ابن ابی شیبہ والطبرانی فی الاوسط وابوالشیخ والحاکم وابن مردویہ عن حزیفہ قال التی تسمون التوبۃ ھی سورۃ العذاب واللّٰہ ماترکت احداً الا نالت منہ ولا تقرؤن منھا مما کنا نقرأ الا ربعھا،

ترجمہ، سنیوں کے مذکورہ پانچ امام گواہی دیتے ہیں کہ حزیفہ صحابی نے فرمایا ہے کہ جسکو تم سورہ توبہ کہتے ہو وہ سورت عذاب ہے، اس صورہ نے کسی صحابی کو نہیں چھوڑا مگر اس میں کوئی عیب نکلا ہے اور جتنا یہ سورہ ہم پڑھتے تھے تم اس مقدار سے صرف چوتھائی پڑھتے ہو،

حزیفہ صحابی کا فرمان کہ لوگ سورہ برأت کی تہائی بھی نہیں پڑھتے

در منثور کی عبارت ص ۲۰۸ ج ۳ واخرج ابوالشیخ عن حزیفہ قال ما تقرؤن ثلثھا یعنی سورۃ التوبہ، ترجمہ، حزیفہ نے یہ فرمایا ہے کہ تم لوگ سورت توبہ تیسرا حصہ بھی نہیں پڑھتے،

نوٹ، ارباب انصاف مذکورہ روایات کہ سورہ توبہ سورہ بقرہ کے برابر تھا اور بقول حزیفہ کہ تم اس کا تیسرا حصہ بھی نہیں پڑھتے اور تم اسکی صرف چوتھائی پڑھتے ہو یہ سب اخبار اس امر کا ٹھوس ثبوت ہیں کہ سورہ توبہ میں میاں عثمان کے ہاتھوں بہت آیات کی کمی واقع ہوئی ہے، اور پھر اسی وجہ سے عثمان کے ایمان کا صحیح فیصلہ سنی احباب کے ہاتھوں میں ہے،

علماء دیوبند و سپاہ صحابہ نے اگر گائے کے بجائے کسی غیرت مند ماں کا دودھ

پیا ہے تو ہمارے سنی کتب سے پیش کردہ حوالہ جات کی صفائی پیش کریں

ارباب انصاف، سنی احباب نے شیعیان علیؑ کے خلاف مسئلہ تحریف قرآن کا ایک محاذ جنگ کھولا ہوا ہے، اور ہمیں ان لوگوں کی دیانت پر بہت افسوس ہے کہ انہوں نے مسئلہ تحریف قرآن میں خیانت علمی کی تمام حدیں توڑ دیں ہیں، اور تمام عالم اسلام کو دیانت و انصاف کا واسطہ دیکر ہم دعوت فکر دیتے ہیں کہ وہ ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کو غور سے پڑھیں اور پھر اندازہ لگائیں کہ حفاظت قرآن کا خدائی وعدہ تھا، اسکو ان لوگوں نے کس طرح جھٹلایا ہے،

اہلسنت احباب کا عقیدہ ہے کہ سو سے زیادہ آیات سورہ توبہ کی کم ہوگئی ہیں اور حضرت عمر کا استاد ابی بن کعب کہتا ہے، کہ قرآن سے سورہ خلع اور حفد گم ہوگئی ہیں، اور ابن مسعود صحابی اور امام مالک فرماتے ہیں کہ بسم اللہ سمیت سورہ برأت کی بہت سی آیات گم ہوگئی ہیں، انکا حذیفہ صحابی کہتا ہے کہ سورہ برأت کے تین حصے کم ہوگئے ہیں،

خلاصہ، اس حمام میں دیوبندیوں کے کئی امام اور صحابہ ننگے ہیں اور بقول علماء دیوبند کے کہ قرآن پاک میں کسی قسم کی کمی آیات کا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے، بس نتیجہ یہ نکلا ابن مسعود اور حذیفہ جیسے صحابی اور حضرت امام مالک جیسے امام کا ایمان خطرہ میں پڑ گیا، کیونکہ ایمان بالقرآن کا جو مطلب سنی احباب لیتے ہیں وہ انکے اماموں اور صحابہ پر پورا نہیں اترتا، بلکہ ان کی ماں عائشہ پر بھی وہ مطلب [illegible] اور تسلی کے لیئے اگلے صفحات میں سورہ احزاب کے حوالہ جات کو غور سے پڑھیں،

علماء سپاہ صحابہ و دیوبند کا دیانتداری سے اقرار کہ قبضہ گروپ

عثمانی حکومت کی مہربانی سے سورہ برأت کی ۱۵۷ آیات ساقط ہوگی

اہل سنت کی معتبر کتاب اتقان جلد ۱ ص ۸۱ نوع ۱۶ مؤلف علامہ سیوطی

وعن مالك ان اولها لما سقط سقط معه البسملة فقد ثبت انها كانت تعدل البقرة لطولها،

امام اہلسنت امام مالک فرماتے ہیں کہ جب سورہ برأت کا پہلا حصہ گم ہوگیا اور ساقط ہوا تو بسم اللہ بھی اسی کے ساتھ ساقط ہوگئی، اور تحقیق یہ بات ثابت ہے کہ سورہ برأت اپنے لمبائی اور طول کے باعث (تعداد آیات میں) سورہ بقرہ کے برابر تھا،

ایک سو ستاون ۱۵۷ آیات کا برأت سے کم ہونا کہاں لکھا ہے،

جواب علامہ سیوطی نے بڑے وثوق کے ساتھ یہ لکھا ہے کہ سورہ برأت سورہ بقرہ جتنا تھا، پس اسی قول سے سارا پول کھل گیا کیونکہ سورہ بقرہ میں اس وقت ۲۸۶ اور برأت میں ۱۲۹ آیتیں ہیں اور جبکہ برأت مثل بقرہ تھی تو برأت سے ۱۵۷ آیات کم ہوگئی ہیں،

نوٹ، اگر کمی آیات قرآن کا عقیدہ کفر ہے تو اس عقیدہ کا شرف مذہب عثمانی کے بہت سے علماء کو حاصل ہے امام مالک و امام سیوطی خاص طور پر اس سعادت میں سرفہرست ہیں اور ہم شیعہ خیر البریہ کہتے ہیں کہ اگر علماء اہل سنت اپنے ان بزرگان دین کے بارے بھی وہی فیصلہ فرمادیں، جو انہوں نے شیعوں کے بارے کیا ہوا ہے تو اس سے تقاضا انصاف پورا ہوتا ہے،

جناب عثمان کو سورہ برأت میں تحریف کروانے کے جرم سے نجات دلانے کی خاطر ان کے بلا اجرت وکلا کے بھانت بھانت کے بیانات

پہلا وکیل :- ایک وکیل صاحب فرماتے کہ برأت کی ایک سو ۱۵۷ آیات منسوخ ہو گئیں ہیں اور ہم شیعہ خیر البریہ کے عثمانی وکیل کے اس بیان پر تین اعتراض ہیں

پہلا اعتراض ، امام مالک کے قول میں یہ لفظ سَقَط جو آیا ہے ، ہمارا چیلنج ہے کہ سپاہ صحابہ کا کوئی مُلاں عربی زبان کی کسی لغت میں یا محاورہ میں اس لفظ کا معنٰی نسخ دکھائے اور روح عثمان کو خوش کرے

دوسرا اعتراض ، سپاہ صحابہ کے علماء کو ہمارا چیلنج ہے کہ اگر انہوں نے بوتل کی بجائے کسی غیرت مند ماں کا دودھ پیا ہے ، تو وہ سورہ برات کی ایک سو ستاؤن آیات کے بارے وہ حدیث رسول اللہؐ پیش کریں ، کہ آنجناب نے فرمایا ہو کہ اس سورہ کی آیات ایک سو ۱۵۷ ستاؤن منسوخ ہو گئیں ہیں

تیسرا اعتراض ، آیت مانسخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ پاک جب کسی بھی آیت کو نسخ کرتا ہے تو اس کی مثل یا اس سے بہتر ایک اور آیت کو نازل کرتا ہے ، علماء سپاہ صحابہ کو ہمارا چیلنج ہے کہ بقول تمہارے اگر سورہ برأت میں ایک سو ستاؤن آیات نسخ ہو گئیں تو اور ایک سو ستاؤن آیات منسوخ آیات کا بدل دکھائیں اگر علماء اہلسنت ہمارے مذکورہ تین اعتراضات کا جواب نہیں دیں گے تو جناب عثمان کو قرآن میں تحریف کرنے والوں کے شرف میں برابر کا حصہ دار سمجھا جائے گا ،

عثمان کا دوسرا وکیل } حکومت عثمانی کا بلا اجرت وکیل یہ کہتا ہے کہ امام مالک کے قول میں " سقوط " بمعنی نسیان ہے اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ اس وکیل صاحب کے بیان کا ایک فائدہ تو یہ ہوا ، کہ اس نے پہلے وکیل کو جھٹلا دیا ہے اور ہماری نظر میں پہلا اور دوسرا دونوں جھوٹے ہیں اور اس وکیل کے بیان پر بھی ہمارے چند اعتراض ہیں ،

پہلا اعتراض ، اگر سقوط بمعنی نسیان ہے ، اور مراد یہ ہے کہ خود اللہ پاک نے سورہ برأت سے اپنے بندوں کو ایک سو ستاؤن آیات بھلا دیں ہیں ، تو پھر ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ اللہ فرماتا ہے ، مانسخ من آیۃ او ننسھا نأت بخیر منھا او مثلھا ، کہ جب ہم ایک آیت کا نسخ کرتے ہیں یا اس کا انسا کرتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس کی مثل اور آیات لاتے ہیں ، اور ہم شیعہ خیر البریہ وکلاء عثمان کو چیلنج کرتے ہیں ، کہ سورہ برات میں اللہ پاک نے اگر ایک سو ستاؤن آیات کا خود انسا فرمایا ہے تو کم از کم اتنی ہی آیات قرآن پاک سے جو منسی آیات کا بدل ہوں ، تم پیش کرو ورنہ عثمان صاحب کو تحریف قرآن کا مجرم سمجھو ،

اور اگر خدا پاک نے ان آیات کا انسا نہیں کیا بلکہ اصحاب نبیؐ اپنی لاپرواہی سے سورہ توبہ کی ایک سو ۱۵۷ ستاؤن آیات بھول بیٹھے تو پھر ایک تو یہ مجرم بن گئے ، اور دوسری بات یہ ہوئی کہ صحابہ کی وجہ سے آیات قرآنی میں کمی ثابت ہو گئی ،

علماء سپاہ صحابہ کی طرف سے سورہ برات کے بارے صفائی کی ناکام کوشش

ارباب انصاف کئی عدد آیات سورہ برأت کو سپاہ صحابہ کے پیشوا نیند فاروق کی طرح ہضم کر گئے اور بغیر ڈکار کے ہضم کر گئے اور اس سورہ کی آیات کی کمی کا عقیدہ رکھتے ہوئے کئی دیوبندی مر گئے اور کفر کی موت مر گئے اور آج کل کے مولانا صاحبان جو ناصبی یونیورسٹیوں کے تازہ فارغ التحصیل ہیں وہ بیچارے جب شیعوں سے تحریف قرآن کے مسئلہ میں بحث کرنے سے عاجز نظر آتے ہیں، تو پھر وہ یکین نسخ کا بہانہ کر کے اس طرح جان چھڑاتے ہیں کہ سورہ برأت میں آیات کی کمی نسخ کے باعث ہوئی ہے، پس یہ نسخ ہے تحریف نہیں ہے اور ہم شیعہ خیر البریہ کہتے ہیں کہ ثبوت نسخ کے لئے تم حدیث رسول اللہ پیش کرو ہم تسلیم کر لیں گے کہ نسخ ہوا ہے اور اگر تم حدیث رسول نہیں پیش کر سکتے تو تم دعوئ نسخ میں جھوٹے ہو، اور اس سورہ کی صفائی میں سنی علماء نے بھانت بھانت کی بولیاں بولیں ہیں اور ہم کہتے ہیں اگر حدیث رسول تم پیش نہیں کر سکتے تو قول صحابہ پیش کر دو، جیسا کہ تفسیر خازن ج ۳ ص ۸۹۵ میں علاؤالدین بغدادی سنی نے لکھا ہے، کہ اس سورۃ برأت میں ستر منافق کا نام بھی تھا، تم نسخ ذکر الاسماء پھر ناموں کے ذکر کو نسخ کیا گیا، مگر تم قیامت تک قول صحابہ نہیں دکھا سکتے، اور اگر سنی علماء نے تاویلات کی پٹاری اس جگہ کھولی ہے تو یہ بالکل بے انصافی ہے ۔ کیونکہ اگر دوسرے مذہب کی کسی کتاب میں کوئی بات قابل تاویل آجائے تو اس مذہب والوں کو تاویل کا حق نہیں ہے اور ان کے خلاف آنکھیں بند کر کے ان کے کفر کا فتویٰ دیا جاتا ہے تو اسی طرح ہم بھی کہتے ہیں کہ یہ ملت عثمان جنہوں نے سورہ برات کی بسم اللہ کی طرح آیات جرائی یہ کائنات کے بدترین کافر ہیں

سورہ توبہ کی کمی آیات پر وکلاء صحابہ کے بھانت بھانت کے اقوال میں سے ایک یہ بھی ہے کہ یہ سورہ بقرہ کے برابر تھا اور ۱۵۷ آیات اس کی ضائع ہو گئی

فتح القدیر کی عبارت ومن جملة الاقوال، انها كانت تعدل سورة البقرة . تفسیر قرطبی اور فتح القدیر کا حوالہ ابھی ابھی گذر چکا ہے کہ سورہ توبہ سورہ بقرہ کے برابر تھا، اور اس سے بعض آیات ضائع ہو گئی ہیں

نوٹ، سورہ توبہ کی موجودہ قرآن میں ۱۲۹ آیات اور جب کہ یہ سورہ بقرہ کے برابر تھا، تو سورہ بقرہ کی تو ۲۸۶ آیات ہیں اور اگر ۲۸۶ سے ۱۲۹ نکال لیں تو باقی ۱۵۷ رہیگی، پس معلوم ہوا کہ سورہ توبہ سے جناب عثمان کی مہربانی سے ۱۵۷ آیات ضائع ہو گئی ہیں،

ارباب انصاف اسی سورہ توبہ والے مسئلہ میں وکلاء صحابہ اور علماء اہل سنت نے ایک دوسرے کو خوب جھٹلایا ہے، کوئی کہتا ہے، کہ ابن مسعود نے بسم اللہ اپنے قرآن میں توبہ سے پہلا لکھا ہوا تھا عثمان کہتا ہے کہ نبی کریمؐ نے ہمیں یہ نہ بتایا تھا کہ توبہ انفال کا جزء ہے یا نہیں، کوئی کہتا ہے اس سورہ سے ۱۵۷ آیات ضائع ہوئی ہیں، اور حذیفہ کہتا ہے کہ اس سے ۳۸ آیات ضائع ہوئی ہیں، اور اگر کوئی مولانا صاحب حضرت عثمان کی صفائی میں یہ عذر کرے کہ جو آیات گم شدہ ہیں، وہ درحقیقت منسوخ التلاوت ہیں، تو ہم شیعہ خیر البریہ اسکو یہ جواب دیں گے کہ مولانا صاحب آپ جھوٹ بولتے ہیں اگر وہ آیات منسوخ التلاوت ہیں تو آپ اپنے دعوئ کی سچائی کیلئے حدیث متواتر یا حدیث صحیح پیش کریں،

اگر تسلی نہیں ہوئی اور مرض باقی ہے تو ایک خوراک اور لیجئے،

حذیفہ صحابی کا اعلان کہ سورہ توبہ میں ۳۸۷ آیات کی کمی ہے

درمنثور کی عبارت } ص۲۰۸ ج۳ ولا تقرؤن منها مما كنا نقرأ الا ربعها،
پوری عبارت مع السند ہم پیش گزر چکی ہے کہ حضرت حذیفہ فرماتے ہیں، جتنی مقدار سورہ توبہ ہم پڑھتے تھے تم اس سے صرف اب چوتھا حصہ پڑھتے ہو

نوٹ، اس سورہ کی موجودہ آیات ۱۲۹ ہیں، اور یہ عدد ۵۱۶ کا چوتھا حصہ ہے، اور حذیفہ کا یہ فرمان کہ تم سورہ توبہ کا صرف چوتھا حصہ پڑھتے ہو، اس سے معلوم ہوا کہ سورہ توبہ کی کل آیات ۵۱۶ تھیں۔ اور اب ۱۲۹ باقی ہیں، اور ۳۸۷ جناب عثمان کی مہربانی سے گم ہو گئی ہیں، اور امام اہلسنت امام مالک کا فرمان بھی ابھی گذرا ہے کہ جب سورہ توبہ کا اول حصہ گم اور ساقط ہوا تو بسم اللہ بھی ساقط ہو گیا، یہ فرمان بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ امام صاحب بھی یہی عقیدہ رکھتے تھے، کہ سورہ توبہ کی ۳۸۷ آیات گم ہو گئی ہیں، اور اگر کوئی یہ کہہ دے کہ علیؑ کا نام قرآن میں تھا اور نکال دیا گیا ہے، تو ملاں ازم اس پر کفر کا فتویٰ لگاتا ہے، اور ہم شیعہ یہ کہتے ہیں کہ سنیوں کا ایک امام اور ایک صحابی یہ کہتا ہے کہ قرآن کی سورہ توبہ سے ۳۸۷ آیات کو نکالا گیا ہے،

پس سنیو! تمہیں اپنی ماں عائشہ کی عظمت کا واسطہ بتاؤں دونوں کے بارے کیا فتویٰ ملے گا، اور نیز عثمان کی مہربانی سے ۳۸۷ آیات ضائع ہوئی ہیں۔ ان سب کا کیا بنے گا،

اصحاب کا احزاب میں کمی کے باعث قرآن کے مکمل ہونے پر ایمان نہ تھا۔

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر ص۴۶۵ ج۳ احزاب
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص۱۸۰ ج۵ احزاب
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص۳۰ ج۲ نوع ۴۷
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص۱۱۳ ج۷ احزاب
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ص۲۵۱ ج۴ احزاب
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص۳۰۲ ج۷ احزاب
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص۱۲۱ پارہ ۲۱
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کشاف ص۲۰۴ ج۲ احزاب
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص۷۵ ج۷ پارہ ۲۱
اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر مدارک التنزیل ص۴۸ ج۳ احزاب
اہلسنت کی معتبر کتاب المحاضرات ص۴۳۴ ج۴ الحد ۲۰ از راغب

مفتی بغداد شہاب الدین کا اقرار کہ عثمان کا جمع کردہ قرآن مکمل نہیں ہے

روح المعانی کی عبارت } واخرج ابو عبید فی الفضائل وابن الانباری وابن مردویہ عن عائشہ قالت کانت سورة الاحزاب تقرأ فی زمان النبیؐ مائتی آیة فلما کتب عثمان المصاحف لم یقدر منها الا علی ما هو الآن وهو ظاهر فی ایضاع من القرآن، ترجمہ، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریمؐ کے زمانہ میں سورت احزاب کی دو سو آیات پڑھی جاتی تھیں، پس جب عثمان نے قرآن لکھوائے تو وہ موجودہ آیات سے زیادہ پر قادر نہ ہو سکے یہ حدیث قرآن سے کچھ حصہ کے ضائع ہونے میں ظاہر ہے

عثمان کے جمع کردہ قرآن کے کامل ہونے پر حضرت عائشہ کا ایمان نہ تھا

تفسیر قرطبی کی عبارت عن عائشۃ قالت۔ کانت سورۃ الاحزاب تعدل علی عہد رسول اللہ مائتی آیۃ فلما کتب المصحف لم یقدر منہا الا علی ما ہی الآن

ترجمہ، حضرت عائشہ فرماتی ہے کہ سورہ احزاب نبی کریمؐ کے زمانہ میں دو سو آیت کے برابر تھی، پس جب قرآن لکھا گیا تو صرف موجودہ آیات ہیں،

نوٹ، یہ کمی سورہ احزاب میں عثمان کی نظر بداندیش کے باعث ہوئی ہے اور صاحب کتاب کو عثمان کا نام لینا اس مقام میں معیبت نظر آیا ہے

ابی بن کعب صحابی کا اعلان کہ اصحاب کے ہاتھوں قرآنی آیات کی کمی ہوئی ہے

درمنثور کی عبارت عن زرقان۔ قال لی ابی بن کعب کیف تقرأ سورۃ الاحزاب او کم تعدہا قلت ثلاثا وسبعین آیۃ فقال ابی قد رأیتہا وانہا تعادل سورۃ البقرۃ او اکثر من سورۃ البقرۃ ولقد قرأنا فیہا الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموہما البتۃ نکال من اللہ واللہ عزیز حکیم

ترجمہ، ابی بن کعب صحابی نے ایک آدمی سے پوچھا کہ تم سورہ احزاب کی کتنی آیات شمار کرتے ہیں اس نے کہا کہ میں نے جواب دیا کہ ۷۳ آیہ، ابی بن کعب نے کہا کہ میں نے اس سورہ کو سورہ بقرہ سے زیادہ یا اسکے برابر دیکھا ہے، اور اس میں آیت رجم بھی تھی،

نوٹ، ہمارے سنی احباب کو اس مقام پر تاویلات کی پٹاری کھولنے سے شرم کرنی چاہیے، کیونکہ جب تاویل کا شیعوں کو حق نہیں تو سنیوں کو بھی نہیں ہونا چاہیے۔

حضرت عمر کا بھی قرآن پاک میں کمی کے ہونے پر پورا پورا ایمان تھا

درمنثور کی عبارت واخرج عبدالرزق فی المصنف عن ابن عباس قال امر عمر بن الخطاب منادیا فنادی ثم صعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ایہا الناس لا تجزعن من آیۃ الرجم فانہا آیۃ نزلت فی القرآن وقرأناہا ولکنہا،

ذہبت فی قرآن کثیر ذہب مع محمدؐ

ترجمہ، بقول ابن عباس حضرت عمر صاحب نے مناری کروا کر لوگوں کو جمع کیا اور پھر منبر پر چڑھ بیٹھے اور خطبہ کے بعد کہنے لگے، کہ اے لوگو، سورہ احزاب کی آیت رجم سے پریشان نہ ہوں کیونکہ یہ آیت قرآن میں نازل ہوئی ہے اور ہم نے اسکو پڑھا ہے مگر یہ آیت زیادہ قرآن کے ساتھ ضائع ہونے سے ضائع ہو گئی ہے،

حضرت عمر اور ان کے بیٹے عبداللہ نے ذہب قرآن کثیر کا رٹا لگا کر

علماء سپاہ صحابہ کے منہ پر وہ جوتا لگایا کہ جسکی جلن قیامت تک باقی رہیگی،

ارباب انصاف عبداللہ بن عمر کا یہ اعلان کہ قرآن کثیر کہ زیادہ قرآن ضائع ہو گیا گزر چکا ہے اور اب واضح ہو گیا کہ زیادہ قرآن کے ضائع ہونے کا عقیدہ عبداللہ اور انکے باپ عمر دونوں کا تھا اور اگر یہ عقیدہ کسی کے کافر ہونے کے لئے کافی ہے تو پس بات ختم ہو گئی کہ جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے۔ اور علماء دیوبند کو عمر وغیرہ کی صفائی کی خاطر تاویلات کا طنبورہ بجانے کی اجازت نہ ہوگی کیونکہ تاویل تو اپنے سجدہ نہ کرنے کی شیطان نے بھی کی تھی

حضرت عمر نے قرآن کی سورہ احزاب میں کمی آیات کا عقیدہ رکھ کر مذہب

اصحاب کو قیامت تک کے لئے بولنے کے قابل نہیں چھوڑا

درمنثور کی عبارت: اخرج ابن مردویہ عن حذیفہ قال، قال لی عمر الخطاب کم تعدون سورۃ الاحزاب قلت ثنتین او ثلاثا وسبعین قال ان کانت لتقارب سورۃ البقرہ وان کانت فیہا الآیۃ الرجم

ترجمہ، امام النواصب حضرت عمر فرماتے ہیں کہ سورہ احزاب سورہ بقرہ کے برابر تھا، بقول حذیفہ یہ اقرار حضرت عمر نے انکے سامنے فرمایا تھا،

حضرت عمر کا نبی کریمؐ کو قرآن پاک کی آیت گم کرنے کا مشورہ دینا

درمنثور کی عبارت: اخرج ابن الضریس عن عمر قال قلت لرسول اللہ لما نزلت آیۃ الرجم اکتبہا یارسول اللہ قال لا استطیع ذالک

ترجمہ، جناب عمر صاحب فرماتے ہیں کہ جب آیہ رجم نازل ہوئی تھی تو میں نے نبی کریمؐ کو کہا کہ اس آیت کو چھپاؤ، حضورؐ نے کہا یہ میرے بس میں نہیں ہے،

نوٹ، ارباب انصاف حضرت عمر صاحب قرآن پاک کی آیات میں کمی کا خود عقیدہ رکھتے اور آیات قرآن کو چھپانے اور گم کرنے کا نبی پاکؐ کو مشورہ بھی دیتے تھے، اگر آیات کو کم کرنا کفر اور بے ایمانی تھی تو عمر نے اس کفر اور بے ایمانی کا نبی پاکؐ کو مشورہ کیوں دیا تھا، اور سنی علماء اس جگہ جو ماں کی نسخ والی پٹاری کھول بیٹھتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ نسخ حدیث رسولؐ سے ثابت ہوتا ہے اور اس جگہ حدیث نہیں ہے

علماء دیوبند وسپاہ صحابہ کا کسی ٹرک کے نیچے سر دیکر اپنے آپکو ختم کر لینا

آسان ہے مگر اپنا اور اپنے بزرگوں کا قرآن پاک پر ایمان ثابت کرنا مشکل ہے

ارباب انصاف علماء دیوبند کا شیعوں پر یہ بہتان ہے کہ انکی روایات میں آیات قرآن کی کمی ہو جانے کا ذکر ہے، اور ہم شیعہ خیر البریہ کہتے ہیں الٹا چور کتوال کو ڈانٹے، یا ایک چوری اور پھر سرزوری سنی کتب سے ثبوت پیش کیا ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عائشہ کا موجودہ قرآن کے کامل ہونے پر ایمان نہ تھا اور وہ آیات قرآن کے کم ہو جانے کا عقیدہ رکھتے تھے، کیا عمر صاحب شیعہ تھا یا عائشہ یا اس کا باپ شیعہ تھا، قرآن پاک کی آیات کے کم ہونے کا عقیدہ رکھنا اگر باعث کفر ہے تو یہ عقیدہ اصحاب نبیؐ اور عمر جیسے خلفاء اور عائشہ جیسی علامہ اور اسماعیل بخاری جیسے علماء بھی رکھتے تھے پس یہ لوگ کس کھاتے میں داخل ہونگے، سورتیں تین ہیں، المؤمنون، المنافقون اور قل یاایہا الکافرون، اگر کمی آیات قرآنی کا عقیدہ رکھنے والے سورہ مؤمنوں میں شامل نہیں ہو سکتے تو پھر انکو کس گروہ کے ساتھ نتھی کرو گے، عائشہ اور عمر کے بارے چپ رہنا اور شیعوں کے خلاف زہر اگلنا انصاف نہیں ہے، ہم تیرے نشتر کی زد شریان قیس ناتواں تک ہے میرا چیلنج ہے کہ حدود انصاف میں رہ کر مسئلہ تحریف قرآن پر سنی احباب اپنے کسی مولانا کو میرے ساتھ کسی عدالت میں بات چیت کرنے کے لئے تیار کریں اگر میں سنی کتب سے کمی آیات قرآن والی روایات نہ پیش کر سکا تو میری سزا موت اور اگر پیش کر دوں تو پھر عدالت عالیہ کو یہ فیصلہ دینا چاہئے کہ علماء دیوبند اور علماء سپاہ صحابہ کافر ہیں اور انکو امریکہ واپس جانا چاہیئے،

مجتہدہ زمان حضرت عائشہ کا اعلان کہ اصلی قرآن میں سورہ احزاب ۲۰۰ آیات کی تھی ایک سو ستائیس عثمان نے گم کیں بقایا ۷۳ ہیں

درمنثور کی عبارت

واخرج ابو عبید فی الفضائل وابن الانباری وابن مردویہ عن عائشۃ قالت کانت سورۃ الاحزاب تقرأ فی زمان النبی مائتی آیۃ فلما کتب عثمان المصاحف لم یقدر منها الا علی ما ھو الآن

ترجمہ، جناب عائشہ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ کے زمانہ میں ۲۰۰ آیات والی سورہ احزاب پڑھی جاتی تھی، اور جب عثمان نے مصاحف کو لکھا اس کو صرف انہیں آیات پر قدرت حاصل ہوئی جو اب موجود ہیں،

نوٹ، ارباب انصاف اس وقت سورہ احزاب میں ۷۳ آیات ہیں بقایا ۱۲۷ کس کھاتہ میں جائیں گے، ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ جامع قرآن ہونے کی فضیلت وکلاء صحابہ عثمان کے کھاتہ میں ڈالتے ہیں،

پس سورہ احزاب کی ۱۲۷ آیات کم کرنے کا گناہ بھی عثمان کے کھاتہ میں ڈالیں گے اور یہ تحریف قرآن ہے جو بقول وکلاء صحابہ کفر ہے،

عثمان کی طرف سے حضرت عثمان کی طرف سے ایک وکیل یہ صفائی وکیلِ صفائی پیش کرتے ہیں کہ ۱۲۷ آیات رب تعالیٰ نے نازل فرما کر پھر انکو واپس کر لیا یعنی وہ منسوخ التلاوت ہو گئیں اور تحریف نہیں ہے، اور بحث تحریف میں معاذ اللہ بالمثل کرنا شیعوں کو ذلت کے سوا اور کچھ نہیں دے سکتا، اب شیعوں کی طرف سے جواب ملاحظہ ہو،

نسخ تلاوت وہ بہانہ ہے جو جرم تحریف کو چھپانے کیلئے گھڑا گیا ہے

ارباب انصاف نسخ تلاوت چہرہ تحریف کو چھپانے کیلئے ایک برقع ہے جس میں تحریف منہ نکالے ہوئے جھانک رہی ہے، جناب عثمان وغیرہ نے قرآن پاک سے جہاں جہاں آیات کو بھول کر یا جان بوجھ کر نکال دیا ہے انکی اس غلطی پر پردہ ڈالنے کیلئے مصنوعی خلافت ثلاثہ کی طرح نسخ تلاوت ایک حیلہ اور بہانہ تیار کیا گیا ہے، اہلسنت کو انکی ماں کے دودھ کا واسطہ دیکر ہم دعوت انصاف دیتے ہیں کہ وہ حدیث متواتر پیش کریں، کہ جس میں نبی کریمؐ نے خود تصدیق فرمائی ہو ۱۲۷ آیات سورہ احزاب کی نسخ ہو گئی ہیں، اور ہم چیلنج کرتے ہیں کہ قبروں سے شیخین اٹھ کر بھی آجائیں تو وہ ایسی حدیث متواتر پیش نہیں کر سکتے،

جواب نمبر ۲، ۱۲۷ ایک سو ستائیس آیات سورہ احزاب کا بدل کہاں ہے اہلسنت احباب کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دیکر ہم دعوت فکر دیتے ہیں، کہ اللہ پاک نے وعدہ فرمایا ہے، کہ جن آیات کو ہم نسخ یا انسا کرتے ہیں تو انکی مثل یا ان سے بہتر اور آیات نازل کرتے ہیں، بقول وکلاء صحابہ ۱۲۷ آیات سورہ احزاب کی نسخ ہو گئیں ہیں، ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ اگر بقول وکلاء صحابہ ان کا نسخ یا انسا ہوا ہے تو انکی مثل یا ان سے بہتر ۱۲۷ اور آیات حدیث متواتر سے ثابت کریں، اور وکلاء صحابہ بچارے الٹا لٹک سکتے ہیں، مگر جناب عثمان کی غلطی سے جو ۱۲۷ آیات سورہ احزاب کی گم ہو گئی ہیں ان کا بدل اور مثل وہ پیش نہیں کر سکتے،

پس معلوم ہوا کہ ۱۲۷ آیات کی کمی کا عقیدہ اہل سنت بھی رکھتے ہیں اور بقول انہیں کے یہ عقیدہ کفر ہے،

نماز تراویح کے پہلے امام ابی ابن کعب اور صحابہ کی خانہ ساز خلافت کے دوسرے امام حضرت عمر کا اعلان کہ سورہ احزاب سے ۲۱۳ آیات گم ہوگئی ہیں

درمنثور کی عبارت | قال ابی ابن کعب ءانہا تعادل سورۃ البقرہ وقال عمر ان کانت تتقارب سورۃ البقرۃ،

جناب ابی ابن کعب اور حضرت عمر فرماتے ہیں کہ سورہ احزاب سورہ بقرہ کے برابر تھا یا اس کے قریب قریب تھا،

وکلاء صحابہ تمہیں تمہاری ماں کے دودھ کا واسطہ انصاف کریں

سورہ احزاب میں اس وقت موجودہ قرآن میں ۷۳ آیات درج ہیں اور سورہ بقرہ ۲۸۶ آیات ہیں، بقول جناب عمر کے کہ احزاب بقرہ کے برابر تھا، تو معلوم ہوا اصلی قرآن میں سورہ احزاب کی ۲۸۶ آیات تھی، اور اب جبکہ ۷۳ ہیں، تو معلوم ہوا کہ ۲۱۳ جناب عثمان کی مہربانی سے ضائع ہوگئی ہیں،

نوٹ، اور جناب عثمان کی طرف سے یہ عذر کہ ۲۱۳ آیات منسوخ التلاوت ہوگئی ہیں، یہ عذر قبول نہیں ہے۔ کیونکہ یہ ایک جھوٹا بہانہ ہے، جو ملاں صاحب کا خانہ ساز ہے، اور اگر ۲۱۳ آیات منسوخ التلاوت ہیں تو اس کے ثبوت کے لئے کوئی فرمان رسول اللہ پیش کیا جائے اور ہمارا دعویٰ ہے، کہ وکلاء صحابہ زہر کا پیالہ پی سکتے ہیں، مگر اس مسئلہ میں حدیث رسول اللہ نہیں دکھا سکتے،

حضرت عمر نے آیت رجم کے قرآن سے گم ہونے کا اعلان فرما کر حضرت عثمان کے جامع قرآن ہونے کی فضیلت پر پانی پھیر دیا ہے،

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۱۶۹ ج ۸ باب رجم الحبلی

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۶۹ ج ۹ باب شہادۃ عند الحاکم

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۴۴ ج ۲ باب حد الزنا

اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ ص ۱۸۶ کتاب الحدود

اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابی داؤد ص ۱۴۵ کتاب الحدود

اہل سنت کی معتبر کتاب مسند احمد بن حنبل ص ۲۷۴ ج ۱ حدیث ۲۷۴

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ص ۲۶۱ ج ۳ سورہ نور آیت ۲

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص ۱۸۰ ج ۵

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص ۳۱ ج ۲ نوع ۴۷

اہل سنت کی معتبر کتاب المحاضرات ص ۴۳۳ ج ۴ الحد ۲۰

صحیح بخاری کی عبارت | قال عمر لولا ان یقول الناس زاد عمر فی کتاب اللہ لکتبت آیۃ الرجم بیدی باب شہادۃ عند الحاکم

حضرت عمر نے کہا کہ اگر لوگوں سے یہ خطرہ نہ ہوتا کہ وہ کہیں گے کہ عمر نے قرآن پاک میں زیادتی کردی ہے تو آیت رجم کو میں اپنے ہاتھ سے قرآن میں لکھا

صحیح بخاری کی عبارت | ص ۱۶۹ ج ۸ فکان من ما انزل اللہ ایۃ الرجم فقرأناھا وعقلناھا

یقول عمر جو اللہ نے قرآن نازل فرمایا ہے اسمیں آیہ رجم بھی تھی پس ہم نے اس آیت کو پڑھا ہے اور سمجھا ہے اور یاد کیا ہے اور نبی نے اس پر عمل فرمایا ہے اور ہم نے بھی اس پر عمل کیا،

بقول امام بخاری حضرت عمر نے آیۃ رجم کو لوگوں کے ڈر سے قرآن میں

نہیں لکھا، معلوم ہوا عمر صاحب لوگوں سے خصوصاً فلج سے بہت ڈرتے تھے

ارباب انصاف قرآن پاک میں کمی اور زیادتی کرنا دونوں سخت گناہ ہیں اگر آیت رجم قرآن تھی تو عمر اور عثمان نے اسکو قرآن میں نہ لکھ کر بے انصافی بلکہ خیانت کی ہے، اور اگر آیت رجم قرآن نہ تھی تو حضرت عمر کا اسکو اپنے ہاتھ سے قرآن میں لکھنے کی آرزو کرنا بے انصافی بلکہ بددیانتی ہے اور اس جگہ بھانت بھانت کے جوابات کا طنبورہ بجایا جاتا ہے، اور نسخ نسخ کا رٹا لگایا جاتا ہے، مگر ہم شیعہ یہ جواب دیتے ہیں، کہ نسخ نبی کریم کے زمانہ میں ہوتا اور حدیث متواتر سے ثابت ہوتا ہے اور ڈھولکی ملاں کو ہمارا چیلنج ہے کہ حدود انصاف میں رہ کر نسخ ثابت کرے،

آیت رجم کو قرآن میں نہ لکھنا یہ عمر کا تقیہ کرنا ہے اور سنیوں کیلئے شرم سار ہے

ارباب انصاف کچھ سنی علماء بابچھیں ٹھہریں کر کے شیعوں کے خلاف یہ ارشاد بھی فرماتے ہیں کہ شیعہ بے ایمان ہیں یہ تقیہ کرتے ہیں، یہ حق کو چھپاتے ہیں اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ سنیوں کے عمر شیر نے تقیہ فرمایا ہے اگر تقیہ کرنا بے ایمانی ہے تو پھر تقیہ باز عمر شیر کو کس کھاتہ میں ڈالا جائے گا، نیز عمر صاحب کا موجودہ قرآن کے کامل نہ ہونے کے بارے اقرار ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ عمر صاحب کا موجودہ قرآن پر ایمان نہ تھا، جو کچھ عمر صاحب نے آیت رجم کے بارے کہا ہے اگر کسی اور نے کہا ہوتا تو اس پر کفر کا فتویٰ ٹھک جاتا،

صحابی رسولؐ ابی بن کعب قرآن پاک سے آیت رجم کی کمی کا عقیدہ رکھتا تھا

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر لابن کثیر ص ۴۶۵ ج ۳ الاحزاب،
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص ۳۰ ج ۲ نوع ۴۷
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص ۱۴۲ ج ۲۱ احزاب
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۱۱۳ ج ۷ الاحزاب
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص ۳۰۲ ج ۷ الاحزاب
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص ۱۸۰ ج ۵ الاحزاب

درمنثور کی عبارت: ص ۱۷۹ ج ۵ عن زر قال قال لی ابی بن کعب کیف تقرأ سورۃ الاحزاب او کم تعدھا قلت ثلاثا و سبعین آیۃ، فقال ابی قد رأیتھا وانھا تعادل سورۃ البقرہ او اکثر من سورۃ البقرۃ ولقد قرأنا فیھا الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما البتۃ نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم

ترجمہ، ابی بن کعب کہتا ہے کہ سورہ احزاب، سورہ بقرہ یا اس سے بڑا تھا اور میں نے خود اس میں آیت رجم کو پڑھا ہے،

نوٹ، آیت رجم جس کا حضرت عمر نے اور ابی بن کعب نے اقرار کیا ہے، کہ یہ قرآن میں موجود تھا مگر اب عثمان کے لکھائے ہوئے قرآن میں اس کا نام نشان تک نہیں ملتا،

بس معلوم ہوا کہ آیت رجم کے بارے یا تو حضرت عمر اور ابی بن کعب نے غلط بیانی فرمائی ہے یا حضرت عثمان سے غلطی ہوئی ہے کہ آیت رجم کو نہ لکھوایا اسکا اور نسخ والا رٹا کہاں تک چلے گا، اور نسخ کا دعویٰ بھی تو آیات قرآن کی کمی ہی کو ثابت کرتا جو بات عمر اور ابی صحابی نے فرمائی ہے اگر یہ بات کوئی اور کرتا تو اس پر کفر کا فتویٰ ٹھک جاتا،

وکلاء صحابہ تمہیں تمہاری ماں کے دودھ کا واسطہ انصاف کرو

جناب عمر قرآن پاک سے آیت رجم کی کمی کا عقیدہ رکھتے تھے

ارباب انصاف حضرت عمر آیات قرآن میں کمی کا صرف عقیدہ ہی نہیں رکھتے تھے بلکہ اس کا اعلان کر کے منکرین تحریف کو ذلیل و رسوا بھی کرتے تھے اور ان کا یہ عقیدہ اتنا پختہ اور صحیح تھا کہ جسکو امام اہلسنت امام بخاری نے استخارہ کر کے دو رکعت نماز پڑھ کے اپنی صحیح بخاری میں درج کیا ہے اور منکرین تحریف کی ناک کاٹی ہے رگڑ کر بغیر چھری کے،

جناب عمر کے عقیدہ جرم تحریف کی صفائی میں وکلاء صحابہ کا پانچویں ٹیریں کر کے بھانت بھانت کی تاویلات پیش کر کے جان چھڑانا

وکیل صحابہ کی ایک بوگس تاویل جناب عمر کا یہ قول کہ آیت رجم کو میں قرآن میں لکھنا چاہتا ہوں جس حدیث میں آیا ہے وہ ضعیف ہے اور جھوٹی ہے،

شیعوں کا موقف ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ یہ بھی ہماری فتح مبین ہے کہ خدا نے وکلاء صحابہ کو ہمارے سامنے اس طرح ذلیل اور رسوا کیا ہے کہ وہ ہمارے مقابلہ میں اگر اس طرح بے بس ہو گئے ہیں کہ انہوں نے اپنے امام بخاری اور اسکی صحیح بخاری کے راویوں کا جھوٹا ہونا تسلیم کر لیا ہے، کیونکہ قول عمر صحیح بخاری میں لکھا ہے، اور بخاری کے جھوٹا ہونے کے ساتھ ساتھ دوسرے سات عدد وکلاء صحابہ کا جھوٹا ہونا بھی ثابت ہو گیا،

وکیل صحابہ کی ایک اور غلط تاویل ارباب انصاف وکلاء صحابہ جب دیکھتے ہیں کہ جس مسئلہ تحریف قرآن کو لے کر وہ شیعہ مسلمانوں کے حق میں بد زبانی کرتے ہیں اور انکو کافر تک کہتے ہیں، اسی مسئلہ میں انکے امام نمبر ۲ حضرت عمر کا کافر ہونا بھی لازم آتا ہے تو پھر وہ تاویل کی پٹاری کھول لیتے ہیں اور اپنے گھر کی زبان نکال کر آیت رجم کے بارے نسخ کا دعوی کرتے ہیں اور اپنے امام صاحب کو جھٹلاتے ہیں،

شیعوں کا موقف ہم یہ کہتے ہیں کہ نسخ رسول اللہ کے زمانے میں ہوتا ہے اور تفسیر اتقان گواہ ہے نوع ۴۷ ص ۳۱ ج ۲ کہ حضرت عمر نے آیت رجم کو قرآن میں لکھنے کا پروگرام نبی کریم کی وفات کے بعد بنایا تھا، پس اگر آیت رجم منسوخ التلاوت تھی تو اس کا قرآن پاک میں لکھنا تحریف تھا اور تحریف اہل سنت کے عقیدہ میں کفر ہے پس حضرت عمر نے ہوش و حواس کی سلامتی کے ساتھ بغیر کسی مجبوری کے کفر کا ارادہ کیوں کیا تھا،

شیعوں کا موقف نمبر ۲ تفسیر اتقان ص ۷۳ ج ۱ نوع ۱۸ گواہ ہے کہ جب حضرت آیت رجم کو ابو بکر کے زمانے میں قرآن پاک میں لکھوانے کیلئے لائے تھے تو زید بن ثابت نے انکی درخواست کو یہ کہہ کر ٹھکرا دیا تھا کہ یہ ایک گواہ ہے ہم شیعہ یہ کہتے ہیں کہ اگر آیت رجم منسوخ ہوتی تو حضرت عمر کو جھٹلانے کے بجائے زید بن ثابت یہ فرماتے کہ یہ آیت منسوخ ہے اور اگر حضرت عمر اور زید دونوں کو اس آیت کے منسوخ ہونے کا علم نہ تھا تو ان دونوں کی قرآن کی خصوصیات سے جہالت لازم آتی ہے اور یہ جہالت خلافت اور صحابیت کے منافی ہے،

خلاصہ یہ، اگر امام اعظم صاحب بھی قبر سے اٹھ کر آجائیں تو حضرت عمر کی صفائی نہیں دے سکتے

اگر آیت رجم منسوخ ہے تو ثبوت میں حدیث متواتر پیش کی جائے

جو مولانا صاحبان آیت رجم کے بارے منسوخ التلاوت ہونے کا دعوی کرتے ہیں وہ جھوٹ بولتے ہیں اگر وہ اپنے اس دعوی میں سچے ہیں تو وہ ثبوت میں کوئی حدیث صحیح یا حدیث متواتر دکھائیں، یا اس کا منسوخ التلاوت ہونا اپنے کسی خلیفہ کے یا اپنے چار اماموں میں سے کسی امام کے کلام میں دکھائیں اور ہمارا دعویٰ کہ اگر ابوبکر اور عمر قبروں سے اٹھ کر بھی آجائیں تو ثبوت نہیں دے سکتے

وکلاء صحابہ کا شیعوں کے سامنے مسئلہ تحریف کی صفائی دینے سے عاجزی کا اعتراف

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ج ۲ ص ۳۱ نوع ۴۷ تالیف علامہ سیوطی
اہلسنت کی معتبر کتاب البرہان ص تالیف ابوبکر رازی

وقال فی البرهان فی قول عمر لولا ان تقول الناس زاد عمر فی کتاب الله لکتبتها یعنی آیة الرجم ظاهره ان کتابتها جائز وانما منعه قول الناس والجائز فی نفسه قد یقوم من خارج ما یمنعه فاذا کانت جائزه لزم ان تکون ثابتة

ترجمہ، امام اہل سنت ابوبکر رازی نے اپنی کتاب برہان میں قول حضرت عمر کہ اگر لوگوں کے یہ کہنے کا خطرہ نہ ہوتا کہ عمر نے کتاب خدا میں زیادتی کی ہے تو میں آیت رجم کو قرآن پاک میں لکھ دیتا کے متعلق یہ فرمایا ہے کہ آیت رجم کا قرآن میں لکھنا جائز تھا اور اس جائز امر سے انکو لوگوں کی تنقید نے روکا ہے، اور جو چیز درحقیقت جائز ہوتی ہے کبھی اس کو باہر سے رکاوٹ آجاتی ہے اور جب آیت رجم کا لکھنا جائز تھا تو لازم آیا کہ اسکی تلاوت بھی ثابت ہے،

نوٹ، یہ قول عمر پڑھنے کی چیز ہے اس کو بار بار پڑھو،

وکیل صحابہ الٹا لٹک سکتا ہے کسی دیوار کو ٹکر مار سکتا ہے مگر!

موجودہ قرآن کے کامل ہونے پر حضرت عمر کا ایمان ثابت نہیں کر سکتا

ارباب انصاف امام اہلسنت ابوبکر رازی سے دنیا بھر کے سنیوں کو رسوا کرنے کیلئے اللہ پاک نے جو کلمہ حق حضرت عمر کے بارے لکھوا دیا ہے، اس نے نعرہ تحقیق کے پرخچے اڑا دیئے ہیں، اور عظمت تثلیث کے بت کو پاش پاش کر دیا ہے، قول ابوبکر رازی اس امر کا ٹھوس ثبوت ہے آیت رجم کو منسوخ التلاوت کہنا سفید جھوٹ ہے یہ آیت بقول حضرت عمر کے منسوخ نہیں ہے اور جب یہ منسوخ نہیں تو پھر اس آیت کا آج قرآن میں نام نشان نہیں ہے، اور اسی سے یہ معلوم ہوا حضرت عمر تحریف قرآن کا یعنی قرآن کے ناقص ہونے کا عقیدہ رکھتے تھے، اور اگر یہ عقیدہ کفر ہے تو پھر حضرت عمر کے بارے فیصلہ کرنا وکلاء صحابہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے،

حضرت عمر کا لوگوں کے ڈر سے آیت رجم کو قرآن میں نہ لکھنا مصحف علوی پر نواصب کے تمام اعتراضات کو باطل بنا دیتا ہے

ناصبی ملاں کے دہن گندیدہ سے مثل لعاب سم یہ خرافات نکلتے ہیں کہ شیعوں کا قرآن وہ ہے جو حضرت علیؑ نے جمع کیا تھا، اور وہ قرآن پھر حضرت علیؑ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ظاہر کیوں نہ کیا تھا! اور حضرت علیؑ اور انکے شیعوں کا اس قرآن کو ظاہر نہ کرنا یہ بزدلی ہے،

حضرت علیؑ جس طرح شیعہ اور سنیوں کا مشترکہ خلیفہ ہے اسی طرح ان کا قرآن بھی سنیوں اور شیعوں کا مشترکہ قرآن ہے

اہلسنت علماء نے بڑی دیانتداری سے یہ رپورٹ پیش کی ہے کہ حضرت علیؑ نے قرآن جمع فرمایا تھا، پس اہل سنت کے دو قرآن ہیں، ایک علیؑ والا اور ایک عثمان والا، یہ بے انصافی سنیوں نے کی ہے، کہ علیؑ والا قرآن چھپا دیا ہے اور عثمان والا ظاہر کیا ہے،

سنی علماء کی رپورٹ کہ حضرت علیؑ نے قرآن جمع فرمایا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص۶۲ نوع ۱۸

اہل سنت کی معتبر کتاب المصاحف ص۱۶ جمع القرآن فی المصحف

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص۲۲ ج۱ جمع المصحف

اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خلفاء ص۱۶۶ ذکر علیؑ

اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ باب۸ فصل۴ ص۷۶

اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ص۲۹۷ ج۱ فصل ۳ ذکر خلافت بکری

اتقان کی عبارت: عن محمد بن سیرین عن عکرمہ قال لما کان بعد بیعۃ ابی بکر قعد علی بن ابی طالبؑ فی بیتہ فقیل لابی بکر... فقال رایت کتاب اللہ یزاد فیہ فحدثت نفسی ان لا البس ردائی الا لصلوۃ حتی اجمعہ قال ابو بکر فانک نعم ما رایت قال محمد فقلت لعکرمہ الفوہ کما انزل الاول فالاول قال لو اجتمعت الانس والجن

ترجمہ، محمد بن سیرین نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ ابوبکر کی حکومت تشکیل پانے کے بعد امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ اپنے گھر میں بیٹھ گئے تھے، ابوبکر کو اس کی طرف توجہ دلائی گئی تو اس نے حضرت علیؑ سے حقیقت حال معلوم کرنے کیلئے عرض کی، حضرت علیؑ نے اپنی گوشہ نشینی کی وجہ بتلائی کہ میں نے دیکھا ہے کہ کتاب خدا میں زیادتی کی جا رہی ہے،

پس میں نے اپنے دل میں فیصلہ کیا ہے، کہ بغیر نماز کے ردا نہیں پہنوں گا، حتیٰ کہ میں قرآن پاک کو جمع کر دوں گا، ابوبکر نے کہا آپ کا پروگرام بہترین ہے، اور محمد بن سیرین نے عکرمہ سے کہا کہ جس ترتیب سے قرآن نازل ہوا تھا، اس طرح جناب امیرؑ نے اسکو جمع فرمایا تھا، اور [illegible] تمام جن وانس اس ترتیب پر جمع کرنا چاہیں تو جمع نہیں کر سکتے، اور ابن اشتہ نے اس روایت کو اپنی کتاب المصاحف میں لکھا ہے ابن سیرین سے ... لکھا ہے، کہ حضرت علیؑ نے اس میں ناسخ اور منسوخ کو بھی لکھا ہے،

ختم عبارت اتقان

ریاض النضرہ کی عبارت: قال علیؑ لا ارتدی ردائی الا الی صلوۃ حتی اجمع القرآن قال ابن سیرین فبلغنی انہ کتبہ علی تنزیلہ ولو اصیب ذالک الکتاب لوجد فیہ علم کثیر

ترجمہ، حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ جب تک میں قرآن جمع نہیں کر دوں گا، علاوہ نماز کے دوش پر ردا نہیں ڈالوں گا،

نوٹ، ان روایات میں نکات ہیں جو آپ کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔

وکلاءِ صحابہ کی اس رپورٹ سے فضائل عثمان پر پانی پھر گیا ہے

ناصبی علماء حق کو چھپانے کی بہت کوشش فرماتے ہیں مگر ہر میدان میں ہمارے سامنے خدا انکو ذلیل کرتا ہے، مذکورہ روایت سے چند اور راز ظاہر ہوتے ہیں،

پہلا نقطہ اور راز حضرت عمر سنیوں کے امام ہیں اور حضرت علیؑ بھی سنیوں کے امام ہیں اور جناب عمر زندگی بھر لوگوں سے ڈرتے ہی رہے اور آیت رجم کو اگرچہ ایک ہی آیت تھی، مگر وہ اس کو قرآن میں داخل نہ کر سکے اسی طرح حضرت علیؑ بھی اپنے دور حکومت میں اپنا جمع کردہ مصحف رائج نہ کر سکے، جو صفائی وکلاء صحابہ عمر صاحب کی دیں گے، حضرت علیؑ کی طرف سے بھی اسی کو کافی سمجھیں اگر تقیہ کیا ہے تو دونوں نے لوگوں سے ڈرتے ہیں تو دونوں

دوسرا نقطہ اگر علیؑ اور عثمان صاحب والے قرآن میں کوئی فرق نہیں بالکل ایک جیسے ہیں تو شیعوں پر اعتراض کرنے کے بجائے وکلاءِ صحابہ اس امر کی صفائی دیں، کہ موجودہ قرآن کو وہ مصحف عثمان کہتے ہیں، مصحف علوی کیوں نہیں کہتے، حضرت علیؑ کی پاکیزہ ذات سے انکو کیا ناراضگی ہے، اور اگر دونوں قرآنوں میں فرق ہے تو پھر وکلاء صحابہ اس امر کی صفائی دیں کہ جب حضرت علیؑ نے قرآن جمع فرما لیا تھا، تو عثمان صاحب نے حضرت علیؑ والے قرآن کی مخالفت کیوں کی ہے؟

حضرت علیؑ کے قرآن جمع کرنے کی رپورٹ اور ابوبکر و عثمان کے قرآن جمع کرنے کی رپورٹ وکلاء صحابہ نے دی ہے، سنیو، پس ہمارا یہ اعتراض ہے کہ کیا خلفاء کو ایک دوسرے پر اعتماد نہ تھا، کہ الگ الگ قرآن جمع کرتے رہے،

تیسرا نقطہ، اصحاب نے قرآن میں زیادتی بھی فرمائی ہے سنی علماء کی رپورٹ

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص۲ ج۱ نوع ۱۸

قال علیؑ، رأیت کتاب اللہ یزاد فیہ: حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ کتاب خدا میں زیادتی کی جا رہی ہے،

نوٹ، یہ روایت اتنی مضبوط ہے اور امام سیوطی کو یہ اتنی پسند آئی ہے، کہ اس پر بغیر کسی جرح کے اپنی کتاب کو اس روایت سے زینت بخشی ہے، اور اہل سنت میں یہ حدیث مشہور ہے کہ جو شخص کتاب خدا میں زیادتی کرے، اس پر لعنت ہے، پس ابوبکر کی بیعت کے بعد جو لوگ قرآن میں زیادتی کر رہے تھے انکے بارے صحیح فیصلہ کرنا اہل سنت کے اپنے ہاتھوں میں ہے، البتہ ہم دعوت فکر سنی احباب کو ضرور دیں گے کہ آپ کے صحابہ کرام فلک تسنن کے درخشاں تارے، مرکز سنیت کے عادل نقطے اصحابی کلھم عدول کے معانی شمع نبوت کے پروانے، حفاظت قرآنی کے ضامن اشخاص نے قرآن پاک میں زیادتی کی اور خدا جانے کیا کیا بڑھایا اور اپنی اغراض کے لیے بڑھایا خدا اور رسولؐ کی طرف سے بڑھانے کی اجازت تھی، اس طرح صحابہ کرام نے آیات سورہ برائت اور سورہ احزاب میں تھوک کے حساب سے کمی بھی فرمائی ہے، اگر عام آدمی قرآنی آیات میں کمی یا زیادتی کرتا ہے تو وہ بقول سنیت کے کافر ہے اور لعنتی ہے اور جب ثابت ہو گیا کہ کمی اور زیادتی والا کام اصحاب نے بھی فرمایا ہے تو انکے بارے صحیح فیصلہ کرنا اہلسنت کے اپنے ہاتھوں میں ہے،

علماء دیوبند و سپاہ صحابہ کھلا کھا کر مرنا گوارا کر سکتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن مجید پر اپنا ایمان ثابت نہیں کر سکتے،

ارباب انصاف ہم نے نہایت دیانت داری سے دیوبندی احباب کی کتابوں کو پڑھا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں، کہ علماء دیوبند اور ان کے بزرگان میں سے کسی کا بھی قرآن پر ایمان نہیں ہے، ان کا ایک خلیفہ عمر صاحب فرماتا تھا کہ نوّے پارے کا قرآن تھا، اور ساٹھ ضائع ہو گئے ہیں عمر صاحب کا لڑکا عبداللہ بن عمر کہتا ہے کہ زیادہ قرآن ضائع ہو گیا ہے، شروحات بخاری میں اس بات کی دہائی ہے کہ چالیس پارے قرآن کے تھے، ان کا محترم صحابی ابن مسعود کہتا ہے کہ فاتحہ اور معوذتین قرآن پاک میں شامل نہیں ان کا امام اعظم صاحب کہتا کہ بسم اللہ قرآن میں شامل نہیں ہے اور سنی اپنے ان بزرگان پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے، اولٰئک ابائی فجئنی بمثلہم اذا جمعتنا یا جریر المجامع اگر سنی بھائی کسی اور مذہب پر اعتراض کرتے ہیں کہ ان کا قرآن پر ایمان نہیں ہے تو وہ مذہب سنی بھائیوں کو یہ جواب دینے میں حق بجانب ہے کہ این گنہ است کہ در شہر شما (دیوبند) نیز کنند پس چھلنی کو کوئی حق نہیں کہ وہ چھاج کو طعنہ دے اور اگر سنی احباب نے تاویلات کی پٹاری کھول کر جان چھڑانی ہے تو یہ پٹاری ہر مذہب کھول سکتا ہے اہلسنت کی دوسری مذہبوں کی تحریف قرآن کی بات جو دا ویلا ہے اس نے ہمیں شوق دلایا کہ ہم ان کی کتابوں کا اپریشن کریں ہم نے سمجھا تھا کہ خلوت میں وہ تنہا ہو لگے جھک کے پردہ جو اٹھایا تو قبا مست دیکھی.

علماء سپاہ صحابہ کا عقیدہ کہ سورہ برات جتنا بڑا ایک سورہ قرآن پاک کا گم ہو گیا ہے اور موجودہ قرآن ناقص ہے،

اہل سنت کی معتبر کتاب جامع الاصول ص ۵۲ ج ۳ باب ۲ فصل ۲

اہل سنت کی معتبر کتاب مستدرک حاکم ص ۲۲۴ ج ۲ کتاب التفسیر

اہل سنت کی معتبر کتاب المحاضرات ص ۴۳۳ ج ۳ الحد ۲۰

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص ۲۵ ج ۲

اہل سنت کی معتبر کتاب مجمع الزوائد ص ۱۴۰ ج ۷

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر الدر المنثور ص ۱۰۵ ج ۱ آیت ما ننسخ

درِ منثور کی عبارت | اخرج مسلم و ابن مردویہ و ابو نعیم فی الحلیۃ البیہقی فی الدلائل عن ابی موسیٰ الاشعری قال کنا نقرأ سورۃ نشبہا فی الطول والشدۃ ببرائۃ فانسیتہا غیر انی حفظت منہا لو کان لابن آدم وادیان من المال لا تبتغی ثالثا لا یملأ جوفہ الا التراب

ترجمہ، صحابی مشہور ابو موسی اشعری کہتا ہے کہ ہم ایک سورہ ایسا بھی پڑھتے تھے کہ جسکو بڑے ہونے میں ہم سورہ برائت سے تشبیہ دیتے تھے اور وہ تمام سورہ میں بھول گیا ہوں مگر یہ آیات یاد ہیں کہ لو کان لابن آدم وادیان،

نوٹ، اگر قرآن پاک میں صحابہ کرام کمی کا عقیدہ رکھتے ہوں جیسا کہ ابو موسی رکھتا تھا تو ایسے اصحاب کے بارے فیصلہ محفوظ ہے۔

سپاہ صحابہ کے امام ابی بن کعب صحابی کا اعلان کہ قرآن پاک میں کمی ہوئی ہے

جامع الاصول کی عبارت حدیث ۹۷۲ ابی بن کعب، ان رسول اللہ قال ان اللہ امرنی ان اقرأ علیك فقرأ فیہا، ان الدین عند اللہ الحنیفۃ المسلمۃ لا الیہودیہ ولا النصرانیہ ولا المجوسیۃ ومن یعمل خیرا فلن یکفرہ، وقرأ علیہ لوان لابن آدم وادیا من مال لا تبغی الیہ ثانیا ولو ان لہ ثانیا لا تبغی الیہ ثالثا ولا یملأ جوف ابن آدم الا التراب ویتوب اللہ علی من تاب،

ترجمہ، نماز تراویح کے عمر کی طرف سے مقرر کئے ہوئے پہلے امام ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا کہ اللہ پاک کا آرڈر ہے کہ میں تم پر قرآن پڑھوں، پس نبی پاک جو قرآن پڑھا تھا، اس میں مذکورہ آیات کو بھی پڑھا تھا، انوٹ، ان آیات کا قرآن پاک میں اب نام و نشان تک نہیں ہے، پس بقول صحابی قرآن میں کمی ہوئی ہے

سپاہ صحابہ کے امام عبداللہ بن مسعود صحابی کا اعلان کہ قرآن پاک میں کمی ہوئی ہے

المحاضرات کی عبارت واثبت ابن مسعود فی مصحفہ لوکان لابن آدم وادیان من ذہب لا تبغی الیہما ثالثا ولا یملأ جوف ابن آدم الا التراب

ترجمہ، صحابی رسول قاری قرآن کہ نبی پاک نے جسے قرآن سیکھنے کا حکم دیا تھا، حضرت عبداللہ بن مسعود نے اپنے قرآن میں وادی مال کی آیت کو لکھا تھا، نوٹ، اس آیت وادی مال کا اس وقت قرآن پاک میں نام و نشان نہیں ہے، معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کی مہربانی سے اس آیت کی بھی قرآن پاک میں کمی ہوئی ہے، اگر قرآن پاک میں کمی آیات والی روایات اہلسنت کی کتابوں میں آجائیں تو ان کے ایمان کا کچھ نہیں بگڑتا کیونکہ اسلام کو انہوں نے بہن دی ہوئی ہے،

حضرت عمر کی طرف سے نماز تراویح کی خاطر مقرر کیلئے ہوئے پہلے امام اور مشہور قاری ابی بن کعب نے اپنے قرآن میں دو سورے حفد اور خلع لکھے ہوئے تھے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص ۴۲۱ ج ۶ اخر کتاب
اہل سنت کی معتبر کتاب کیا تفسیر اتقان ص ۸۱ ج ۱ نوع ۱۹ از سیوطی
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص ۲۵ ج ۱ از مفتی بغداد

تفسیر اتقان کی عبارت وفی مصحف ابی ست عشرۃ سورۃ لانہ کتب فی آخرہ سورتی الحفد والخلع اخرج ابو عبید عن ابی سیرین قال کتب ابی ابن کعب فی مصحفہ فاتحہ والمعوذتین واللّٰہم انا نستعین واللّٰہم ایاك نعبد وکتب عثمان منہم فاتحۃ الکتاب والمعوذتین۔

ترجمہ، صحابی رسول اللہ اور حضرت عمر کے خاص چیلے ابی بن کعب نے اپنے قرآن کے آخر میں دو سورے حفد اور خلع لکھے ہوئے تھے، اور ابن سیرین وغیرہ بھی کہتے ہیں کہ ابی نے اپنے مصحف میں لکھے تھے، سورہ فاتحہ اور معوذتین اور دو سورے جنکا آغاز انا نستعینك اور ایاك نعبد سے ہوتا تھا

پس عثمان نے حفد اور خلع کو اپنے قرآن سے اڑا دیا، نوٹ، جس طرح بعض لوگوں کا معدہ اس طرح ہوتا ہے کہ پتھر ہضم لکڑی ہضم اور ربڑ ہضم اسی طرح ہمارے دیوبندی بھائیوں کا مذہب ایسا ہے کہ جس میں قرآن پاک کے چھ لاکھ حروف ہضم اور دس پارے ہضم اور دو سورے حفد اور خلع ہضم اور بغیر ڈکار کے ہضم ، رات کو پی لی صبح کو توبہ کرلی، ، رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

سپاہ صحابہ کے پیشوا ابو موسیٰ اشعری کا عقیدہ کہ سبح للہ جتنا ایک سورہ گم ہو گیا

درمنثور کی عبارت } عن ابی موسیٰ اشعری قال کنا نقرأ سورۃ نشبهها باحد المسبحات اولها سبح لله ما فی السمٰوٰت فانسیتها غیر انی حفظت منها یا ایها الذین آمنوا لم تقولون ما لا تفعلون فتکتب شهادة فی اعناقکم فتسئلون عنها یوم القیامة ،

ترجمہ ، صحابی ابو موسیٰ اشعری رپورٹ دیتا ہے کہ ہم ایک سورہ قرآن کا ایسا بھی پڑھتے تھے کہ جو مقدار میں ان سورتوں کے برابر تھا کہ جنکے اول میں سبح للہ یا یسبح للہ آتا ہے ، پس ہم اس سورہ کو بھول گئے ہیں صرف ہم کو اب یہ آیت مذکورہ یاد ہے

نوٹ ، اس موضوع کی روایات زید بن ارقم صحابی جابر بن عبد اللہ صحابی سے درمنثور میں زیادہ لکھی ہیں ، آیت ماننسخ کی تفسیر کو غور سے پڑھیں

آیات قرآن کا عثمان کے باعث کم ہونے کی رپورٹ صحابہ نے دی ہے اور ایمان خراب ہوا شیعوں کا ، کیا کہنا دیوبندی عدالت

ارباب انصاف قرآنی آیات کے کم ہونے کا نمونہ ہم نے کتب اہلسنت سے صحابہ کی زبانی پیش کر کے سنی احباب کو دعوت فکر دی ہے کہ اگر کسی مذہب کی کتابوں میں صرف کمی آیات کا ذکر آجائے تو وہ کافر ہے تو اس قانون کی روشنی میں تمام علماء سپاہ صحابہ و علماء دیوبند کا کافر ہونا بھی لازم آتا ہے ، کیونکہ مذہبی کتابیں اس کمی آیات قرآن والی خامی سے بھری ہیں ، اور تاویلات و جوابات کی پٹاری ہر مذہب کھول سکتا ہے ،

سورہ خلع اور حفد کو ابن عباس صحابی نے بھی اپنے قرآن میں لکھا ہوا تھا

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص ۴۲۱ ج ۶

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص ۸۱ ج ۱ نوع ع ۱۹

درمنثور کی عبارت } وفی مصحف ابن عباس قراءة ابیؓ وابی موسیٰ بسم الله الرحمٰن الرحیم اللهم انا نستعینک ونستغفرک نثنی علیک الخیر ولا نکفرک ونخلع ونترک من یفجرک ، ترجمہ ، جناب ابن عباس کے مصحف میں اور قراءت ابیؓ اور ابی موسیٰ سے ثابت ہے کہ سورہ خلع اور حفد ہیں

حضرت عمر سورہ حفد اور خلع کو نماز میں تلاوت کرتے تھے

تفسیر اتقان کی عبارت } ان عمر بن الخطاب قنت بعد الرکوع فقال بسم الله الرحمٰن الرحیم اللهم انا نستعینک ونستغفرک نثنی الیک ...... قال ابن جریج حکمة البسملة انهما سورتان فی مصحف بعض الصحابة

ترجمہ ، حضرت عمر صاحب نماز میں ان سورتوں کو پڑھتے تھے اور ابن جریج فرماتے ہیں کہ انکی ابتداء میں بسم اللہ آنے کی حکمت یہ ہے کہ یہ دونوں سورت قرآن ہیں بعض صحابہ کے مصحف میں ، نوٹ ، جناب ابن عباس اور ابی بن کعب اور حضرت عمر ان تینوں میں دو صحابی اور ایک خلیفہ ہے اور یہ سورہ خلع اور حفد کے قرآن ہونے کا اقرار و اعلان فرماتے ہیں ، اور اگر یہ صحابہ سچے ہیں تو عثمان نے ان سورتوں کو قرآن سے اڑایا کیوں ہے ،

پس معلوم ہوا کہ جب یہ سورتیں موجودہ قرآن میں نہیں ہیں تو قرآن میں کمی ہوئی ہے

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے خصوصاً صحابہ پرستی کی وبا سے

اگر علماء سپاہ صحابہ و دیوبند نے کسی گاٹے کے بجائے غیرت

مند ماں کا دودھ پیا ہے تو ابو موسیٰ اشعری اور ابی بن کعب پر بھی کفر کے فتو

ارباب انصاف یہ علماء سپاہ صحابہ جو بے ایمان کے میدان کے بہت بڑے
پہلوان ہیں اور اپنے ٹیڑھے پاؤں سے لے کر اپنے عقل سے خالی سر دل تک زور
کہتے ہیں، کہ بغض صحابہ لعنۃ اللہ ہم کہتے ہیں کہ صحابہ سے دشمنی کا مظاہرہ سب سے
پہلے اور سب سے زیادہ حضرت عائشہ اور حضرت معاویہ نے کیا تھا، خیر یہ مسئلہ
ذرا تفصیل طلب ہے فی الحال ہم ان کافر ساز ملاں سے یہ سوال کرتے ہیں، کہ ابو
موسیٰ اشعری صحابی کے بارے چھ عدد کتب اہل سنت گواہ ہیں کہ یہ صحابی عثمان
کے جمع کردہ قرآن میں کمی کا عقیدہ رکھتا تھا اور صحابہ کرام کے امام ابی ابن
کعب بھی عثمان کے قرآن میں کمی آیات کا عقیدہ رکھتا تھا، نیز عبداللہ
بن عباس اور حضرت عمر نے بھی ایسی آیات کی نشان دہی فرمائی ہے جو موجودہ
قرآن میں نہیں ہیں، پس ہم شیعہ خیر البریہ کا علماء سپاہ صحابہ سے یہ سوال ہے
کہ اگر آیات قرآن میں بقول تمہارے کمی کا عقیدہ رکھنے سے کوئی کافر ہو جاتا ہے
تو یہ کہاں کا انصاف ہے کہ اس محکوم بالکفر ہونے کی سعادت سے مذکورہ
اصحاب کو محروم رکھ کر بیچارے انصاف کے گلے پر چھری پھیر دی جائے، اگر صحابہ
کرام قرآن پاک کی آیات میں نقصان کا عقیدہ رکھیں وہ اسی عقیدہ کی وجہ سے علماء سپاہ
صحابہ کے امام کہلوائیں گے، تو یہ کہاں کا انصاف ہے اگر ایک فعل صحابی کرتا ہے
تو وہ فعل اسکی فضیلت بن جاتا ہے اور اگر اسی فعل کو کوئی دوسرا کرتا ہے
تو وہ فعل اس کے کفر کا سبب بن جاتا ہے، یہ اسلام نہیں ہے بلکہ معاویہ شاہی ہے،

بغیر کسی خوف کے جان ہتھیلی پر رکھ مستقبل سے بے نیاز ہو کر کہتا ہوں

کہ علماء دیوبند و سپاہ صحابہ کے بزرگان کا موجودہ قرآن پر ایمان نہیں ہے

اے عثمانیو! بوتل کے بجائے اگر تم نے کسی غیرت مند ماں کا دودھ پیا ہے
تو کسی عدالت میں رٹ کرو، اور میں ثابت کروں گا کہ تمہاری کتابیں گواہ ہیں
کہ قرآن میں علیؑ کا نام تھا، لفظ آل محمدؐ تھا مگر اب موجودہ قرآن میں یہ دونوں لفظ
نہیں ہیں، اور اگر میں ثابت نہ کر سکا تو پھانسی کا پھندا خوشی گلے میں ڈال لونگا اور ان
روایات کو ضعیف اور بلا سند کہنے والوں کو دعوت فکر ہے کہ وہ تفسیر درمنثور کے
خطبہ میں بما وصل الینا بالاسناد العالی من الخبر الماثور۔ اور والتخریج الی کل
کتاب معتبر کے الفاظ پڑھیں اور علیؑ و اولاد علیؑ کے فضائل سے انکار کر کے منافق
ہو کر نہ مریں، اگر سنی کتب میں کچھ روایات غلط ہیں تو ان میں ابوبکر، عمر کی فضیلت
کی روایات سرفہرست ہیں اور بفرض محال اگر مان لیا جائے کہ مذکورہ روایات
فضائل آل محمدؐ میں اہلسنت کی گھڑی ہوئی جھوٹی روایات ہیں تو پھر بھی ہم شیعوں
کی فتح عظیم ہے کیونکہ مرویات صحابہ کو جعلی کہہ کر علماء اہلسنت نے ہمارے سامنے
صحابہ کا جھوٹا ہونا مان لیا ہے، فضیلت آل محمدؐ جعلی نہیں ہے اور انکی خلافت
خیالی نہیں ہے، خیالی خلافت ہے تو وہ حضرات ثلثہ کی ہے کہ جسکی صداقت کے
لئے آج تک نواصب نے کوئی آیت قرآن اور نہ ہی حدیث متواتر پیش کی ہے اور
نہ ہی قیامت تک وہ پیش کر سکتے ہیں، اور آیت بلغ میں ہے سے مولیٰ علیؑ
کی خلافت کا ناقابل تردید ثبوت ہے، البتہ اس آیت سے لفظ علیؑ کو نکال
کر نواصب نے اپنے منہ پر لعنت کی سیاہی مل لی ہے،

امام اہلسنت حافظ ابن مردویہ کی گواہی کہ قرآن پاک میں حضرت علیؑ کا نام موجود تھا اور عثمان نے نکال دیا

اہل سنت کی معتبر کتاب درمنثور ص ۲۹۸ ج ۲ آیت ۶۷ المائدہ

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص ۱۹۳ ج ۹ پ ۶

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ص ۵۷ ج ۲ المائدہ آیت ۶۷

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص ۱۵۳ ج ۳ از ثناء اللہ عثمانی

اہل سنت کی معتبر کتاب مفتاح النجاۃ ص از مرزا معتمد خان

روح المعانی کی عبارت } اخرج ابن مردویہ عن ابن مسعود قال کنا نقرأ علی عہد رسول اللہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیاً مولی المؤمنین وان لم تفعل الخ

ترجمہ، حافظ احمد بن موسیٰ بن مردویہ الاصفہانی نے اپنے اسناد سے عبداللہ بن مسعود سے نقل کیا ہے، کہ ابن مسعود کہتا ہے کہ نبی کریمؐ کے زمانے میں ہم آیت بلغ کو اس طرح پڑھتے تھے کہ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین،

نوٹ، اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ علیؑ کا نام قرآن میں موجود تھا اور عثمان نے اپنے خفیہ کینہ کی وجہ سے اسکو قرآن سے نکال دیا تھا اور اگر حدیث قبول نہیں ہے تو ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ اہلسنت کے بزرگوں کو کیا مجبوری تھی کہ انہوں علیؑ کی فضیلت میں جھوٹی حدیث بنائی

ع الفضل ما شہدت بہ الاعداء

امام اہلسنت قاضی محمد بن علی شوکانی کا عقیدہ کہ قرآن میں علیؑ کا نام موجود تھا، اور عثمان صاحب نے اسکو نہ رہنے دیا،

فتح القدیر کی عبارت } عن ابن مسعود قال کنا نقرأ علی عہد النبیؐ، یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیاً مولی المؤمنین،

ترجمہ، سنیوں کے امام قاضی شوکانی فرماتے ہیں کہ صحابی رسول اللہ عبداللہ بن مسعود کہتا ہے کہ نبی کریمؐ کے زمانہ میں ہم اس آیت کو یوں پڑھتے تھے، ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المؤمنین،

نوٹ، ارباب انصاف یہ عبداللہ بن مسعود صحابی رسولؐ ہے اور یہ فضائل شیخین جب بیان کرتا ہے تو اہلسنت کو میٹھا لگتا ہے اور جب یہ گواہی دے رہا ہے علیؑ کا نام قرآن پاک میں تھا تو اس صحابی کا فرمان سنیوں کو ماننا پڑے گا

ثناء اللہ عثمانی کا اعتقاد کہ قرآن پاک میں علیؑ کا نام موجود تھا

تفسیر مظہری کی عبارت } عن ابن مسعود قال کنا نقرأ ..... ان علیاً مولی المؤمنین

یہ امام اہلسنت ثناء اللہ عثمانی بھی یہی عقید رکھتا تھا، کہ آیہ بلغ ما میں ان علیاً مولی المؤمنین کے الفاظ موجود تھے،

نوٹ، ہمارے یہ حوالجات دعوت فکر ہے ان مولانا صاحبان کیلئے جو شیعوں کی طرف اس دعوئی کی نسبت دیتے ہیں کہ علیؑ کا نام قران میں موجود تھا،

سنیوں کے بہت بڑے امام جلال الدین سیوطی کا عقیدہ کہ قرآن پاک میں علیؑ کا نام موجود تھا اور عثمان کمیٹی نے ابن عفان کو خوش کرنے کیلئے نکال دیا،

درمنثور کی عبارت اور حافظ ابن مردویہ نے ابن مسعود سے نقل کیا ہے کہ زمانہ رسول اللہؐ میں ہم آیت بلغ ما میں یہ الفاظ بھی پڑھتے تھے کہ ان علیاً مولی المؤمنین،

اہل سنت کے چار اماموں کی گواہی کہ قرآن میں علیؑ کا نام موجود تھا

کچھ علماء اہلسنت شیعہ علماء کو اس لئے برا بھلا کہتے ہیں کہ انہوں نے ایسی روایات نقل کی ہیں کہ جن میں یہ ذکر ہے کہ قرآن میں علیؑ کا نام موجود تھا، ہم شیعہ خیر البریہ سنی علماء کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ اگر اس قسم کی روایات کے ذکر کرنے سے بقول تمہارے وہ ذکر کرنے والا عالم اور اس کا مذہب تحریف قرآن کا قائل بن جاتا ہے اور موجودہ قرآن پر اس کا ایمان نہیں رہتا اور کافر ہو جاتا ہے، تو پھر یہ کافر ہونے والی فضیلت پہلے تو چار عدد سنی علماء اور ایک صحابی کو بھی حاصل ہے، اور پھر اس فضیلت کا تاج تمام مذہب اہلسنت کے سر پر ہے یہ کہاں کا انصاف ہے کہ اگر ایک بات سنی علماء اور صحابہ کریں تو وہ کافر نہیں ہیں اور اگر وہی بات شیعہ علماء کریں تو وہ کافر ہیں اور اگر سنی کتابوں میں ایسی باتیں تاویل کے قابل ہیں تو ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں، کہ تاویل کا حق صرف اہلسنت کو حاصل ہو اور دوسروں کا اس حق سے محروم ہونا یہ بھی مذہب اصحاب کی ایک بے انصافی ہے،

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں کہ قرآن پاک کی سورہ احزاب میں بھی ہمارے مولیٰ علیؑ کا نام تھا، اور سنی علماء کی گواہی حاضر خدمت ہے،

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص ۱۵۷ پ ۲۱ آیت ۲۵
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص ۱۹۲ ج ۵ الاحزاب آیت ۲۵
اہل سنت کی معتبر کتاب معارج النبوت ص ذکر جنگ خندق
اہل سنت کی معتبر کتاب مفتاح النجاۃ ص از مرزا محمد بدخشانی

روح المعانی کی عبارت واخرج ابن مردویہ عن ابن مسعود انہ کان یقرأ ھذا الحرف وکفی اللہ المومنین القتال بعلی ابن ابی طالب کان اللہ قویا عزیزاً۔

مفتی بغداد شہاب الدین کا عقیدہ کہ قرآن پاک میں علیؑ کا نام تھا

یہ علامہ الالوسی لکھتے ہیں کہ ابن مردویہ نے ابن مسعود سے نقل کیا ہے کہ وہ اس آیت کفی اللہ المومنین القتال کے بعد بعلیؑ ابن ابی طالبؑ کے الفاظ کو بھی پڑھتے تھے،

سنی علامہ مرزا محمد بدخشانی کا عقیدہ کہ قرآن پاک میں علیؑ کا نام تھا

مفتاح النجاۃ کی عبارت عن ابن مسعود انہ کان یقرأ وکفی اللہ المومنین القتال بعلی بن ابی طالبؑ کان اللہ قویا عزیزاً، ترجمہ، ابن مسعود سورہ الاحزاب کی مذکورہ آیت ۲۵ میں علیؑ کے نام کو پڑھتے تھے لفظ القتال کے بعد بعلی ابن ابی طالبؑ پڑھتے تھے

علامہ سیوطی کا عقیدہ اور گواہی کہ الاحزاب پارہ ۲۱ میں علیؑ کا نام موجود تھا، اور یہ گواہی دشمنان علیؑ محبان عثمان کے دلوں پر خنجر

تفسیر درمنثور کی عبارت ملاحظہ اخرج ابن ابی حاتم وابن مردویہ وابن عساکر عن ابن مسعود انہ کان یقرأ ھذا الحرف وکفی اللہ المؤمنین القتال بعلیؑ ابن ابی طالبؑ،

ترجمہ، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ اور ابن عساکر نے صحابی رسول عبداللہ بن مسعود سے نقل کیا ہے کہ وہ سورہ احزاب کی آیت ۲۵ کو اس طرح پڑھتے تھے کہ القتال کے بعد وہ لفظ بعلیؑ کو اس کے ساتھ ملاتے تھے،

امام علی مرتضےٰؑ کے نام نامی کے قرآن پاک میں موجود ہونے کی گواہی دینے سے سنی علماء کیا کافر اور مرتد ہو گئے ہیں،

ارباب انصاف سنی احباب کی فتویٰ ساز فیکٹری میں شیعوں کے خلاف فتاویٰ تیار کرنے کی ایک وجہ یہ بھی گھڑی گئی ہے کہ انکے علماء نے ایسی روایات نقل کی ہیں، کہ جنہیں یہ ذکر ہے کہ سورہ احزاب میں علیؑ کا نام تھا پس شیعہ تحریف کے قائل ہیں اور جو تحریف قرآن کے قائل ہے وہ کافر ہے ہم شیعہ خیر البریہ اس تقریر دلپذیر کو ان الفاظ کے ساتھ انکی خدمت میں واپس لوٹاتے ہیں کہ علماء اہلسنت نے بھی یہ روایات نقل کی ہیں کہ سورہ احزاب میں علیؑ کا نام تھا، پس ان روایات کے اپنی کتب میں لکھنے کے باعث علماء اہل سنت بھی قائل تحریف ہو کر منکر قرآن ہو گئے اور پھر سنی مذہب کے تمام لوگ قرآن پر ایمان نہ ہونے کی وجہ سے کافر ہو گئے،

امام اہلسنت علامہ ثعلبی کی گواہی کہ قرآن پاک میں آل عمران کے بعد لفظ آل محمدؐ بھی موجود تھا، اور آل عفان وآل مروان کو اس کا بڑا دکھ تھا،

ضروری وضاحت ارباب انصاف علامہ ثعلبی کی تعریف کے علماء اہلسنت نے پل باندھ دیئے ہیں، ثبوت کے لئے قاضی شمس الدین بن خلکان کی کتاب وفیات الاعیان اور علامہ یافعی کی مرأۃ الجنان اور ابن جماعت کی طبقات فقہاء شافعیہ اور سیوطی کی بغیۃ الوعاۃ ملاحظہ کریں۔

ثعلبی کی تعریف یاقوت حموی نے ان الفاظ کے ساتھ علماء اہلسنت سے نقل کی ہے، کان خیر العلماء بل بحرھم و نجم الفضلاء بل بدرھم و زین الائمۃ بل فخرھم واوحد الائمۃ بل صدرھم، اور اس جلیل القدر علامہ کی ایک تفسیر ہے جسکا نام ہے "الکشف والبیان عن تفسیر القرآن"

وضاحت ۲، ملاحظہ عبداللہ بن مسعود وہ جلیل القدر صحابی ہے کہ جسکی بابت کتاب اہل سنت صحیح مسلم ص— میں لکھا ہے، عن مسروق قال ذکروا ابن مسعود عند عبداللہ بن عمر فقال ذالک رجل لا ازال احبہ بعد ما سمعت رسول اللہؐ یقول استقرؤا القرآن من اربعۃ من ابن مسعود و معاذ بن جبل الخ ترجمہ، مسروق کہتا ہے کہ عبداللہ بن عمر کے پاس ابن مسعود کا ذکر ہوا تو وہ کہنے لگا کہ میں اسکو اس دن سے دوست رکھتا ہوں جب سے نبی کریمؐ نے فرمایا تھا، کہ قرآن کریم چار آدمیوں سے پڑھو، ۱۔ عبداللہ بن مسعود ۲۔ معاذ بن جبل ۳۔ ابی بن کعب ۴۔ سالم مولی ابی حذیفہ، اب ثعلبی اور ابن مسعود کی گواہی آل محمدؐ کی فضیلت میں ملاحظہ ہو،

علامہ ثعلبی اور ابن مسعود کی گواہی کہ قرآن میں لفظ آلِ محمدؐ موجود ہے

تفسیر ثعلبی کی عبارت ملاحظہ ہو۔ منقول از استقصاء الافحام در جواب منتہی الکلام در... تصنیف علامہ میر سید حامد حسین رحمۃ اللہ علیہ

اخبرنی ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ القاینی نا ابو الحسن بن عثمان بن الحسن النصیبی نا ابو بکر محمد بن الحسین بن صالح السبیعی نا احمد بن محمد بن سعید نا احمد بن میثم بن ابی نعیم نا ابو جنادہ السلولی عن الاعمش عن ابی وائل قال قرأت فی مصحف عبد اللہ بن مسعود ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوحًا و آل ابراھیم و آل عمران و آل محمد علی العالمین۔

ترجمہ، ابی وائل بیان کرتا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود کے قرآن میں میں نے اس آیت میں کہ اللہ نے آدمؑ اور نوحؑ کو چن لیا ہے اور آل ابراہیمؑ اور آل عمرانؑ کو چن لیا ہے، آل عمران کے بعد لفظ آل محمدؐ بھی پڑھا تھا،

عثمان کی ابن مسعود سے نفرت اور اس کے قرآن کو خاص طور پر جلانے کی وجہ

ارباب انصاف نبی کریمؐ نے ابن مسعود سے قرآن پڑھنے کا حکم فرمایا تھا اور ابن مسعود کے مصحف میں ایسی قرائات لکھی تھی، کہ جن سے آل محمدؐ کی فضیلت ثابت ہوتی تھی پس عثمان بنو امیہ کے ترجمان کے دل میں بغض آل محمدؐ کی آگ بھڑک رہی تھی اس نے ابن مسعود کو قرآن جمع کرنے والی کمیٹی میں بھی شامل نہ کیا اور ابن مسعود کے قرآن کو بھی فضیلت آل محمدؐ کے مٹانے کی طرح آگ لگا دی، اور ہم بھی ان روایات کو اس لئے لکھ رہے ہیں کہ دشمنان آل محمدؐ کے دل ان کو پڑھ کر سیخ آہ پر بھن کر کباب ہوتے ہیں،

حضرت عبد اللہ بن عباس صحابی رسولؐ اللہ نے عثمان اور بنو امیہ سے ڈرتے ڈرتے یہ گواہی دے ہی دی کہ قرآن پاک میں لفظ آل محمدؐ اور آل یٰسٓ تھا،

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری جلد ۳ صفحہ ۱۴۳ سورہ آل عمران آیت ۳
عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ ان اللہ اصطفیٰ آدم و نوحًا و آل ابراھیم و آل عمران علی العالمین قال ھم المؤمنون من آل ابراھیم و آل عمران و آل یاسین و آل محمد

ترجمہ، ابن عباس مذکورہ آیت کے بارے فرماتے کہ اللہ نے جنکو چن لیا ہے وہ آل ابراہیم اور آل عمران، آل یٰسٓ اور آل محمدؐ سے وہ لوگ مراد ہیں جو مومنین ہیں،

سنی ملاں باچھیں پھاڑ کر کے فرماتے ہیں کہ یہ تفسیری نوٹ ہے،

ارباب انصاف ابن عباس کی گواہی نے مذہب اہل سنت کی کمر توڑ دی ہے۔ کیونکہ سنی ملاں کے لئے جو کہ ناصبی بھی ہے آل محمدؐ کی فضیلت سننا اور پڑھنا سکرات موت سے کم نہیں ہے، ابن مسعود کے قرآن میں آل عمران کے بعد صاف آل محمدؐ لکھا ہوا تھا اور ابن عباس نے بھی گواہی دی کہ آل یٰسٓ اور آل محمدؐ اس آیت میں داخل ہیں۔

پس دشمن آل رسولؐ ملاں کا اس روایت سے جگر پھٹ گیا اور اس نے یہ تاویل گھڑی اور جان چھڑائی کہ یہ تو تفسیری نوٹ ہیں، سبحان اللہ
ع تیری زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی" کتب شیعہ میں بھی اسی طرح کے تفسیری نوٹ ہیں،

سپاہ صحابہ وعلماء دیوبند کسی ٹرک کے نیچے سر دیکر ہلاک ہو سکتے ہیں مگر

فضیلت آل محمدؐ میں ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کی تردید نہیں کر سکتے

ارباب انصاف وہ ناصبی ملاں کہ جب آل نبیؐ کی کوئی فضیلت کسی کتاب میں انکی آنکھوں
کے سامنے آتی ہے تو فوراً ہی ایک سو چار درجہ کا بخار اسکو شروع ہو جاتا
یہ ملاں باچھیں مُتحر ٹیں کر کے گز بھر کی زبان نکال کر یہ کہتا ہے کہ شیعہ کہتے ہیں کہ قرآن
پاک میں علیؑ کا نام تھا، قرآن میں لفظ آل محمدؐ بھی تھا اور عثمان نے نکال دیا ہے
پس شیعوں کا قرآن پر ایمان نہیں ہے اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں، کہ
چیز کو علماء اہلسنت نے بھی اپنی کتابوں میں ذکر فرمایا ہے، پس انکا ایمان بھی
قرآن پاک پر نہیں ہے، حوالہ جات تھوک کے حساب سے گذر چکے ہیں، کہ امام
اہلسنت حافظ ابن مردویہ اور امام اہلسنت قاضی محمدؐ شوکانی اور امام اہلسنت قاضی ثناء
اللہ عثمانی اور امام اہلسنت جلال الدین سیوطی اور امام اہلسنت شہاب الدین الالوسی
اور امام اہلسنت مرزا معتمد خان بدخشانی اور امام اہلسنت امام المفسرین علامہ ثعلبی
اور صحابی رسول اللہ حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں، کہ قرآن پاک میں علیؑ کا نام
بھی تھا اور آل عمران کے بعد آل محمد بھی تھا، پس انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ صحابہ
سمیت اہلسنت کے یہ مذکورہ امام اسی فتویٰ کی زد میں آگئے جو فتویٰ شیعوں کے
خلاف ناصبی لگاتے ہیں، سنی کتب سے میں نے رپورٹ پیش کر دی ہے کہ علیؑ
کا نام اور آل محمدؐ کا لفظ قرآن میں تھا اور عثمان نے یا کسی اور نے نکالا ہے یہ
اہلسنت کے گھر کا مسئلہ ہے، لکھنے والے بھی خود اہلسنت اور نکالنے
والے بھی خود ہیں،

امام اہل سنت محمد بن اسماعیل بخاری کا قرآن پاک میں کمی کا عقیدہ امام

بخاری کے اپنے پیروکاروں سمیت غلیظ اور بدترین کافر ہونے کیلئے روشن ثبوت ہے،

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ج ۶ ص ۱۱۹ کتاب التفسیر تبت
اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ج ۸ ص ۵۰۲ الشعراء حدیث ۴۷۷۱

صحیح بخاری کی عبارت: عن ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشيرتك الاقربين ورهطك منهم المخلصين۔

ابن عباس فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت مذکورہ نازل ہوئی اور ابن عباس نے
"ورھطک منھم المخلصین" کو بھی "لما نزلت" کے ساتھ ذکر کیا ہے،
پس معلوم ہوا کہ ورھطک الخ بھی قرآن تھا، اور ابن عباس اور امام بخاری
دونوں کا یہ عقیدہ تھا کہ یہ جملہ ورھطک الخ قرآن تھا اور قرآن جلانے والے
خلیفہ عثمان نے اس جملہ کو بھی جلا کر اس کا نام و نشان مٹا دیا۔

علماء دیوبند کو چیلنج کہ وہ اپنے اندھے اور غیر اندھے حافظوں کی مدد سے مذکورہ جملہ قرآن سے دکھائیں

سپاہ صحابہ کو اگر مذکورہ جملہ قرآن سے نہ ملے تو پھر کسی توے پر دونوں ہاتھ رگڑ کر اپنے
منہ پر مل لیں اور خندہ پیشانی سے اپنے اور امام بخاری کے بدترین کافر ہونے کا اقرار فرمالیں
کیونکہ تم تحریف کرنے کے مجرم ہو، اور نسخ والا بہانہ بھی ادھر نہ چلے گا، کیونکہ نسخ آیت
کا ہوتا ہے، اور مذکورہ جملہ آیت نہیں ہے نیز اگر نسخ ہے تو اس کا ناسخ پیش کریں
اور منسوخ التلاوت ہونا یہ بھی محتاج دلیل ہے، خلاصہ قرآن پاک میں کمی کا ثبوت ہم
نے سنیوں کی صحیح بخاری سے ثابت کر دیا ہے، پس انکا کافر ہونا خود بخود ثابت ہو گیا،

امام اہل سنت امام بخاری نے صحیح میں قرآن میں کمی واقع ہونے کا اقرار کرکے علماء سپاہ صحابہ کا کفر کی سیاہی سے منہ کالا کر دیا ہے،

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ج ۶ ص ۲۷ کتاب التفسیر سورہ بقرہ
اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ج ۸ ص ۱۸۶ باب ۳۴ حدیث ۴۵۱۹

صحیح بخاری کی عبارت: عن ابن عباس قال کانت عکاظ و مجنہ و ذو المجاز اسواقا فی الجاهلیة فتاثموا ان یتجروا فی المواسم فنزلت لیس علیکم جناح ان تبتغوا فضلا من ربکم فی مواسم الحج،

ترجمہ: ابن عباس فرماتے ہیں کہ عکاظ مجنہ اور ذوالمجاز یہ تین میلے تھے زمانہ جاہلیہ میں، اسلام آنے کے بعد لوگوں نے مواسم حج میں تجارت کو گناہ سمجھا بس پھر یہ آیت اتری کہ مواسم حج میں تم اپنے رب کے فضل کو طلب کرو یہ تمہارے لئے گناہ نہیں ہے،

نوٹ: ارباب انصاف بقول سپاہ صحابہ کہ قرآن پاک میں کمی کی روایات کا نقل کرنا کفر ہے اور جس مذہب میں یہ روایات ہوں وہ تمام مذہب ہی کالے کافروں کا، بس معلوم ہوا کہ اس قانون کی روشنی میں سپاہ صحابہ مذہب ہی کالے کافروں کا ہے اور امام بخاری نے علماء دیوبند کے کافر قرار دینے کیلئے شیعوں کے ہاتھ میں ایسا ہتھیار دیا ہے جسکا کوئی توڑ ہی نہیں ہے اور "فی مواسم الحج" کو تفسیری نوٹ بنانا یہ بھی سپاہ صحابہ کی شکست ہے، کیونکہ اگر تفسیری نوٹ کا دروازہ کھل گیا تو پھر سب مذاہب اس سے فائدہ اٹھائیں گے، اس حوالہ کو پڑھ کر دیوبندیوں کا دل خون کے آنسو روئے گا،

امام بخاری نے اپنی صحیح میں عثمان کی وجہ سے آیات کی کمی و زیادتی کو نقل کرکے منکرین تحریف قرآن دیوبندی علماء کو لوہے کی لگام چڑھا دی ہے،

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ج ۶ ص ۲۱۱ سورہ واللیل اذا یغشی
اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۸۳
اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح ترمذی ص ۳۱۷
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ج ۶ ص ۳۵۸ سورہ واللیل

صحیح بخاری کی روایت: فقرأت واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی والذکر والانثی، علقمہ کہتا ہے کہ ہم شام میں آئے اور ابو درداء تشریف لائے اور پوچھا کہ تم میں بڑا قاری کون ہے؟ لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا اس نے مجھ سے فرمایا پڑھو میں نے مذکورہ آیت کو پڑھا "والذکر والانثی" ابو درداء نے کہا کہ میں نے اس کو نبی کریم کے منہ سے اسی طرح سنا ہے مگر یہ لوگ نہیں جانتے

نوٹ، موجودہ قرآن میں وما خلق الذکر والانثی لکھا ہے،

نوٹ، ہمارے سنی احباب ہمارے خلاف فتاوی دینے کی یہ وجہ بیان فرماتے ہیں کہ یہ قرآن میں کمی کا عقیدہ رکھتے ہیں اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں کمی اور زیادتی کا عقیدہ تو بخاری شریف گواہ ہے کہ اہلسنت بھی رکھتے ہیں اور اگر یہ عقیدہ باعث کفر ہے تو اہل سنت بھی کائنات کے بدترین کفار ہیں، ہم نے نہایت دیانت داری سے سنی کتب کو پڑھا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اہلسنت کے اصحاب اور خلفاء اور علماء نے قرآن کو بچوں کی کھیل جیسا بنا رکھا ہے انکا کوئی کہتا ہے کہ قرآن کی آیات کم ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ سورتیں کم ہیں،

علمائے سپاہ صحابہ اپنے عقل سے خالی سر کو کسی دیوار سے ٹکر مار کر پاش پاش کر سکتے ہیں مگر اپنے جھوٹے مذہب پر اعتراضات کی صفائی نہیں دے سکتے

ارباب انصاف سپاہ صحابہ پر مذہب اہل سنت کو رسوا کرنے کی بہت بڑی ذمہ داری ہے اور دوسرے مذاہب والوں کو کافر کہنے پر ہی انکا گذارہ ہے حالانکہ امام بخاری اور انکے امام مسلم سے لے کر انکے امام عبد الوہاب شعرانی اور امام انور شاہ دیوبندی کشمیری تک دیوبند کے تمام پوپ پال تحریف قرآن کا عقیدہ رکھتے ہیں اور انکی اپنی پاس شدہ قرارداد ہے کہ قرآن پاک میں کمی کا عقیدہ رکھنا کفر ہے ، اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ علم منطق کی روشنی میں شکل اول پر صغری اور کبری ملا کر ہم پیش کر دیتے ہیں اور نتیجہ کو اہل سنت علماء خود حاصل کریں ، امام اہلسنت ، امام بخاری اور انور شاہ کشمیری وغیرہ قرآن پاک میں تحریف کا اور کمی آیات کا عقیدہ رکھتے تھے اور بقول اہل سنت جن لوگوں کا مذکورہ عقیدہ ہو وہ کائنات کے بدترین کافر ہیں ،

پس امام بخاری اور انور شاہ کشمیری کائنات کے بدترین اور بار بار نسخ کا بہانہ کرنے سے پہلے آپس میں اتفاق کر لیں فیصلہ کر لیں انور شاہ صاف کہتا ہے کہ قرآن میں لفظی تحریف واقع ہے اور عبد الوہاب شعرانی بھی یہی کہتا ہے کہ قرآن میں کمی واقع ہوئی ہے ، پس یا تو سنی علماء کا ہر مقام میں دعوی نسخ جھوٹا ہو گیا اور یا یہ دونوں عالم سنی جھوٹے ہو گئے ، انکی وہی بات ہے کہ میں کچھ گاتا ہوں اور میرا طنبورہ کچھ گاتا ہے ، سنی علماء کچھ کہتے ہیں اور سنی جہلاء ، کچھ کہتے ہیں۔

قبضہ گروپ عثمانی حکومت کے نمائندوں کا قرآن پاک میں نبی کریم کی قرأت کو چھوڑ کر اپنی لکھنا یہ انکا قرآن میں تحریف کرنے کا روشن ثبوت ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص ۲۲۳ ج ۲ النساء آیت ۱۱۷

اہل سنت کی معتبر کتاب

اہل سنت کی معتبر کتاب

در منثور کی ہم عن عائشۃ قالت قرأ رسول اللہ ان

عبارت ا یدعون من دونہ الا انثی

ترجمہ ، حضرت عائشہ روایت کرتی کہ نبی کریم نے مذکورہ آیت میں الا انثی پڑھا ہے ،

نوٹ ، ارباب انصاف سورۃ نساء کی آیت نمبر ۱۱۷ میں اس وقت موجودہ قرآن میں الا اناثا لکھا ہے ، گویا خود سنیوں نے نبی کریم کی قرأت کی مخالفت کی ہے ،

حکومت عثمان کے نمائندوں کا قرأت نبوی سے اختلاف کرنے کا ایک اور ثبوت

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص ۱۹ ج ۴ سورہ یوسف ،

عن ابن مسعود انہ قرأ انی ارانی اعصر عنبا قال واللہ لقد اخذتہا من رسول اللہ ھکذا ، ترجمہ ، ابن مسعود صحابی نے اعصر عنبا پڑھا ہے اور اللہ پاک کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ رسول اللہ سے بھی میں نے عنبا پڑھا ہے ، نوٹ ، سورہ یوسف میں عثمان نے عنبا کی بجائے خمرا لکھوایا ہے اور یہ بات عثمان کے قرآن میں تحریف کرنے کا روشن ثبوت ہے ،

عثمان حکومت کے قرآن پاک میں تحریف کرنے کا ایک اور نمونہ نبی پاک نے

فارقوا پڑھا عثمان نے فرقوا لکھوایا کوئی وکیل عثمان صفائی پیش کرے،

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص ۶۳ ج ۳ پارہ ۸ سورہ انعام

عن ابو هریرہ سمعت النبی یقرأ فارقوا دینهم

ترجمہ، جناب ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ سے میں نے سنا تھا، وہ انعام کی اس آیت کو فارقوا پڑھتے تھے،

نوٹ، موجودہ قرآن میں فرقوا لکھا ہے، پس نبی کریمؐ کی قرأت کو چھوڑ کر کسی اور کی قرأت کو لکھنا یہ طریقہ نبی پاکؐ کے خلاف قبضہ گروپ کی کھلی ہوئی بغاوت ہے،

قبضہ گروپ کی طرف سے قرأت میں نبی پاکؐ سے بغاوت کا ایک اور نمونہ

نبی پاکؐ نے فرغ پڑھا اور عثمان نے فزع لکھا کر آنجنابؐ کی نافرمانی کی ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص ۲۳۶ ج ۵ سورہ سبا، آیت ۲۳

عن ابی هریرہ ان النبی قرا فرغ عن قلوبهم یعنی بالراء والغین،

ترجمہ، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے مذکورہ آیت میں فرغ پڑھا،

نوٹ، ارباب انصاف ہم شیعہ خیر البریہ کہتے ہیں، کہ قرآن پاک نبی کریمؐ پر نازل ہوا ہے، اور جس طرح الفاظ کو پڑھنا ہے، اس کا سب سے زیادہ علم نبی پاکؐ کو تھا عثمان کا نبی پاکؐ کی قرأت کو ترک کرنا نبیؐ پاک سے بغاوت ہے،

عثمانی حکومت کی تحریف اور بغاوت کا ایک اور نمونہ قرآن پاک

میں معجزین کی جگہ پر معاجزین لکھوا دیا ہے،

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص ۳۶۶ ج ۴ الحج آیت ۵۱

عن عروہ بن زبیر انہ کان یعجب من الذین یقرؤن هذه الآیہ والذین سعوا فی آیاتنا معاجزین قال لیس معاجزین من کلام العرب انما هو معجزین،

ترجمہ، عروہ بن زبیر ان لوگوں سے تعجب کرتے تھے جو مذکورہ آیت میں معاجزین پڑھتے تھے اور وہ کہتے تھے کہ یہ معاجزین عربی لفظ نہیں ہے اس جگہ معجزین ہے،

نوٹ، قرآن پاک میں صحیح لفظ کو چھوڑ دوسرا لکھوانا اللہ پاک کے خلاف بغاوت ہے

مروانی حکومت کی طرف سے قرأت نبوی کی مخالفت کا ایک اور نمونہ،

نبی پاکؐ نے قرات پڑھا ہے اور عثمان نے قرۃ لکھوا کر علانیہ بغاوت کی ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص ۱۷۶ ج ۵ السجدہ آیت ۱۸

عن ابی هریرہ ان رسول اللہ قرا فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرات اعین،

ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ آیت میں نبی پاکؐ نے قرأت پڑھا ہے

نوٹ، حضرت عثمان پر بہت افسوس ہے کہ مذکورہ آیت میں نبی پاکؐ کی قرأت کو چھوڑ کر آنجنابؐ کی مخالفت کی ہے جو کہ گناہ عظیم ہے،

ابن عباس کا اعلان کہ عثمان غنی نے قرآن پاک کے الفاظ میں کمی کی ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص ۱۴۰ ج ۲ آیت متعہ
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ص ۹ ج ۴ النساء آیت
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۱۹۷ ج ۳ آیت متعہ
اہل سنت کی معتبر کتاب المصاحف ص ۶۳ ابو بکر سجستانی
اہل سنت کی معتبر کتاب المستدرک للحاکم ص ۳۰۵ ج ۲ تفسیر سورہ نساء

درمنثور کی عبارت } واخرج عبد بن حمید وابن جریر وابن الانباری فی المصاحف والحاکم وصححہ من طریق عن ابی نضرہ قال قرات علی ابن عباس فما استمتعتم بہ منھن فاتوھن اجورھن فریضۃ قال ابن عباس فما استمتعتم بہ منھن الی اجل مسمی فقلت ما نقرؤھا کذالک فقال ابن عباس واللہ لانزلھا اللہ کذالک

ترجمہ، عبد بن حمید اور ابن جریر اور ابن انباری اور حاکم نیشاپوری ان اہل سنت کے تمام اماموں نے جناب ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیت متعہ میں یہ الفاظ بھی تھے الی اجل مسمّیٰ

درمنثور کی دوسری عبارت } اخرج عبد الرزاق وابوداؤد فی ناسخہ وابن جریر عن الحکم انہ سئل عن ھذہ الایۃ أمنسوخۃ قال لا وقال علی لولا ان عمر نھی عن المتعۃ ما زنی الا شقی

ترجمہ، اور حکم راوی ہے کہ ابن عباس سے سوال ہوا کہ کیا آیت متعہ منسوخ ہے، انہوں نے فرمایا نہیں، اور اگر عمر صاحب متعہ سے منع نہ

کرتے تو سوائے بدبخت کے اور کوئی زنا نہ کرتا،

علماء سپاہ صحابہ اور مفسر اعظم قرآن ابن عباس کی گواہی کہ قبضہ گروپ عثمان کی حکومت نے قرآن پاک سے، الی اجل مسمّیٰ کو اڑا دیا

بیانہ، چھ عدد کتب کی گواہی کہ الی اجل مسمّیٰ قرآن میں نازل ہوا ہے اور عثمانی حکومت نے اسکو کاٹ دیا ہے، ارباب انصاف کیا مذکورہ چھ عدد کتب اہل سنت کی کتب نہیں ہیں؟ کیا ان کے ماننے والے صحابہ کرام کو ماننے والے نہیں ہیں؟ کیا سیوطی نے اپنی تفسیر کے خطبہ میں نہیں فرمایا کہ ہم نے اس تفسیر درمنثور میں ان روایات کو لکھا ہے جو کتب معتبرہ سے بسند عالی ہم تک پہنچی ہیں، اور امام اہلسنت محدث حاکم نے فرمایا ہے کہ "ھذا حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ" کہ الفاظ الی اجل مسمی کے جس روایت میں ہیں وہ امام مسلم کی شرائط پر صحیح ہے، اگر مذکورہ روایت جھوٹ ہے تو پھر معلوم ہو گیا کہ اہل سنت کی کتابوں میں انکے علماء نے کچھ جھوٹ بھی لکھے ہیں، اگر روایت صحیح ہے تو معلوم ہوا عثمانی حکومت کی منظور شدہ کمیٹی نے قرآن پاک میں کٹ وٹ کی ہے اور لفظ الی اجل مسمّیٰ کو کاٹ دیا ہے اور قرآن میں سے کسی لفظ کو کاٹ دینا کفر ہے، پس اس کمیٹی نے کفر کیا ہے اور آیت متعہ سے چونکہ خلیفہ زادی حضرت اسماء بنت ابی بکر کے پھول کھلے ہیں اس لئے اس کمیٹی نے لفظ الی اجل مسمّیٰ کو کاٹ دیا ہے، ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ موجودہ قرآن میں تمام سنی حفاظ اندھے اور غیر اندھے مل کر کوشش کے باوجود بھی الی اجل مسمّیٰ کے الفاظ نہیں دکھا سکتے اور ان کا نسخ والا بہانہ ہم تب مانیں گے، جب وہ حدیث رسول ؐ بسند صحیح پیش کریں گے اور ہمارا دعویٰ ہے کہ وہ نہیں پیش کر سکتے،

امہات المؤمنین میں سے حضرت عائشہ اور حفصہ اور ام سلمہ کی گواہی

کہ قبضہ گروپ عثمانی حکومت نے قرآن پاک میں تحریف کی ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب المصاحف ص ۹۴ تالیف
ابی بکر عبد اللہ بن داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی
اہل سنت کی معتبر تفسیر در منثور ص ۳۰۲ ج ۱ آیت حافظوا علی الصلوات
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ص ۳۴۸ ج ۲ آیت حافظوا
اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۱۹۷ ج ۸ حدیث ۴۵۳۲
اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۲۳۵ ج ۱ باب اوقات الصلوٰۃ

صحیح مسلم کی عبارت: عن ابی یونس مولی عائشہ انہ قال امرتنی عائشہ ان اکتب لہا مصحفا وقالت اذا بلغت ھذہ الآیۃ فاذنی حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ قال بلغتہا اذنتہا فاملت علی حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ وصلوٰۃ العصر وقوموا للہ قانتین قالت عائشۃ سمعتہا من رسول اللہ

ترجمہ، راوی کہتا ہے کہ حضرت عائشہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں انکے لئے ایک مصحف لکھوں اور جب میں اس آیت حافظوا تک پہنچوں تو مجھے اطلاع دیں، پس جب میں اس آیت تک پہنچا تو میں نے انکو اطلاع دی، پس حضرت عائشہ نے مجھے یہ آیت اس طرح لکھوائی صلوٰۃ الوسطیٰ کے بعد صلوٰۃ العصر اور فرمایا کہ اس آیت کو میں نے رسول اللہ سے اسی طرح سنا ہے،

صدیقی خاندان کی ایک صدیقہ کی گواہی کہ عثمان نے قرآن پاک میں کمی فرمائی ہے

ارباب انصاف مذکورہ بیان حضرت عائشہ کا اس امر کا ٹھوس ثبوت ہے کہ جناب عثمان نے قرآن میں کمی فرمائی ہے اور صلوٰۃ العصر کا جملہ کم کر دیا ہے اور نسخ کا بہانہ یہاں نہیں چل سکتا کیونکہ نسخ آیات نبی کریمؐ کے زمانہ میں ہوتا ہے اور اگر یہ جملہ نبی کریمؐ کے زمانہ میں نسخ ہوگیا تھا تو حضرت عائشہ نے اسکو قرآن میں کیوں لکھوایا ہے؟ کیونکہ قرآن پاک میں زیادتی کرنا بہت بڑا جرم ہے، اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں، ارباب صحاح کی گواہی کہ بقول حضرت عائشہ جناب عثمان نے قرآن پاک میں کمی فرما کر اسلام پر بہت بڑا احسان کیا ہے

در منثور کی عبارت: واخرج احمد وعبد بن حمید ومسلم وابو داؤد والترمذی والنسائی وابن جریر وابن ابی داؤد وابن الانباری فی المصاحف والبیہقی فی سننہ عن ابی یونس مولی عائشہ قال امرتنی عائشہ ان اکتب لہا مصحفا، ترجمہ حضرت عائشہ راوی روایت کرتا الخ پوری روایت مسلم شریف سے ہو چکی ہے

جناب حفصہ کا اعلان کہ عثمان نے قرآن پاک میں کمی فرمائی ہے،

در منثور کی عبارت: عن عمرو بن رافع قال کنت اکتب مصحفا لحفصہ زوج النبی فقالت اذا بلغت ھذہ الآیہ فاذنی حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ الوسطیٰ فلما بلغتہا اذنتہا فاملت علیہ وصلوٰۃ العصر وقالت اشہد انی سمعتہا من رسول اللہ

ترجمہ راوی کہتا ہے کہ جناب حفصہ زوجہ نبیؐ کے لئے میں مصحف لکھ رہا تھا اور انہوں نے فرمایا کہ تم جب اس آیت تک پہنچ جاؤ حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ الوسطی تو مجھے بتانا بقول راوی جب میں اس پر پہنچا تو میں نے ان کو اطلاع دی تو انہوں نے اس آیت میں والصلوٰۃ الوسطی کے بعد یہ بھی لکھوایا والصلوٰۃ العصر اور فرمایا کہ میں نے نبیؐ پاک سے اسی طرح سنا ہے،

ام سلمہ زوجہ نبیؐ کی گواہی کہ عثمان نے قرآن پاک میں کمی فرمائی ہے،

المصاحف کی عبارت { عن عبد اللہ بن رافع مولی ام سلمہ انہا قالت لہ اکتب لی مصحفا فاذا بلغت ھذہ الایہ فاخبرنی حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطی قال فلما بلغتہا اذنتہا فقالت اکتب حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطی وصلوٰۃ العصر

ترجمہ، راوی کہتا ہے کہ نبی کریمؐ کی بیوی ام سلمہ نے مجھے فرمایا کہ میرے لئے ایک مصحف لکھو اور تم جب اس آیت پر پہنچو تو مجھے بتانا، پس جب میں اس آیت کے قریب پہنچا تو ام سلمہ نے فرمایا کہ اس آیت کو یوں لکھو کہ صلوٰۃ وسطی کے بعد صلوٰۃ عصر بھی لکھو،

نوٹ، ارباب انصاف اگر صلوٰۃ عصر منسوخ ہے تو پھر اہل اسلام اس نماز عصر کو پڑھتے کیوں ہیں؟ جناب عائشہ اور حفصہ اور ام سلمہ کا اپنے اپنے مصحف میں اس آیت میں صلوٰۃ العصر کو لکھوانا اس امر کا ٹھوس ثبوت ہے، کہ اس کے بارے یا عثمان غنی خطا پر ہیں اور یا یہ تین ازواج النبیؐ خطا پر ہیں، اور یہ خطا بھی ایسی ہے کہ جسکے ارتکاب سے ایمان اور اسلام کو سخت خطرہ پیدا ہو جاتا ہے،

سپاہ صحابہ کے چہیتے علامہ سیوطی سنی کی ایک اور رپورٹ کہ عثمان غنی نے قرآن پاک میں کٹ وٹ کر کے اس میں کمی کر دی ہے،

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص ۳ ج ۲

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص ۲۲ ج ۵ آیت صلوٰۃ

اہل سنت کی معتبر کتاب المصاحف ص ۹۵ ذکر مصحف عائشہ

اتقان کی عبارت { عن حمیدہ بنت یونس قالت قرأ علی ابی وھو ابن ثمانین سنۃ فی مصحف عائشہ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یاایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما وعلی الذین یصلون الصفوف الاول قالت قبل ان یغیر عثمان المصاحف

ترجمہ، ابوبکری مذہب کی لیڈی رپوٹر فرماتی ہیں کہ ابی جو کہ ۸۰ برس کے تھے انہوں نے مصحف عائشہ سے مجھے اس آیت کو یوں سنایا وعلی الذین یصلون الصفوف الاول یعنی آیت صلوٰۃ میں مذکورہ جملہ بھی سنایا اور قرآن پاک میں عثمان کے ردوبدل اور کٹ وٹ کرنے سے پہلے یہ جملہ قرآن میں تھا

نوٹ، ارباب انصاف مصحف عائشہ کی رپورٹ آپ کے سامنے ہے اور عثمان کا قرآن پاک میں کمی کرنا ایک روشن امر ہے، اگر عثمان کے علاوہ کوئی شخص یہ کہہ دے کہ قرآن میں یہ کم کر دیا گیا ہے تو وہ بچارہ ملاں کی نگاہ میں کافر ہے، اگر وہ عثمان غنی صاحب کی وجہ سے قرآن پاک میں کمی ہوئی ہو اور سیوطی جیسے بلند پایہ علماء نے گواہی دی ہو تو پھر کوئی بات نہیں ہے، خلاصہ کلام ایک ہی ہے اگر سنی کرے تو وہ عبادت ہے اور کوئی دوسرا کرے تو کفر ہے،

بی بی عائشہ کی چھری پٹی بکری آیت رجم اور آیت رضاع کبیر قرآن پاک

سے کھا گئی اور بقول عائشہ قرآن میں نمایاں کمی ہو گئی،

اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ ص ۱۴۱ باب رضاع الکبیر

اہل سنت کی معتبر کتاب سنن دار قطنی ص ۵۰ باب الرضاع

اہل سنت کی معتبر کتاب حیات الحیوان ص ۴۶۲ ج ۲ لغت دواجن

اہل سنت کی معتبر کتاب المحاضرات ص ۴۳۳ ج ۴ الحد ۲۰

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص ۲۵۴ ج ۴

سنن ابن ماجہ کی عبارت } عن عائشہ قالت لقد نزلت آیۃ الرجم و رضاعۃ الکبیر وکان فی رقعۃ تحت سریری فلما مات رسول اللہ وتشاغلنا بموتہ دخل داجن فاکلہا،

ترجمہ، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آیت رجم اور آیت رضاع کبیر نازل ہوئی تھی اور آیات ایک رقعہ میں میری چارپائی کے نیچے رکھی تھی جب رسول اللہ کی وفات ہوئی تو ہم ادھر مشغول ہو گئے، اور بکری آگئی اور داخل ہوئی اور کھا گئی۔

نوٹ | ارباب انصاف حضرت عائشہ نے قرآن پاک کے بارے جو گستاخی فرمائی ہے کہ آیت رجم بکری کھا گئی ہے یہ قابل غور ہے اگر یہ بات کسی اور سنی کی ہوتی تو ڈھولک ملاں رات دن اسکے خلاف بجتا مگر اب ملاں کے لبوں کو تالے لگ گئے ہیں، مذکورہ روایت سے معلوم ہوتا کہ موجودہ قرآن کے کامل ہونے پر حضرت عائشہ کا ایمان نہ تھا، اب بی بی صاحبہ کو کس کھاتے میں ڈالنا ہے یہ بات دیوبندی علماء کے اپنے ہاتھوں میں ہے۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں بقول عائشہ قرآنی آیات کو بکری کا کھانا یقینی ہے

اور قرآنی آیات کی کمی پر حضرت عائشہ کا عقیدہ رکھنا بھی یقینی ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تبیان الحقائق شرح کنز الدقائق ص ۱۳۶ ج ۱ ط مصر تصنیف فخر الدین عثمان بن محجن البارطی الزیلعی،

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص ۱۳۵ ج ۲ آیت حرمت امہات

تبیان الحقائق کی عبارت } قال الشافعی لایحرم الا بخمس رضعات الخ حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ عورت بچے کو ۵ مرتبہ دودھ پلائے تو حرمت آجائے گی اور دلیل شافعی کی یہ ہے کہ عائشہ نے کہا کہ پہلے رضاع کے بارے یہ حکم آیا تھا کہ عورت ۱۰ مرتبہ دودھ پلائے پھر یہ حکم ۵ مرتبہ دودھ پلانے کے حکم سے منسوخ ہو گیا، اور وفات نبی تک یہ ۵ مرتبہ والے حکم والی آیت کی تلاوت کی جاتی تھی؛ ولاحجۃ لہ فی خمس، پھر امام شافعی کے قول کو اس طرح رد بھی کیا گیا ہے، تبیان میں کہ ۵ مرتبہ میں شافعی کے لئے حجت نہیں ہے کیونکہ عائشہ نے کہا کہ وہ ۵ مرتبہ حکم والی آیت بھی قرآن تھی، اور وہ ایک صحیفہ میں میرے سرہر کے نیچے تھی اور جب ہم موت نبی کی وجہ سے مشغول تھے دخلت داجن فاکلتہا، کہ بکری آئی اور کھا گئی۔ نوٹ۔ ارباب انصاف یہ روایت کہ بکری عائشہ کی قرآن کھا گئی، سنن ابن ماجہ کی ہے جو کہ صحاح ستہ میں سے ہے، اور ارباب صحاح کا یہ روایت اہل سنت کیلئے ایک تحفہ ہے اور ایسی روایت کو لکھنا اگر کفر ہے تو سات عدد سنی علماء اس روایت کے لکھنے سے الحمد للہ کافر ہو گئے ہیں، اور دوسرے بچے کچھے پڑھنے سے کافر ہو گئے، بی بی عائشہ زندہ باد اور اسکی قرآن چبانے والی بکری بھی زندہ باد

سپاہ صحابہ کے خانہ ساز مذہب کی گرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا اور

یعنی بی بی عائشہ کی بکری کے قرآن کھانے کے چند حوالہ جات اور

اہل سنت کی معتبر کتاب المسند ابویعلی الموصلی ص ۳۲۲ ج ۴
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص ۱۳۵ ج ۲ النساء آیت ۲۸

المسند کی عبارت: ابو سلمہ یحیی بن خلف، ثنا عبد الاعلی، عن محمد بن اسحق عن عبد اللہ بن ابی بکر، عن ابیہ، عن عائشہ، قالت لقد نزلت آیہ الرجم، و رضاعۃ الکبیر عشراً، ولقد کان فی صحیفۃ تحت سریری، فلما مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و تشاغلنا بموتہ، دخل داجن فاکلہا،

ترجمہ، مذکورہ رواۃ نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے کہ آیت رجم اور رضاع کبیر نازل ہوئی تھی، اور وہ ایک صحیفہ میں میری سریر کے نیچے تھی، پس جب رسول خدا کی وفات ہوئی اور ہم اس میں مصروف ہونے تو بکری آئی اور اسکو کھا گئی،

نوٹ، اس روایت کے تمام رواۃ کو کتب رجال میں دیانت داری سے ہم نے دیکھا ہے، اور تمام کو اہل سنت کے اصولوں کے مطابق صحیح پایا ہے یہ روایت اس امر کا روشن ثبوت ہے، کہ جناب عمر اور حضرت عائشہ کا موجودہ قرآن پر ایمان نہیں تھا کیونکہ اس موجودہ قرآن میں عثمان کی مہربانیوں سے آیت رجم اور رضاع کبیر نہیں ہے، اور اس روایت میں اہل سنت کیلئے ایک مصیبت یہ بھی ہے کہ جب بکری اس آیت کو کھا رہی تھی تو خدا نے اسکی حفاظت کیوں نہ فرمائی کر بکری کا گلا کیوں نہ دبایا!

علماء دیوبند و سپاہ صحابہ سنکھیا جیسا زہر تو کھا سکتے ہیں، مگر حضرت

عمر اور عائشہ کا موجودہ قرآن کے کامل ہونے پر ایمان ثابت نہیں کر سکتے

ارباب انصاف جس دن سے یتیموں اور غریبوں کو محروم کر کے زکواۃ اور اوقاف کی رقم سے حکومت نے سنی ملاں کا پیٹ بھرنا شروع کیا ہے اسی دن سے اس ملاں نے شیعیان علیؑ کے خلاف عوعو شروع کیا ہے اور بڑی بے حیائی سے باچھیں ہٹھری کر کے یہ ملاں جھوٹ بولتا ہے کہ شیعان علیؑ موجودہ قرآن میں کمی آیات کا عقیدہ رکھتے ہیں اور یہ کفر ہے اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ موجود قرآن میں کمی آیات کا عقیدہ تو حضرت عائشہ اور امیر عمر صاحب بھی رکھتے تھے اگر یہ عقیدہ رکھنا کفر ہے تو پھر ان دونوں کو کس کھاتہ میں ڈالا جائے گا،

دیوبندی ملاں الٹا لٹک سکتا ہے مگر عائشہ اور عمر کے خلاف ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کی تردید نہیں کر سکتا، دشمنان مذہب شیعہ کو میرا چیلنج ہے کہ تم حدود انصاف میں رہ کر کسی بھی عدالت میں میرے ساتھ بات چیت کرو اگر عائشہ اور عمر کے بارے مذکورہ روایات کو میں اہل سنت کے کتب سے ثابت نہ کر سکا تو عدالت عالیہ کو اختیار دیتا ہوں کہ کسی بھی چوراہے میں مجھے کھڑا کر کے گولی مار دی جائے اور اگر مذکورہ حوالوں کو میں نے ثابت کر دیا تو پھر عدالت عالیہ کو چاہیئے کہ دیوبندی علماء کو کافر قرار دے کر ٹی، وی پر اعلان فرما دے، اور انکو واپس امرتسر روانہ کرنے کا انتظام بھی فرمائیں، اور عالم اسلام کو چاہیئے کہ ان دیوبندی ملاؤں سے سوشل بائیکاٹ کرے،

حضرت عمر کا قرآن پاک میں کٹ وٹ کرنا اور "الذین" کے لفظ پر زید بن ثابت سے جھگڑا کرنا اور اپنی کم علمی کی وجہ سے ایک عام صحابی سے شکست کھانا

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص ۲۶۹ ج ۳ آیت، والسابقون الاولون ان عمر بن الخطاب قرأ والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار الذین اتبعوهم باحسان فرفع الانصار ولم یلحق الواو فی الذین فقال زید بن ثابت والذین فقال عمر الذین فقال زید عمر اعلم آخر تک

ترجمہ، عمر صاحب نے یہ آیت پڑھی والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار کو رفع دیا اور الذین پر حرف واو کو داخل نہ کیا، پس زید بن ثابت نے کہا کہ یہ لفظ والذین ہے اور عمر نے کہا کہ الذین ہے زید نے کہا کہ عمر زیادہ جانتا ہے پھر عمر نے ابی سے پوچھا اس نے بھی کہا والذین ہے پھر عمر نے فقد چھوڑی عمر کا اس الذین پر ابی سے مناظرہ اور اپنی کم علمی کی وجہ سے شکست کھانا

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص ۲۶۹ ج ۳ از علامہ سیوطی ایک دن عمر صاحب گذرے اور ایک مرد اس آیت کو یوں پڑھ رہا تھا والانصار والذین اتبعوهم، عمر نے اس سے پوچھا کہ اس طرح تم کو کس نے پڑھایا اس نے کہا کہ ابی بن کعب نے، عمر نے کہا چلو ابی کے پاس، پس دونوں ابی کے پاس آئے اور پوچھا اس نے کہا ہاں میں نے اسی طرح نبی پاکؐ کے دہن اقدس سے اسکو لیا ہے، عمر نے کہا، انت تلقیتها من فی رسول، کہ تم نے اسی طرح نبی پاکؐ کے منہ سے لیا ہے ابی کو غصہ آیا اور فرمایا کہ خدا کی قسم خدا نے قرآن کو جبرئیلؑ پر نازل کیا،

اور جبرئیلؑ نے قرآن کو قلب محمدؐ پر نازل کیا ولم یستامر فیها الخطاب ولا ابنه، اور قرآن پاک کے نازل کرنے میں رب تعالیٰ نے نہ ہی خطاب سے اور نہ ہی اسکی اولاد سے مشورہ لیا ہے،

نوٹ، مذکورہ روایت سے جناب عمر کی قرآن پاک کے بارے کم علمی بھی ظاہر ہے اور قرآن میں تحریف کرنا بھی ظاہر ہے اور قرآن میں تحریف کرنا کفر ہے،

حضرت عمر کا قرآن پاک کی سورۃ فاتحہ میں تحریف کرنا جو کہ کفر ہے،

اہل سنت کی معتبر کتاب المصاحف ص ۶۱ ج ۲ تالیف ابو بکر سجستانی
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص ۱۵ ج ۱ علامہ سیوطی

المصاحف کی عبارت ﴿ان عمر کان یقرأ صراط من انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم وغیر الضالین﴾

ترجمہ، جناب عمر مذکورہ آیت میں مَن اور غیر پڑھتے تھے جو کہ قرآن میں نہیں ہے، قرآن میں تحریف اگر عمر صاحب کر لے تو عبادت اگر دوسرا کرے تو کفر ہے

ارباب انصاف علماء سپاہ صحابہ نے جس تحریف قرآن کو سبب کفر بتایا ہوا ہے اس تحریف کے میدان کے حضرات عمر صاحب بہت بڑے پہلوان تھے اور ثبوت میں ہم نے اس تفسیر درمنثور سے حوالہ جات پیش کیئے ہیں کہ جسکی روایات کے بارے علامہ سیوطی نے یہ دعویٰ فرمایا ہے کہ وہ سند عالی سے ان تک پہنچی ہیں، اور نسخ کے ثبوت کے لئے حدیث رسولؐ چاہیئے جو کہ اہلسنت کے پاس موجود نہیں ہے، خلاصہ، قرآن پاک میں عمر صاحب کا تحریف کرنا ہم نے ثابت کر دیا ہے اب اس تحریف کے بعد انکے کفر اور اسلام کا فیصلہ علماء سپاہ صحابہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے،

ائمہ اہلسنت عبدالرزاق امام احمد اور ابن حبان کا اعلان کہ فاروق اعظم

حضرت عمر کا موجودہ قرآن پاک کے کامل ہونے پر ایمان نہ تھا

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ج ۱ ص ۱۰۶ آیت بر

واخرج عبد الرزاق واحمد وابن حبان عن عمر خطاب قال قد کنا نقرأ ولا ترغبوا عن ابائکم فانہ کفر بکم ان ترغبوا عن آبائکم،

ترجمہ، جناب عمر فرماتے ہیں کہ ہم یہ آیت پڑھتے تھے کہ تم اپنے آباء سے نفرت نہ کرو اپنے آباء سے نفرت کرنا کفر ہے،

نوٹ، یہ آیت موجودہ قرآن پاک میں نہیں ہے،۔

امام اہلسنت طیالسی اور طبرانی کا اعلان کہ عمر کا موجودہ قرآن پر ایمان نہ تھا

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ج ۱ ص ۱۰۶ آیت

اخرج الطیالسی وابو عبید والطبرانی عن عمر بن الخطاب قال کنا نقرء فیما نقرأ لا ترغبوا عن آبائکم فانہ کفر بکم ثم قال لزید بن ثابت اکذالک یا زید قال نعم

ترجمہ جناب عمر نے فرمایا ہے کہ ہم قرآن پاک میں آیت لا ترغبوا کو پڑھتے تھے جسکا مطلب ہے آباء سے نفرت کرنا کفر ہے

نوٹ، نسخ کا بہانہ یہاں درست نہیں ہے کیونکہ نسخ نبی کریم کے زمانہ میں ہوتا ہے اور اسکا ثبوت بھی حدیث رسول سے ہوتا اور کیا عمر صاحب بھی رسول تھے کہ انکی زمانہ میں اس آیت کا نسخ ہوا ہے،

امام اہل سنت ابن عبد البر کا اعلان کہ حضرت عمر موجودہ قرآن میں کمی آیات کا عقیدہ رکھتے تھے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ج ۱ ص ۱۰۶ آیت

اہل سنت کی معتبر کتاب التمہید ص لابن عبد البر

قال عمر بن الخطاب اولیس کنا نقراء الولد للفراش وللعاھر الحجر فیما فقدنا من کتاب اللہ فقال ابی بلی

ترجمہ، حضرت عمر نے ابی سے کہا کہ کتاب خدا سے جو حصہ ہم نے گم کیا ہے کیا اس میں ہم یہ آیت نہیں پڑھتے تھے الولد للفراش آخر تک

صحابی عبد الرحمن اور عمر صاحب دونوں کا اعلان کہ کچھ آیات گم شد

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ج ۱ ص ۱۰۶ آیت

قال عمر لعبد الرحمن بن عوف الم نجد فیما انزل علینا ان جاھدوا کما جاھدتم اول مرۃ فانا لا نجدھا قال اسقطت فیما اسقط من القرآن

ترجمہ، جناب عمر صاحب نے ایک دفعہ عبد الرحمن بن عوف سے کہا کہ جو آیات نازل ہوئی ہیں کیا ان میں یہ آیت نہ تھی ان جاھدوا عبد الرحمن نے کہا کہ یہ آیت گم ہو گئی ہے باقی آیاتِ قرآن کی طرح جو کہ گم ہوئی ہیں،

نوٹ، جناب عمر نے آیات قرآن کے ضائع اور گم ہونے کی اطلاع بڑی نیک نیت کے ساتھ دی ہے، اور سپاہ صحابہ کے علماء سے عمر صاحب کا علم بھی زیادہ تھا اگر مذکورہ آیات نسخ ہوئی تھیں تو جناب عمر انکے نسخ کی خبر دیتے، جناب عمر کو یہ جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی کہ وہ آیات ضائع اور گم ہو گئی ہیں، اگر دعوی نسخ میں ملا بیجا ہے تو پھر عمر کا جھوٹا ہونا لازم آتا ہے۔

جناب عمر کا عثمان کے جمع کردہ قرآن پر ایمان نہ تھا کیونکہ وہ فامضو پڑھتے تھے جو کہ موجودہ قرآن میں موجود نہیں ہے،

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۱۵۱ ج ۶ کتاب التفسیر
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۴۹۲ ج ۸
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۲۰۶ ج ۷
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص ۲۱۹ ج ۶

صحیح بخاری کی عبارت } کتاب التفسیر سورہ جمعہ وقرأ عمر فامضوا الی ذکر اللہ
ترجمہ، جناب عمر سورہ جمعہ میں فاسعوا کے بجائے فامضوا پڑھتے تھے

عثمان اور عمر کا الفاظ قرآن میں اختلاف شدید تھا،

درمنثور کی عبارت } عن ابن عمر قال لقد توفی عمر وما یقول هذه الایة التی فی سورة الجمعة الا فامضوا الی ذکر اللہ

ترجمہ، عمر کا بیٹا کہتا ہے کہ عمر سورہ جمعہ میں فامضوا ہی پڑھتا رہا اور اسی طرح وہ مرگیا۔ نوٹ۔ ابن عباس اور ابن زبیر کا فاسعوا پڑھنا بھی اسی روایت کے ساتھ ہے،

درمنثور کی عبارت } عن ابن مسعود انه کان یقرأ فامضوا الی ذکر اللہ قال ولو کان فاسعوا لسعیت حتی یسقط ردائی،

ترجمہ، جناب ابن مسعود بھی فامضوا پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر فاسعوا کا حکم ہوتا تو میں اتنی دوڑ لگاتا کہ میری چادر گر پڑتی

نوٹ، مذکورہ تبدیلی اصحاب کے قرآن میں کٹ وٹ اور تحریف کرنے کا روشن ثبوت ہے،

سپاہ صحابہ کے اماموں کا قرآن پاک میں تحریف کرنے کا ایک اور روشن ثبوت

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر ص ۱۲۸ ج ۴ الزخرف آیت ۴۵
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۹۵ ج ۱۶ م محمد بن احمد القرطبی
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص ۱۹ ج ۶ الزخرف آیت ۴۵

ابن کثیر کی عبارت } قال مجاهد فی قرائة عبد اللہ بن مسعود واسئل الذین ارسلنا الیهم قبلك رسلنا وهكذا حكاه قتادة والضحاك والسدی وابن مسعود وهذا كانه تفسير لا تلاوة واللہ اعلم،

ترجمہ، سپاہ صحابہ کے امام مسٹر مجاہد اور قتادہ اور ضحاک، سدی اور ابن مسعود فرماتے ہیں کہ یہ آیت اس طرح ہے کہ آپ ان لوگوں سے پوچھیں جنکی طرف ہم نے آپ سے پہلے رسولوں کو بھیجا ہے،

نوٹ موجودہ قرآن میں آیت اس طرح ہے کہ اس کا یہ ترجمہ بنتا ہے کہ تم سے پہلے ہم نے جن رسولوں کو بھیجا ہے آپ ان سے سوال کریں،

سپاہ صحابہ کچھ کہتے ہیں اور انکے امام — کچھ کہتے ہیں،

ارباب انصاف جس تحریف کو سنی ملاں کفر کا سبب جانتے ہیں اس تحریف کا انکے علماء اور امام اور خلفاء نیک نیت سے عقیدہ رکھتے ہیں اور اپنے اس عقیدہ کو انہوں نے برملا ظاہر کیا ہے اور اپنی کتابوں میں لکھا ہے،
خلاصہ، انکے بڑے میاں تحریف کا عقیدہ رکھتے تھے اور اب چھوٹے میاں تأویلات کی پٹاری کیلئے پھرتے ہیں ابن کثیر بچارے یہ کہتے ہیں کہ مذکورہ آیت کو ہمارے علماء نے جس طرح پڑھا ہے تاکہ تلاوت ہے پھر واللہ اعلم لکھ کر اپنی تأویل کی خود تردید کردی ہے،

بقول امام اہلسنت اعمش مصاحف کے لفظ المہاجرین فی سبیل اللہ قرآن پاک سے دو جگہوں میں عثمان کی مہربانی سے کاٹ دیا گیا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص ۱۹۲ ج ۶ سورہ حشر

حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ مصحف عبداللہ بن مسعود اور زید بن ثابت میں حلال و حرام کے لحاظ سے یہ فرق ہے کہ سورہ انفال پ ۱۰ ع ۱ میں آیت واعلموا انما غنمتم کے آخر میں والمہاجرین فی سبیل اللہ مصحف ابن مسعود میں تھا اور مصحف زید سے کاٹ دیا گیا ہے، اور سورہ حشر پارہ ۲۸ رکوع ۴ میں آیت ما افاء اللہ علی رسولہ کے آخر سے والمہاجرین فی سبیل اللہ بھی کاٹ دیا گیا ہے،

نوٹ، ارباب انصاف جن صحابہ کرام نے قرآن پاک میں کٹ وٹ کی ہے انکی اس خطا پر پردہ ڈالنے کی خاطر علماء سپاہ صحابہ کو نسخ والا بہانہ خوب ہاتھ آیا ہے حالانکہ وہ اس بہانہ کے ذریعہ اصحاب کو اور امہات المؤمنین کو خوب جھٹلاتے ہیں، مثلاً حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ فلاں آیت کو بکری کھا گئی ہے اور ملاں فرماتا ہے، کہ یہ نسخ ہے، حضرت عمر کہتا ہے کہ اگر لوگوں کا ڈر نہ ہوتا تو میں آیت رجم قرآن میں لکھوا تا اور جناب ملاں صاحب فرماتے ہیں کہ یہ نسخ ہے، اعمش کہتا ہے کہ والمہاجرین کا لفظ قرآن سے کاٹ دیا گیا ہے اور ملاں فرماتا ہے کہ یہ نسخ ہے، اور کچھ ملاں کہتے ہیں کہ روایات جھوٹی اور ضعیف ہیں اور ہم شیعہ کہتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوا کہ کچھ باتیں اہلسنت کی کتابوں میں انکے علماء اور راویان حدیث نے جھوٹی بھی لکھی ہیں،

قبضہ گروپ عثمانی حکومت کی دھاندلی سے لفظ صالحۃ بھی قرآن پاک سے مٹ گیا اور یہ ابوبکری مذہب کی طرف سے تحریف کا ثبوت ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص ۲۳۷ ج ۴ کہف آیت ۷۹

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ص کہف آیت ۷۹

اہل سنت کی معتبر کتاب مستدرک حاکم ص ۲۴۳ ج ۲

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدر ص ۳۰۵ ج ۳

المستدرک کی عبارت } عن ابن عباس وکان امامہم ملک یاخذ کل سفینۃ صالحۃ غصبا ھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ

ترجمہ، ابن عباس فرماتے ہیں کہ مذکورہ آیت میں لفظ صالحۃ بھی تھا اور امام اہل سنت حضرت حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے،،

در منثور کی عبارت } عن ابی بن کعب انہ قرأ یاخذ کل سفینۃ صالحۃ غصبا
ترجمہ، حضرت ابن کعب سنیوں کے امام بھی مذکورہ آیت میں لفظ صالحۃ پڑھتے تھے، نوٹ یہ تحریف کا روشن ثبوت ہے،

نوٹ، ہمارے ان حوالہ جات کو دیکھ کر ملاں ازم بھانت بھانت کے جواب دے گا، کوئی کہے گا کہ روایت جھوٹی ہے، ہم کہتے ہیں کہ چلو تم نے یہ تو مان لیا کہ اہلسنت کے راوی اور علماء جھوٹے بھی ہیں اور جو مذہب ان کذابین سے نقل ہوا ہے وہ مذہب سولہ آنے جھوٹا ہے، کوئی کہے گا نسخ ہے کوئی کہے گا اختلاف قرأت ہے اور ہم کہتے ہیں کہ ملاں ازم کا اختلاف ہی انکی مصنوعی خلافت کی طرح انکے مصنوعی مذہب کے جھوٹے ہو گا ٹھوس ثبوت ہے،

قبضہ گروپ مروانی حکومت کا قرآن پاک سے وھو اب لھم کو گرا دینا

اس امر کا روشن ثبوت ہے کہ عثمان کے جمع کردہ قرآن میں تحریف ہے،

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص۱۸۳ ج۵ سورۃ الاحزاب

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص۳۴۲ ج۳ سورہ یونس

اہلسنت کی معتبر کتاب المستدرک للحاکم ص۴۱۵ ج۲ الاحزاب

درمنثور کی عبارت } عن ابن عباس - قال اللہ فی القرآن وازواجہ امھاتھم وھو ابو ھم فی قراۃ اُبی،

ترجمہ، ابن عباس فرماتے ہیں جناب نوح نے اپنی لڑکیاں قوم کو پیش نہیں کی تھیں بلکہ انکی مراد یہ تھی ھولاء بناتی نسائکم، کہ میری لڑکیاں یعنی تمہاری بیویاں کیونکہ نبی جب قوم میں ہوتا ہے تو وہ انکا باپ ہوتا ہے اللہ پاک نے قرآن پاک میں فرمایا ہے وازواجہ، کہ نبی کی ازواج امت کی مائیں ہیں اور نبی پاک خود انکے باپ ہیں، ابی صحابی کی قرات میں وھو ابوھم موجود ہے

المستدرک کی عبارت } عن ابن عباس وھو اب لھم وازواجہ امھاتھم فھذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ

ابن عباس فرماتے کہ وھو اب لھم والی روایت صحیح ہے،

درمنثور کی عبارت ص۱۸۳ ج۵ } جناب عمر ایک جگہ سے گذرے تو ایک شخص مذکورہ آیت میں وھو اب لھم کر پڑھ رہا تھا عمر نے کہا کہ اس کو مٹا دو اس نے کہا مجھے ابی بن کعب نے اسی طرح پڑھایا ہے، جب عمر نے ابی سے پوچھا تو اس نے کہا کہ مجھے قرآن سیکھنے میں مصروفیت رہتی تھی اور یلھیک الصفق بالاسواق اور تم بازاری تھے، تمہیں بازار کی مصروفیت مشغول رکھتی تھی،

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں الذین کی جگہ النبیین لکھا گیا ہے اور عثمان کی طرف سے یہ تحریف اسلام کی بہت بڑی خدمت ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ص۲۲۵ ج۱ آل عمران آیت ۸۱

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص۲۰۸ ج۳ آل عمران آیت ۸۱

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص۱۲۴ ج۳ از محمد بن احمد قرطبی

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ص آل عمران آیت ۸۱

روح المعانی کی عبارت } قول مجاھد فیما رواہ عنہ ابن المنذر وغیرہ واذا اخذ اللہ میثاق النبیین خطاء من الکتاب

ترجمہ، امام اہل سنت مجاہد فرماتے ہیں کہ مذکورہ آیت میں النبیین کا لفظ کاتب کی خطاء ہے اور اس جگہ لفظ الذین ہے،

درمنثور کی عبارت ص۴۷ ج۲ } جناب ربیع فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب یوں پڑھا ہے، میثاق الذین اوتوا الکتاب، النبیین کی جگہ الذین ہے،

نوٹ: ارباب انصاف اہلسنت کی کتب میں یہ رپورٹ موجود ہے کہ صحابہ کرام نے آیات قرآنی میں کٹ وٹ بہت زیادہ کی ہے اور آج کل کے مولانا صاحبان کا یہ عذر کہ یہ نسخ ہے تحریف نہیں ہے ہم اس کا یہ جواب پیش کرتے ہیں کہ میں کچھ گاتا ہوں اور میرا المنبورہ کچھ گاتا ہے، کتابیں کہتی ہیں کہ یہ کٹ وٹ اور تحریف ہے اور جناب ملاں صاحب فرماتے ہیں کہ یہ تحریف نہیں ہے یہ نسخ ہے اور اگر کوئی ستی علامہ یہ فرماوے کہ مذکورہ روایت جھوٹی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ شکر خدا کہ ان مولانا صاحبان نے اتنا تو مان لیا ہے کہ انکی کتابوں کے راوی جھوٹے ہیں اور گویا وہ لعنتی ہیں،

جناب امیر عثمان نے بعض الفاظِ قرآنِ پاک پر غلط ہونے کا اطلاق کر کے اسلام کو رسوا کیا ہے اور مسلمانوں کی غیرت کو چیلنج کیا ہے

۱ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص ۲۲۶ ج ۱ نوع ۴۱ از سیوطی
۲ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص ۳۰ ج ۱ از شہاب الدین
۳ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر رازی ص ۴۸ ج ۶ آیت ان ہذان لساحران
۴ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۲۱۶ ج ۱۱ طٰہٰ آیت ۶۱ ان ہذان
۵ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر فتح القدیر ص ۳۶۱ ج ۳ از قاضی محمد شوکانی
۶ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر معالم التنزیل ص ۵۱۰ ج ۱ النساء آیت ۱۶۱ از الفراء البغوی
۷ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر الدر المنثور ص ۲۴۶ ج ۲ سورہ مائدہ، از سیوطی
۸ اہلسنت کی معتبر کتاب المحاضرات ص ۴۳۴ ج ۲ الحد ۲۰ از الراغب اصفہانی
۹ اہلسنت کی معتبر کتاب الفوز الکبیر فی اصول التفسیر ص از شاہ ولی اللہ
۱۰ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر الکشف والبیان عن تفسیر القرآن ص از ثعلبی
۱۱ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر فقیہ ابو اللیث سمرقندی ص
۱۲ اہلسنت کی معتبر کتاب کتاب المصاحف ص لابن اشتہ
۱۳ اہلسنت کی معتبر کتاب کتاب الرد علی من خالف مصحف عثمان ص
۱۴ اہلسنت کی معتبر کتاب کتاب شوکت عمریہ ص از رشید خان
۱۵ اہلسنت کی معتبر کتاب کتاب مشکل ص از ابن قتیبہ ص

نوٹ، جن کتب کی جلد صفحہ نہیں لگا انکی بابت استقصاد الاضحام پر بھروسہ ہے،

امام النواصب ابن تیمیہ کے نزدیک صحیح ترین تفسیر کی گواہی کہ عائشہ اور عثمان نے الفاظ قرآن پر غلط اور خطاٗ کا اطلاق فرمایا ہے

تفسیر معالم التنزیل کی گواہی ملاحظہ ص ۵۱۰ ج ۱ النساء آیت ۱۶۱ از ابی محمد حسین بن مسعود الفراء البغوی الشافعی والمؤمنون، والمقیمین الصلوٰۃ واختلفوا فی وجہ انتصابہ فحکی عن عائشۃ وابان بن عثمان انہ غلط من الکاتب ینبغی ان یصلح ویکتب والمقیمون الصلوٰۃ وکذالک قولہ فی سورۃ المائدۃ ان الذین آمنوا والذین ھادوا والصابئون وقولہ ان ھذان لساحران قالوا اذالک خطأ من الکاتب وقال عثمان ان فی المصحف لحنا وستقیمہ العرب بالسنتھا فقیل لہ الا تغیرہ فقال دعوہ فانہ لا یحل حراماً ولا یحرم حلالاً،

ترجمہ، والمقیمین کے منصوب ہونے میں اختلاف ہے حضرت عائشہ اور ابان بن عثمان فرماتے ہیں کہ اس کا قرآن میں منصوب لکھا جانا یہ کاتب قرآن کی غلطی ہے اور اس کی اصلاح ضروری ہے اور اس کو مقیمون الصلوٰۃ لکھا جائے اور اسی طرح سورہ مائدہ میں والصابئون اور سورہ طٰہٰ میں ان ھذان یہ بھی کاتبان قرآن کی غلطی ہے اور خلیفہ عثمان کہتا ہے کہ تحقیق قرآن کے بعض الفاظ میں غلطی ہے، اور عرب اپنی زبان سے اسکی اصلاح کریں گے عثمان سے، کہا گیا کہ تم اس کی اصلاح اور تغیر کیوں نہیں کرتے، عثمان نے کہا کہ اسے چھوڑو یہ غلطیاں کسی حرام کو حلال نہیں کرتی اور کسی حلال کو حرام نہیں کرتی (ایسا کہ) :

عثمان کی خاطر۔ شاہ سلامت اللہ نے اپنی کتاب معرکۃ الاراء میں توپ بھی چلائی ہے کہ اہلسنت کے راویان حدیث اس مسئلہ میں جھوٹے ہیں

ارباب انصاف جیسے پیر ویسے مرید، بقول عثمان قرآن میں لحن اور غلطیاں رہ گئی ہیں۔ اس رپورٹ کو پیش کرنے والے راوی ہیں اہلسنت مگر جھوٹے ہیں پس انکی بیان کردہ روایات چونکہ عثمان کی عیب نکالتی ہیں جھوٹی ہیں۔

جواب تحفظ عثمان کے اس مورچہ کی ہم اینٹ سے اینٹ بجاتے ہیں

یوسف اعور فاروقی نے ابن تیمیہ ناصبی کو امام اعظم کا لقب دیا ہے اور اس امام اعظم نے اپنی منہاج ذکر تفسیر ثعلبی میں لکھا ہے کہ تفسیر معالم التنزیل از بغوی، یہ تلخیص ہے تفسیر ثعلبی کی اور واما الاحادیث فلم یذکر فی تفسیرہ شیئا من الموضوعات التی رواھا الثعلبی بل یذکر الصحیح منہا او استقصار الامام ص۴۱ اور فرا بغوی اپنی تفسیر میں جھوٹی روایات کو نہیں لکھتا بلکہ صحیح کو لکھتا ہے اور ہم شیعہ خیر البریہ کہتے ہیں کہ عثمان کا بعض الفاظ قرآن کو غلط کہنا اسکا ثبوت ہم نے تفسیر معالم التنزیل سے بھی دیا ہے کہ جسکی احادیث بقول ابن تیمیہ صحیح ہیں۔ اور ہمارا مقصد یہ ہے کہ اہل سنت کی کتابوں میں ایسی احادیث اور عبارات موجود ہیں۔ کہ جن میں یہ لکھا ہے کہ بقول عثمان قرآن میں غلطیاں ہیں اور ہمارے اس اعتراض سے اس طرح جان چھڑانا کہ راوی شیعہ ہیں۔ شرم کی بات ہے کیونکہ ایک راوی تو عثمان کا بیٹا ابان ہے۔ پس خلیفہ کے حرم میں کوئی شیعہ کس طرح گیا کہ جسے ابان پیدا ہوا۔

امام اہلسنت محمد فخر الدین رازی نے عثمان کے قرآن پاک کو غلط لکھنے کا اقرار کر کے شیعوں کے سچے ہونے کا اعلان فرما دیا ہے

تفسیر کبیر کی عبارت } روی عن عثمان انہ نظر فی المصحف فقال اری فیہ لحنا وستقیمہ العرب بالسنتہا،

ترجمہ روایت ہے کہ عثمان نے اپنے قرآن کو دیکھا اور کہنے لگا کہ اس میں کچھ غلطیاں میں دیکھ رہا ہوں اور اپنی زبان سے عرب انکو ٹھیک کریں گے

المحاضرات کی عبارت } قیل لما کتب المصاحف وعرضت علی عثمان وجد فیہا حروفا من اللحن فی الکتابۃ فقال لا تغیروھا فان العرب ستغزھا، ترجمہ، جب قرآن لکھے گئے تھے، تو عثمان کے سامنے پیش ہوئے اس نے ان میں کتابت کی غلطیاں دیکھیں اور کہا انکو درست نہ کریں عرب خود درست کریں گے

نوٹ ہم شیعہ خیر البریہ یہ لکھتے ہیں کہ بقول اہلسنت عثمان بڑے حیا والا تھا مگر اس صاحب حیا نے کتاب خدا کو غلط لکھنے سے حیا نہیں کیا اور جب اسکو کتابت کی غلطیاں نظر آئیں تھی تو اس پر فرض تھا کہ انکو خود درست کرواتا، مگر اس نے یہ کام نہ کیا اور اسکی یہ بے حیائی ہے اور جن اغلاط کے بارے اس نے کہا تھا کہ عرب خود انکو درست کریں گے وہ الفاظ جوں کے توں آج تک قرآن میں موجود ہیں اور عرب اور غیر عرب انکو اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح وہ بقول عثمان غلط لکھے ہیں، پس جمع قرآن عثمان کی کوئی فضیلت نہیں ہے بلکہ یہ بات تو اس کی مذمت ہے عیب کو فضیلت کہنا نادانی ہے

ع زمین کیا آسمان بھی تیری کج بیٹی پر روتا ہے،

امام اہل سنت عبدالرحمٰن المعروف علامہ سیوطی کا اعلان کہ بقول جامع قرآن

حضرت عثمان، کلام خدا قرآن پاک میں کچھ غلطیاں ہیں

تفسیر اتقان کی عبارت } عن عکرمہ قال لما کتب المصاحف عرضت علی عثمان فوجد فیہا حروفاً من اللحن فقال لا تغیروہا فان العرب ستغیرہا او قال ستعربہا بالسنتہا

ترجمہ، پیشوا اہلسنت عکرمہ فرماتا ہے کہ جب قرآن لکھے گئے تو عثمان کو دکھائے گئے اس نے کچھ حروف کو غلط لکھا ہوا پایا اور پھر کہا ان کو تبدیل نہ کرنا عرب انکو خود تبدیل کریں گے یا یہ کہا کہ عرب خود انکو اعراب لگائیں گے

وکلاء عثمان سنی علماء کو برادرانہ دعوت فکر دیانت وانصاف کی رو سے

تفسیر اتقان سمیت ۱۷ سترہ عدد کتب اہلسنت کے نام تحریر کر کے میں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ان کتب میں لکھا ہے کہ عثمان غنی صاحب کے عقیدہ میں ان کے جمع کردہ قرآن میں غلطیاں ہیں، اور پاکستان کیا پورے عالم اسلام میں کوئی علامہ اہل سنت ماں نے ایسا نہیں جنا جو میرے اس دعویٰ کی تردید کر سکے اور اگر کسی میں جرأت ہے تو مجھے کسی عدالت میں بلوائے اور پھر تیل دیکھے اور تیل کی دھار دیکھے، اگر عثمان کا یہ عقیدہ مذکورہ کتابوں سے میں ثابت نہ کر سکا تو مجھے کسی عدالت کے سامنے کھڑا کر کے گولی ماردی جائے، اور اگر عثمان کا قرآن کو غلط کہنا میں ثابت کردوں تو پھر اس قسم کے اماموں سے دوری اختیار کرنا لازمی ہے کیونکہ یہ کلمہ قرآن پاک کے حق میں بے ادبی ہے گستاخی ہے بلکہ قرآن پاک کے حق میں یہ بات کہنا کفر ہے،

عثمان کے بیٹے کا اعلان کہ میرے اباجی کے عقیدہ میں قرآن میں غلطیاں

ہیں اور انکی اصلاح اس لئے نہ کروائیں کہ ان میں حلال اور حرام کا کوئی حکم نہیں ہے

تفسیر قرطبی کی عبارت } صفحہ ۲۱۶ وقال ابان بن عثمان قرأت هٰذه الاية عند ابی عثمان بن عفان فقال لحن وخطأ فقال له قائل الا تغیروه فقال دعوه فانه لا یحرم حلالا ولا یحلل حراماً،

ترجمہ، ابان بن عثمان کہتا ہے کہ میں نے یہ آیت ان هٰذان لساحران، اپنے باپ عثمان بن عفان کے سامنے پڑھی تو اباجی نے فرمایا کہ یہ غلط اور خطاء ہے کسی نے کہا کہ اس کو تم درست کیوں نہیں کرتے، عثمان نے کہا اسکو اس حال پر چھوڑ دو اس کے ذریعہ حلال اور حرام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی،

الفاظ قرآن کو غلط کہہ کر عثمان نے قرآن پاک کے معجزہ ہونے سے انکار کیا ہے،

بیانہ، ارباب انصاف، قرآن پاک اپنی فصاحت اور بلاغت کے باعث معجزہ ہے اور بقول عثمان اگر بعض الفاظ قرآن غلط ہیں تو غلط الفاظ کے باعث فصاحت وبلاغت ختم ہو جاتی ہے اور اس کے ختم ہونے سے اعجاز قرآن ختم، پس امیر عثمان نے قرآن کے بعض الفاظ کو غلط کہہ کر اعجاز قرآن کا انکار کیا ہے، اور یہ انکار قرآن پاک کے حق میں بے ادبی ہے گستاخی ہے بلکہ قرآن پاک کے الفاظ کو غلط کہنا کفر ہے، اگر یہ بات عثمان کے علاوہ کوئی اور کہتا تو رات دن ڈھولکی ملاں سپیکر پر اسکے خلاف خوب بجتا کہ یہ کافر ہے یہ مرتد ہی ہے اسکو قتل کرو اور اب چونکہ ان علامہ صاحبان کے گھر کی بات ہے اور یہ خوب پھنسے ہوئے ہیں، اسلئے ان کے لبوں کو تالے لگے ہوئے ہیں،

مفتی بغداد شہاب الدین کا اقرار کہ بقول جناب عثمان قرآن پاک میں غلطیاں ہیں، اور یہ قرآن میں اسی طرح رہیں زبان انکو صحیح پڑھے گی

روح المعانی کی عبارت } ص ۳ روی لما فرغ من المصحف اتی به عثمان فنظر فیه فقال احسنتم اری شیئا سنقیمه بالسنتنا،

ترجمہ، جب قرآن پاک کی کتابت سے فراغت ہوگئی تو قرآن عثمان کے پاس لایا گیا اس نے قرآن پاک کو دیکھ کر فرمایا شاباش اس میں ایک شئی ہے ہم زبان سے ٹھیک کریں گے

قاضی شوکانی کا اعتراف کہ قرآن میں بقول عثمان غلطیاں ہیں —

فتح القدیر کی عبارت ملاحظہ } روی عن عثمان وعائشه انه غلط من الکاتب للمصحف

ترجمہ، جناب عثمان سے روایت میں آیا ہے کہ انہوں نے بعض الفاظ قرآن کے بارے فرمایا ہے کہ یہ لفظ قرآن لکھنے والے کاتب کی غلطی ہے

نوٹ، علماء اہل سنت نے امیر عثمان کی صفائی میں اپنی اپنی ڈفلی اور اپنا اپنا راگ کے مطابق کئی سر بن اور کئی نغمے ایجاد فرمائے ہیں اور باغ تحقیق کے پرندے بھانت بھانت کی بولیاں بولتے ہیں، اور مذہب سنیت کے گلے میں الفاظ قرآن کو عثمان کے غلط کہنے والی جو ہڈی پھنسی ہے اس کے اپریشن کیلئے کئی ناصبی سرجن چیر پھاڑ کر چکے ہیں مگر مرض بڑھتا رہا جوں جوں دوا کی۔

غلط راہ پر چلنے والا جتنا زیادہ چلے گا وہ منزل مقصود سے دور ہی ہوگا

دیوبند اور سپاہ صحابہ کے علماء زہر کا پیالہ پی سکتے ہیں اور عثمان کے خلاف میرے پیش کردہ حوالہ جات کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کر سکتے

ارباب انصاف ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ اگر دکلاء عثمان نے بوتل کے بجائے کسی غیرت مند ماں کا دودھ پیا ہے تو کسی عدالت میں جائیں اور درخواست دیں کہ شیعہ لوگ ہمارے عثمان کی بابت یہ کہتے ہیں کہ اس نے الفاظ قرآن کو غلط کہا ہے اور یہ توہین قرآن ہے اور کفر ہے اور جب عدالت عالیہ ہمیں بلائے گی تو پھر دیوبندی احباب کی ہم اس طرح تسلی کروائیں گے کہ انکو دادی نور کا تمام نشیب و فراز اچھی طرح نظر آئے گا، تاویلات کی پٹاری کھول کر اور جوابات کی ڈگڈگی بجا کر وکلاء عثمان اسکی صفائی میں بھانت بھانت کے جوابات پیش کر کے قرآن کے حق میں گستاخی کے دلدل سے اسکو نکالنے کی ناکام کوشش ضرور کریں گے مگر ہمارا یہ دعویٰ ناقابل تردید ہے کہ بقول علماء سپاہ صحابہ عثمان بڑا حیا والا تھا، مگر اس صاحب حیا کو اتنی حیا نہ آئی اور خدا اور رسول سے اس نے اتنا شرم بھی نہ کیا کہ قرآن جیسی پاکیزہ کتاب کے بعض الفاظ پر غلطیوں کا الزام لگا دیا

اگر عثمان والی یہ بے ادبی کسی اور نے کی ہوتی تو کافر ساز ملاں موت کی چھینٹ کی طرح اٹھتا مگر اب پیشاب کی جھاگ کی طرح بیٹھ گیا ہے کیونکہ اگر بولے تو پھر اپنی دبر سے کپڑا اٹھانا ہے۔

قرآن پاک کے حق میں عثمان کی گستاخی کی بابت وکلاء عثمان کی صفائیاں

اور شیعہ خیر البریہ کے اس بارے دندان شکن جوابات ملاحظہ ہوں

عثمان کی طرف سے پہلی صفائی شاہ عبد العزیز کے شاگرد فاضل رشید خان نے اپنی کتاب ایضاح لطافۃ المقال میں لکھا ہے کہ ایسی کوئی روایت نہیں ہے کہ جس میں لکھا ہو کہ عثمان نے بعض الفاظ قرآن کو غلط کہا ہے، لہذا عثمان کے خلاف یہ الزام لگانا بے انصافی ہے،

اس کا دندان شکن جواب ہم نے پندرہ عدد کتب اہلسنت کے حوالہ جات دیکر یہ دعویٰ کیا ہے کہ عثمان نے بعض الفاظ قرآن کو غلط کہا ہے اور اگر کسی وکیل عثمان میں جرأت ہے تو ہمیں کسی عدالت میں بلوائے یا کسی جلسہ عام یا خاص میں ہمارے ساتھ بات چیت کرے اور پھر تیل دیکھے اور تیل کی دھار دیکھے،

عثمان کی طرف سے ایک اور صفائی قرأت عثمان ان ھٰذین لساحران تھی، اس لئے عثمان نے ان ھٰذان پسند نہیں کیا تھا اور اسکو لحن سے تعبیر کیا ہے

اس کا دندان شکن جواب سات قاری تھے اور ان میں سے کسی نے بھی دوسرے کی قرأت کو غلط نہیں کہا، بالفرض عثمان کی قرأت ان ھٰذین تھی، لیکن عثمان کا دوسری قرأت کو لحن اور غلط کہنا یہ قرآن کے حق میں عثمان کی بے ادبی ہے گستاخی ہے بلکہ یہ بات کوئی بھی کرے کفر سے کم نہیں ہے،

اس کا دندان شکن جواب ۲ اگر عثمان کے نذدیک ان ھٰذان قرآن نہ تھا اور غلط تھا تو اس نے اسکو مٹایا اور جلایا کیوں نہ تھا،

تیسرا دندان شکن جواب جمع قرآن کا کام عثمان کی نگرانی میں ہو رہا تھا پس اگر ان ھٰذان عثمان کی مرضی کے بغیر اسکی تشکیل دی ہوئی کمیٹی نے لکھا ہے اور عثمان کی نافرمانی کی ہے تو یہ بھی برا ہوا ہے اور اگر عثمان کی رضا سے ان ھٰذان لکھا گیا ہے تو اور زیادہ برا ہوا ہے،

سپاہ صحابہ وکلاء عثمان توجہ فرماویں

اگر سنیوں کے علاوہ کسی اور مذہب کی کتاب میں لکھا ہوا کہ فلاں جگہ لفظ ائمہ کے بجائے لفظ ائمہ ہے تو وہ مذہب وکلاء عثمان کے نذدیک کافر ہے، اور اگر اہلسنت کی پندرہ عدد کتب میں یہ لکھا ہے کہ عثمان کہتا ہے کہ قرآن میں ان ھٰذان غلط لکھا ہے یہ اصل میں ان ھٰذین ہے تو عثمان بجائے کافر ہونے کے ان کا تیسرا امام ہے، یہ فیصلہ سراسر بے انصافی ہے اور ظلم ہے، کیا عثمان نے اسلام کو بہن دی ہوئی ہے،

عثمان کا دعوائے غیب دانی بھی باطل ہو گیا ۔

ارباب انصاف ہمارے پیش کردہ حوالہ جات گواہ ہیں کہ عثمان نے ازراہ کشف وکرامات فرمایا تھا کہ ستقیمہ العرب کہ ان غلط الفاظ کو عرب خود درست کریں گے، مگر عثمان کا یہ دعوائے علم غیب جھوٹا ثابت ہوا ہے کیونکہ چودہ سو سال گزر گئے ہیں، اور یہ الفاظ اسی طرح غلط لکھے ہیں بقول عثمان۔ اور عرب انکو اسی طرح غلط پڑھ رہے ہیں اور اس غلط قرائت کا ثواب یا گناہ عثمان صاحب کے نامہ اعمال میں لکھا جا رہا ہے، اور دنیا بھر کے قاری اور حافظ عثمان کی مصدقہ اغلاط کو غلط ہی پڑھ رہے ہیں،

اہلسنت مسلمانو! تمہیں تمہاری ماں کے دودھ کا واسطہ — انصاف کرو

علمائے سپاہ صحابہ نے ایسی روایات نقل کی ہیں کہ جن سے یہ ثبوت ملتا ہے کہ جناب عائشہ اور عثمان ، صحابہ کرام نے الفاظ قرآن پر غلط اور خطا کا اطلاق کیا ہے ، بلکہ اقرار کیا ہے مثلاً حکی عن عائشہ انہ غلط من الکاتب یا عن عثمان عال لحن وخطا عن ابن عباس ھی خطا من الکاتب ، وھونا عس ، پھر بچارے یہ سنی علماء ان روایات کو لکھنے کے بعد پھنس گئے ہیں اور بھانت بھانت کی تاویلات اور توجیہات گھڑنے لگے اور انہیں صاحبان پر میں کچھ گاتا ہوں اور میرا طنبورہ کچھ گاتا ہے کی مثل فٹ آتی ہے ، ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ یہ روایات اگر صحیح ہیں جیسا کہ اسناد صحیح وغیرہ کے الفاظ ہم نے نقل کئے ہیں تو پھر علماء سپاہ صحابہ کے جن اماموں نے الفاظ قرآن پر غلط اور خطا کا اطلاق کیا ہے انہوں نے توہین قرآن پاک کی ہے اور توہین قرآن پاک کرنا کفر ہے ۔ اور اگر علمائے سپاہ صحابہ یہ کہیں کہ ہماری کتابوں میں یہ روایات جھوٹ کا پلندہ ہیں تو پھر ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ علامہ سیوطی اور ابن حجر عسقلانی نے ان روایات کو صحیح تسلیم کر کے انکی تکذیب کرنے والوں کے منہ پر جوتا باندھ دیا ہے ، اور دوسری بات ہم یہ کہتے ہیں کہ سنی ملاں جو اپنے راویاں اخبار کے سچے ہونے پر فخر کرتا تھا خدا نے اسکو ہمارے سامنے ذلیل کیا ہے اور اس نے مجبور و بے بس ہو کر ہمارے سامنے اقرار کر لیا کہ انکی کتابوں میں کچھ نہ کچھ جھوٹ بھی لکھا ہے اور انکی خیالی خلافت کی طرح انکا سارا جعلی مذہب اور سپاہ صحابہ کا تمام آئین جھوٹ کا پلندہ ہے اور لعنۃ اللہ علی الکذبین گستاخ قرآن مردہ باد ، اولاد مروان مردہ باد انکے ہمدرد بھی مردہ باد

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنئے بی بی عائشہ کا اعلان کہ جناب عثمان نے بعض الفاظ قرآن کو غلط لکھا ہے اور یہ بھی تحریف ہے جو کہ باعث کفر ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب المصاحف ص ۴۳ ج ۲ تالیف ابوبکر بن ابی داؤد السجستانی

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر طبری ص ۱۸ ج ۶ النساء آیت ۱۶۲

اہل سنت کی معتبر کتاب فضائل قرآن ص از ابو عبید

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص ۱۷ ج ۶ النساء آیت

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص ۲۴۶ ج ۲

الدر المنثور کی عبارت: واخرج ابو عبید فی فضائلہ وسعید بن منصور وابن ابی شیبہ وابن جریر وابن ابی داؤد وابن المنذر عن عروہ قال سألت عائشۃ عن لحن القرآن ان الذین آمنوا والذین ھادوا والصابئون والمقیمین الصلوٰۃ والمؤتون الزکاۃ وان ھذان لساحران فقالت یا ابن اختی ھذا عمل الکتاب اخطئوا فی الکتاب

ترجمہ، ابو عبید نے فضائل القرآن میں فرمایا ہے ہم سے ابو معاویہ نے ہشام بن عروہ کی حدیث بیان کی ، عروہ کہتے تھے میں نے حضرت عائشہ سے قرآنی غلطیوں کے متعلق سوال کیا یعنی قول خدائے تعالیٰ میں المقیمین کیوں ہے؟ بلکہ المقیمون ہونا چاہئے ، اور دوسرے قول میں ان ھذان کیوں ہے؟ بلکہ ھذین ہونا اور تیسرے قول باری عز اسمہ میں الصابئون کیوں ہے؟ بلکہ الصابئین ہوتا ۔ حضرت عائشہ نے فرمایا اے میرے بھانجے یہ عمل کاتبین کا ہے جنہوں نے لکھنے میں غلطی کی ہے ،

امام اہلسنت سیوطی کا اعلان کہ عائشہ والی حدیث کا اسناد صحیح ہے

اتقان کی عبارت ج ۱ ص ۲۲۵ — الحمد ﷲ هذا اسناد صحیح علی شرط الشیخین، کہ بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق یہ اسناد صحیح ہے ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رسول اللہ کی بیوی ہونے کے ساتھ صحابیہ بھی ہے، قرشیہ بھی ہے اور بقول اہلسنت صدیقہ بھی ہے اور یہ مسئلہ بھی جانتی ہے کہ جھوٹ بولنے والا بحکم قرآن لعنتی ہے اس خطبہ کے بعد ہم شیعہ خیر البریہ اپنے سنی بھائیوں کو دیانت وانصاف کا واسطہ دیکر سوال کرتے ہیں کہ ہمیشہ تمہاری یہ خواہش رہی ہے کہ قائلین تحریف قرآن کے کافر ہونے کا ہم اعلان کریں ہم شیعہ یہ کہتے ہیں کہ تحریف قرآن کے قائلین میں سر فہرست حضرت عائشہ ہیں اور تحریف کرنے والوں میں سر فہرست حضرت عثمان ہیں پس اگر تحریف کا الزام لگا کر شیعوں پر کفر کا فتویٰ لگایا جا سکتا ہے تو پھر یہ الزام تو حضرت عائشہ اور جناب عثمان پر بھی لگایا جا سکتا ہے، پس ہم شیعہ خیر البریہ بہت ہی خوش ہیں کہ دشمنان شیعہ کو ذلیل وخوار کرنے کے انتظامات اللہ پاک نے بی بی عائشہ سے کروائے۔ پس بی بی عائشہ کی یہ گواہی کہ عثمان نے قرآنی غلط لکھے ہیں،

یہ وہ ٹھوکر ہے جس سے فضیلت عثمان کا بت پاش پاش ہو جاتا ہے اور اس کی خیالی خلافت کا پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے واہ رے عائشہ واہ

علماء دیوبند نے اپنا اپنا چار کلو کا سر جناب عائشہ کے اس فیصلہ کے سامنے خم کر لیا ہے کہ عثمان نے بعض الفاظ قرآن غلط لکھے ہیں

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن ج ۲ ص ۶۲ المائدہ آیت ۶۹

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر معالم التنزیل ج ۲ ص ۶۲ المائدہ

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ج ۳ ص ۴۳۲ المائدہ

خازن کی عبارت — والصابئون ظاهر الاعراب یقتضی ان یقال والصابئین قرائة ابی بن کعب وابن مسعود وابن کثیر من السبعة، ترجمہ، ظاہر اعراب کا تقاضا یہ ہے کہ والصابئین پڑھا جائے اور ابی بن کعب اور ابن مسعود اور ابن کثیر قاری نے بھی اسی طرح پڑھا ہے

معالم التنزیل کی عبارت — وکان حقه الصابئین، حق یہ ہے کہ الصابئین پڑھا جائے نوٹ، یہ تائید ہے جناب عائشہ کی کہ الصابئین پڑھا جائے،

نوٹ، اگر کوئی شیعہ یہ کہہ دے کہ حضرت عائشہ کی فلاں بات غلط ہے تو اہلسنت دوستوں کے ہر سوراخ بدن سے آگ کے شعلے نکلتے ہیں، مگر تحریف کے محاذ پر جناب عائشہ کے مذکورہ فرمان سے جب حضرت عثمان کی خلافت بلکہ انکے ایمان کو خطرہ لاحق ہوا تو دیوبندی عثمانی علامہ نے جھٹ کہہ دیا کہ عائشہ نے خطا فرمائی ہے بقول عائشہ کے مذکورہ غلطی کی اصلاح کے لئے سنی ملاں نے تاویل کی پٹاری کھولی ہے، مگر ہم کہتے ہیں کہ تاویل کی پٹاری میں بہت گنجائش ہے اس کے ذریعہ تو ملاں نے یزید اور اسکے بدکردار باپ کو امیر المؤمنین اور خلیفۃ المسلمین ثابت کیا ہے، قاضی ابو یوسف نے تاویل کے ذریعہ ہارون عباسی کیلئے اسکی ماں کو حلال کیا تھا،

حضرت عثمان کی صفائی میں وکلاء بنوامیہ کے بھانت بھانت کے بیانات

وکلاء عثمان کا پہلا بیان } شیعہ یہ کہتے ہیں کہ عثمان نے قرآن غلط لکھائے ہیں اور شیعوں نے قرآن پاک سے غلطیاں نکالی ہیں

جواب، شیعوں کی طرف یہ نسبت دینا وکلاء بنو مروان کا سفید جھوٹ ہے، بلکہ عثمان کے قرآن پاک کو غلط لکھوانے کے راز سے سب پہلے جناب عائشہ نے پردہ اٹھوایا ہے، اگر عثمان کی غلطی پکڑنا کسی قسم کا جرم ہے تو یہ جرم حضرت عائشہ نے سب سے پہلے کیا ہے،

وکلاء عثمان کا دوسرا بیان } بی بی عائشہ کی یہ روایت کہ عثمان نے قرآن پاک میں غلط الفاظ لکھیں ہیں، اس روایت کی سند ضعیف ہے، اور ضعیف روایت قابل اعتبار نہیں ہے،

جواب، حدیث عائشہ کی سند کو جن لوگوں نے ضعیف کہا ہے امام اہلسنت سیوطی نے ان کو جھٹلایا ہے، علامہ موصوف اپنی کتاب تفسیر اتقان ص ۲۲۵ ج ۱ میں لکھتے ہیں وبعد فھذہ الاجوبۃ لا یصلح منھا شئی عن حدیث عائشہ اما الجواب بالتضعیف فلا اسنادہ صحیح کما تری

ترجمہ، عثمان کی صفائی میں جو بھانت بھانت کے بیانات اور جوابات وکلاء نے دیئے ہیں، حدیث عائشہ کی رد کی ان میں صلاحیت نہیں ہے، یہ جواب کہ حدیث کی سند ضعیف ہے، اس جگہ نہیں چلے گا، کیونکہ حدیث عائشہ کا اسناد صحیح ہے۔

وکلاء عثمان کا تیسرا بیان } جن الفاظ کو بی بی عائشہ نے غلط قرار دیا ہے، ان کی تاویل ہو سکتی ہے اور نحو کے قانون کے مطابق کیئے جا سکتے ہیں

جواب، تاویل کی پٹاری میں بہت گنجائش ہے، اصحاب ر کے ماننے والوں نے قرآن کو پیشاب سے لکھنے کے جواز کا فتویٰ دیکر تاویل کا سہارا لیا، خود اصحاب نے قرآن کو آگ لگائی اور تاویل کا سہارا لیا، معاویہ نے قرآن نیزے پر اٹھایا اور تاویل کا سہارا لیا، اور اب بی بی عائشہ کا فرمان کہ عثمان نے قرآن غلط لکھوایا ہے، اس فرمان سے جناب عثمان اور حضرت عائشہ دونوں کا ایمان سخت خطرے میں ہے، پس ان کے ایمان کو بچانے کیلئے وکلاء نے تاویل کی پٹاری کھول رکھی ہے،

وکلاء عثمان کا چوتھا بیان } جناب عائشہ غلط بیانی بھی کر سکتی ہے خطا بھی کر سکتی ہے، الفاظ کو غلط کہنا یہ حضرت عائشہ کی اسی طرح خطاء اجتہادی ہے جس طرح حضرت علیؑ کے خلاف بی بی عائشہ کی بغاوت اور جنگ ان کی خطاء اجتہادی ہے،

جواب، علامہ سیوطی بی بی عائشہ کا وہ شریف بیٹا ہے، جس نے اپنی تفسیر اتقان ص ۲۲۵ ج ۱ میں اماں جی کے فرمان کو بلا چون چرا قبول فرمایا ہے علماء اہلسنت کو چاہئے کہ سیوطی کی مانند خاموشی کے ساتھ حدیث عائشہ کے سامنے سر تسلیم خم کر کے بغیر کان ہلائے ہوئے عثمان کے لکھائے ہوئے قرآن میں غلطیاں مان لیں، حدیث عائشہ کی صحت کی وجہ سے اہلسنت کی عقل چکر میں ہے اور قیامت تک اسی میں رہے گی، دنیا الٹ جائے، مگر انکی صدیقہ نے جو غلطیاں پکڑی ہیں، وہ ایسی کمزور نہیں ہیں جو اہلسنت کے خرافات سخیفہ اور تاویلات رکیکہ سے دب جائیں

خلاصہ، تاویل کی دوسرے مذہب کی مانند اہلسنت کو بھی اجازت نہیں ہے،

وکلاءِ عثمان کا پانچواں بیان: صحابہ کرام پر کس طرح گمان کیا جاسکتا ہے کہ وہ معمولی بات چیت میں غلطی کریں چہ جائیکہ قرآن میں غلطی کریں صحابہ عرب تھے، مکی تھے، عربی انکی مادری زبان تھی،

جواب، لوہے کو فولاد کاٹتا ہے اصحاب کی غلطی حضرت عائشہ نے پکڑی

وکلاءِ عثمان کا چھٹا بیان: صحابہ کرام فصحا اور بلغاء تھے، پس کس طرح ممکن ہے کہ انہوں نے قرآن لکھنے میں غلطی کی ہو،

جواب، عثمان جامع القرآن کا کوئی فصیح خطبہ دکھائیں تاکہ انکی فصاحت کا اندازہ ہو

وکلاءِ عثمان کا ساتواں بیان: اصحاب نے قرآن نبی پاک سے لیا ہے جیسا کہ وہ نازل ہوا اور اسی طرح پہنچایا ہے پس انکا قرآن کو غلط لکھنا محال ہے

جواب، تمہارا دعویٰ غلط ہے، اصحاب کو تو یہ پتہ بھی نہ تھا کہ انفال اور برأت دو سورے ہیں یا ایک اور حضرت عمر کا بارہ سال میں بقرہ سیکھنا معلوم ہے

وکلاءِ عثمان کا آٹھواں بیان: صحابہ کرام حفاظ قرآن تھے اور حافظ کس طرح غلطی کرتا ہے

جواب، ابوبکر، عمر اور عثمان بالکل پورے قرآن کے حافظ نہ تھے

وکلاءِ عثمان کا نواں بیان: تعجب ہے کہ تمام صحابہ کرام غلطی لکھنے پر کس طرح متفق ہو گئے

جواب، سارے متفق نہ تھے ورنہ عروہ خالہ سے اغلاط کے بارے نہ پوچھتا، ارباب انصاف مصحف عثمان سے حضرت عائشہ کا غلطی نکالنا اہلسنت کے گلے میں وہ ہڈی پھنسی ہے جو کسی اپریشن سے نکل نہیں سکتی، اور ہمارا قوم معاویہ خیل کو چیلنج ہے کہ اگر انہوں نے کسی غیرت مند ماں کا دودھ پیا ہے تو عائشہ اور عثمان کی صفائی دیں کیونکہ اس اغلاط کی بحث سے حضرت عائشہ اور جناب عثمان کے ایمان کو سخت خطرہ ہے

ان صحابہ کی فہرست کہ جنہوں نے گواہی دی ہے کہ عثمان نے قرآن غلط لکھے ہیں

جناب عائشہ، ابو معاویہ، عروہ ابن الزبیر، ہشام بن عروہ، حجاج، ہارون بن موسیٰ، زبیر بن الحرث، عکرمہ، عبدالاعلےٰ، یحییٰ بن ابوبشر، سعید بن جبیر، ابن عباس، اسماعیل مکی، ابو خلف، عبید بن ضحاک، عمرو بن دینار، عطا، ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن کثیر قاری، ابو عمر، عیسیٰ بن عمر، حسن بصری، مالک بن دینار، جحدری، عیسیٰ ثقفی

نوٹ، کتب اہل سنت تفسیر اتقان و تفسیر درمنثور کی روشنی میں مذکورہ فہرست تیار ہوئی ہے اور بقول اہلسنت بھائیوں کے صحابہ ستارے ہیں جنکی پیروی کرنے سے نجات ہے، پس مصحف عثمان کو غلط کہنے والے بھی ذریعہ نجات ہیں

حکیم ترمذی، مولوی عبدالشکور و دیگر اولاد حلالہ کے بیانات صحابہ کی صفائی میں

وکلاء عثمان یہ فرماتے ہیں کہ جن روایات میں ثبوت ملتا ہے کہ عثمان نے قرآن غلط لکھوائے ہیں انکے راوی فاسق و فاجر اور جھوٹے ہیں انہوں نے اسلام سے فریب کیا ہے،

شیعہ خیر البریہ کی طرف سے علماء سپاہ صحابہ کو دعوت فکر

کچھ سنی ملاں یہ بھی فرمایا کرتے ہیں کہ احادیث شیعہ کے راوی جھوٹے ہیں اور ہم شیعہ یہ کہتے ہیں کہ اللہ پاک نے ہمارے مخالف دشمن قرآن سنی مناظر کو اس طرح ذلیل فرمایا ہے کہ اس نے عاجز ہو کر ہمارے سامنے خود تسلیم کیا ہے کہ انکی احادیث کے راوی جھوٹے ہیں اور سنی مناظرین کا خود صحابہ کو جو کہ راویان حدیث ہیں انکو جھوٹا مان لینا یہ ہم شیعوں کی بہت بڑی فتح ہے، پس سنی مناظرین کو ان جھوٹوں کے حق میں نفرین کرنا چاہئے، اور ہماری طرف سے آمین کہنے میں انشاءاللہ کوئی دیر نہیں لگے گی

میں بغیر کسی خوف کے اور جان ہتھیلی پر رکھ زندگی اور موت کو برابر کر
کہتا ہوں کہ علماء سپاہ صحابہ اور ان کے بزرگان کا قرآن پر ایمان نہیں ہے

علماء دیوبند و سپاہ صحابہ کو میں پوری جرات کے ساتھ اور انجام سے بے نیاز ہو کر چیلنج کرتا ہوں کہ اے عثمانیو! اگر تم نے بوتل کے بجائے کسی غیرتمند کا دودھ پیا ہے تو میں ڈٹ کر کہتا ہوں کہ تم اور تمہارے اسلاف بدترین گستاخ قرآن ہو، قرآن کو پیشاب سے لکھنے کا فتویٰ تم نے دیا، قرآن کو خون سے لکھنے کا فتویٰ تم نے دیا اور مردار کی کھال پر لکھنے کا فتویٰ بھی تم نے دیا، صحابہ کرام سے قرآن چھین چھین کر تمہارے عثمان غنی نے جلا دیا، الفاظ قرآن پر غلط کا اطلاق تمہارے عثمان اور تمہاری عائشہ اور تمہارے اصحاب نے کیا، کیا انہی حرکات کا نام ہے، ایمان بالقرآن، ہرگز نہیں، تم نے توہین قرآن کی تمام حدود کو توڑ دیا، تم گستاخ قرآن ہو، تم عظمت قرآن کے منکر ہو، تمہیں چیلنج ہے کہ تم ہائیکورٹ یا سپریم کورٹ میں رٹ کرو، جب عدالت ہمیں بلائے گی تو پھر تم تیل دیکھو اور تیل کی تیار دیکھو، اگر میں عدالت میں تمہیں اور تمہارے بڑوں کو گستاخ قرآن ثابت نہ کر سکا تو مجھے کسی چوراہے میں کھڑا کر کے بے شک گولی مار دی جائے تم صحابہ والوں کا قرآن پاک کے کسی بھی پہلو پر اتفاق نہیں ہے تم نے احکام قرآن کو بھانت بھانت کے اقوال کا مجموعہ بنا رکھا ہے، تمہاری کتابیں اور تمہاری تحقیق مسلمانوں کو اسلام سے نفرت دلا رہی ہیں، تمہارا اعظم کچھ کہتا ہے، مالک کچھ کہتا ہے، دیوبند کچھ کہتا ہے، بریلی کچھ کہتا ہے، اور اہلحدیث کچھ کہتا ہے، تم نے اسلام کو چوں چوں کا مربع بنا رکھا ہے، تم نے ان صحابہ کی عظمت کا پھندہ بنا رکھا ہے جو ایک دوسرے کو قتل کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے،

جناب عائشہ کی گواہی کہ عثمان کے جمع کردہ قرآنوں میں بعض الفاظ غلط
ہیں اور یہ خطا قرآن لکھنے والے کاتبوں سے ہوئی ہے،

۱۔ اہل سنت کی کتاب تفسیر اتقان ص ۲۲۵ ج ۱ الحد ۴۱
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص ۲۴۶ ج ۲ المائدہ
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری ص ۱۴۹ ج ۶
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۲۱۶ ج ۱۱
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص ۳۱ ج ۱
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر معالم التنزیل ص ۲۲۱ ج ۴
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المحاضرات ص ۴۳۵ ج ۲ الحد ۲۰
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در مصون فی علوم الکتاب المکنون
۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رسالہ مقنع ص ج ۲ از ابو عمر ودانی

اتقان اور روح المعانی کی عبارت ملاحظہ ہو } قال رسالہ مقنع عن لحن القرآن عن قولہ ان ھذان لساحران - وعن قولہ والمقیمین الصلوۃ والمؤتون الزکوۃ وعن قولہ ان الذین آمنوا والذین ھادوا والصابین فقالت یابن اختی ھذا عمل الکتاب اخطئوا فی الکتاب ھذا اسناد صحیح علی شرط الشیخین، ترجمہ، راوی کہتا ہے کہ میں حضرت عائشہ سے مذکورہ آیات کی بابت پوچھا کہ ان ہذان، کیوں ہے جبکہ ان نصب دیتا ہے اور المقیمین کے بجائے المقیمون چاہیے تھا علی ہذا القیاس، حضرت عائشہ نے کہا کہ یہ قرآن لکھنے والوں کی کارگزاری ہے انہوں نے کتابت میں خطا کی ہے،

دینی مسائل میں حضرت عائشہ کے خطا کرنے پر قاضی سناء اللہ کا اقرار

تفسیر مظہری کی ج۲ ص۱۴۹ فروی ھشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشہ انہ
عبارت ملاحظہ خطاء من الکاتب، وھذا القول خطاء خارق الاجماع
تین عدد الفاظ قرآن میں قرآن لکھنے والوں نے بقول عائشہ خطا کی ہے اور
شاہ ولی اللہ دہلوی کا شاگرد قاضی سناء اللہ کہتا ہے کہ یہ قول عائشہ خطا ہے
اور اجماع کا اپریشن ہے،

مسئلہ ایک ہے اگر عائشہ کے منہ سے نکلے تو خطا ہے اور اگر دوسرے کے منہ سے نکلے تو کفر ہے

ارباب انصاف جس روایت کو علماء سنت نے بسند صحیح کا تمغہ دیا ہے یہ وہی روایت ہے جس میں عائشہ نے الفاظ قرآن کو کہا ہے کہ یہ کاتبوں نے غلط لکھے ہیں، اور شیعہ کہتے ہیں کہ تمام مذہب اہلسنت قربان جائے حضرت عائشہ کی اس تحقیق پر کاتب کالعدم ہوتے ہیں، پس حضرت عثمان نے ایسے کاتب کالعدم پر بھروسہ کیوں فرمایا کہ جس نے الفاظ قرآن کو بقول عائشہ اور عثمان غلط تحریر کیا ہے، اور پھر عثمان سمیت ۱۰ عدد خلیفے اہل سنت کے گذرے ہیں اور کسی نے بھی ان اغلاط کو صحیح کرنے کی جرات نہیں کی، اور چودہ سو سال سے وہ غلط ہی پڑھے جا رہے ہیں اور اس غلط پڑھنے کا گناہ روح عثمان کو پہنچ رہا ہے، تو حضرت عائشہ نے بڑی دلیری سے الفاظ قرآن کو غلط کہا ہے اگر یہ بات کوئی اور مذہب والا کہتا تو کافر ساز ملاں گز بھر کی زبان نکال کر کہتا کہ یہ رشدی ہے یہ کافر ہے، اور جب یہ مسئلہ عائشہ نے کیا تو ڈھولکی ملاں چپ ہے

ع خود غلط، املا غلط، انشا غلط ــــ دیکھئے ہوتا ہے اب کیا کیا غلط،

علماء دیوبند اور سپاہ صحابہ نے اگر بوتل کے بجائے کسی غیرتمند ماں کا دودھ پیا ہے تو مذکورہ مسئلہ میں اماں عائشہ کی صفائی پیش کریں

ارباب انصاف، کچھ سنی علماء کرام اپنے ٹھیٹرے پاؤں سے لیکر اپنے لعنت زدہ گنجے سر تک زور لگا کر شیعان علیؑ کے خلاف اس طرح عوعو کرتے ہیں، کہ شیعوں کی کتابوں میں قرآن کے بارے اس طرح لکھا ہے، اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ سنی ملاں صحیح معنوں میں قرآن پاک کے ہمدرد ہیں تو کئی عدد کتب اہل سنت گواہ ہیں کہ انکی ماں عائشہ جو کہ مجتہدہ زمان اور اعلم دوران تھی، اس نے تین عدد الفاظ قرآن میں کتابت کی غلطی ثابت کر کے قرآن پاک کی بھی اور عثمان غنی کی بھی توہین فرمائی ہے، اولاد عائشہ کو چیلنج ہے کہ آؤ میدان میں اور کسی عدالت میں ہمیں طلب فرمادیں گر مذکورہ حوالہ جات میں ثابت نہ کر سکا تو میں بخوشی پھانسی کا پھندہ اپنے گلے میں ڈالوں گا، جرأت ہے تو حدود انصاف میں رہ کر ہمارے ساتھ بات کرو، خون خرابہ اور فساد کیوں کرتے ہو؟ جو سنی ملاں یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ سگے چوکوں کے مناظرے وہ بچارے پڑھے لکھے نہیں ہیں اور شیعوں سے روبرو بات چیت کرنے کی ان میں صلاحیت ہی نہیں ہے، اور حدود انصاف میں رہ کر مذکورہ مسئلہ میں عائشہ کی صفائی دینے والا ملاں آج تک ماں نے جنا ہی نہیں ہے مذکورہ مسئلہ میں عائشہ کی صفائی دینے کی بابت سنی علامہ بے بس ہے اسکے لبوں کو ٹانکے لگے ہوئے ہیں اور حق بولنے میں پیٹ کا مسئلہ بھی سامنے ہے،

ــــ جی اوڈرا جی توایں پتر توایں رہی،

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ قرآن پاک میں کچھ غلطیاں ایسی ہیں کہ جنکا جبرئیل

اور رسول خدا اور تمام صحابہ کو پتہ نہ چل سکا اور سنی حافظ حمزہ بن زیات

نے جب اللہ کو دیدار کے بعد قرآن سنایا تو اللہ نے فوراً وہ غلطی پکڑ لی

اہل سنت کی معتبر کتاب یواقیت وجواہر مصنفہ تصنیف شیخ عبد الوہاب بن احمد بن علی شعرانی، یہ عالم از مشائخ اجازہ شاہ عبد العزیز و شاہ ولی اللہ ہے،

ضروری وضاحت: یہ حوالہ منقول ہے از نزہۃ اثنا عشریہ در جواب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۶۳ ج ۴ مصنفہ مرزا محمد کامل شہید رابع المتوفی ۱۲۳۵ھ واز استقصاء الافحام درجواب منتھی الکلام صفحہ ۶۴ مسلک ثانی مصنفہ میر سید حامد حسین رحمۃ اللہ یہ دونوں کتابیں شیعہ علماء نے لکھ کر سنیت اور ناصبیت کے تابوت میں آخری منیخ ٹھوک دی ہے

وضاحت: ہمارے اہل سنت احباب کی ہٹ دھرمی کی انتہا ہے کہ وہ اپنی کتاب تحفہ اثنا عشریہ کو کتاب لا جواب سمجھتے ہیں حالانکہ شیعہ عالم مرزا محمد کامل نے تحفہ کے بارہ ابواب میں سے ہر باب کے جواب میں ایک ایک جلد لکھی ہے، کتاب نزہۃ اثنا عشریہ درجواب تحفہ اثنا عشریہ بارہ جلدوں میں صاحب تحفہ کے تمام خرافات کا مکمل اور مدلل جواب ہے، اور سو سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے کہ آج تک کسی کو جواب الجواب لکھنے کی جرأت نہیں ہوئی ہے

ع جائے گا کوئی کہاں شیعوں کو چھیڑ کے
رکھ دیں گے اسکے مذہب کے بخیہ ادھیڑ کے،

قرآن پاک کی وہ غلطی کہ بقول سنی علماء جسکو رسول خدا اور خلفائے نہ پکڑ سکے

یواقیت وجواہر کی عبارت ملاحظہ: کان حمزہ بن الزیات یقول قرات سورہ یٰس علی الحق تعالیٰ حین رأیتہ فلما قرأت تنزیل العزیز الرحیم بضم اللام فرد علی الحق تعالیٰ تنزیل بفتح اللام وقال انی نزلتہ تنزیلا وقال قرأت علیہ جل وعلا ایضا سورہ طٰہٰ فلما بلغت الی قولہ وانا اخترتک فقال تعالیٰ وانا اخترناک، فھی قرأتہ برزخیۃ

ترجمہ: امام اہلسنت حمزہ بن الزیات فرماتے ہیں کہ میں نے جب اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا تھا تو میں نے سورہ یٰس کی اس آیت کو "تنزیلُ العزیز" حرف لام کے ضمہ کے ساتھ پڑھا، جب میں اس سورہ کو اللہ پاک کے سامنے پڑھ رہا تھا، پس حق تعالیٰ نے مجھے ٹوک دیا، اور فرمایا کہ تنزیل کو لام کے فتحہ کے ساتھ پڑھو میں نے تنزیل نازل کیا ہے، نیز جب میں نے سورہ طٰہٰ کو اللہ پاک کے سامنے پڑھا اور اس آیت "انا اخترتک" پڑھا تو پھر اللہ پاک نے مجھے ٹوک دیا، اور فرمایا کہ "اخترناک" پڑھیں، صاحب کتاب یواقیت فرماتے ہیں کہ قرأت برزخیہ ہے،

نوٹ، اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حافظ حمزہ بن زیات کا رتبہ ابوبکر، عمر اور عثمان سے بہت زیادہ ہے کیونکہ وہ تینوں باوجود دعوی خلافت کے انکو اللہ پاک نے اس قابل ہی نہیں سمجھا کہ ان بیچاروں کو اپنا دیدار کرائے، نیز اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سنی مذہب میں خدا کو جسم والا سمجھا جاتا ہے،

اگر تسلی نہیں ہوئی اور مرض باقی ہے تو ایک خوراک اور لیجئے،

اہلسنت کی معتبر کتاب الیواقیت والجواہر ج ۱ ص ۱۱۹ عبدالوہاب الشعرانی

وقد ذکر العلماء وقوعها فی المنام لکثیر من السلف الصالح منهم الامام احمد وحمزه الزیات والامام ابوحنیفه وکان حمزه الزیات یقول قرأت سورة یٰس علی الحق حین رأیته

علماء نے ذکر کیا ہے کہ نیند میں اللہ پاک کا دیدار بہت سے سلف صالح یعنی گزرے ہوئے علماء کو حاصل ہوا ہے ان میں امام احمد اور حمزہ زیات اور امام ابوحنیفہ سرفہرست ہیں۔ حمزہ بن زیات کہتا ہے کہ جب میں نے حق تعالےٰ کو دیکھا تو میں نے ان کو سورہ یٰسین سنائی اللہ نے دو مقام پر میری غلطی نکالی۔

نوٹ، جناب ملاں صاحب اب بتائیں کہ یہ اختلاف قرأت ہے یا ناسخ و منسوخ ہے اس حمزہ کو آپ کے صاحب یواقیت نے سلف صالحین سے شمار کیا ہے اور تقریب التہذیب صفحہ ۸۲ میں اور تہذیب التہذیب جلد ۳ ص ۲۸ پر رجلاً صالحاً صدوقاً کے القاب دیئے گئے ہیں ۸۰ ہجری میں اس کی پیدائش ہے اور ۵۶ سال کی عمر میں اس کی وفات ہوئی ہے کیا اس زمانے میں اختلاف قرأت یا ناسخ و منسوخ کا سلسلہ جاری تھا جبکہ آپ کے جامع القرآن بھی اس دنیا سے چل گزرے تھے کتاب یواقیت کے مصنف عبدالوہاب بن احمد الشعرانی کو کشف الظنون میں جلد ۵ صفحہ ۶۴۲ پر الفقیہ المحدث لکھا گیا ہے۔ نوٹ، کیا کوئی وکیل عثمان ہے جو ہمارے اس پیش کردہ حوالے کی صفائی پیش کرے،

علماء دیوبند و سپاہ خرابہ آنکھیں کھولیں اور غور سے دیکھیں کہ انکی مذہبی

کتب کی چھری سے ہم انکے عقیدہ کی کس طرح چیر پھاڑ کر رہے ہیں،

تمام عالم اسلام کو سنی مذہب کی اس بے شرمی یا جہالت پر خون رونا چاہیئے کہ ان کا عقیدہ ہے کہ معاذاللہ قرآن مجید کے بعض الفاظ اس طرح غلط ہیں کہ جبریل نے انکو غلط ہی پہنچایا ہے اور معاذاللہ نبی کریمؐ بھی انکو غلط ہی پڑھتے رہے اور امت کو اسی طرح غلط ہی پہنچایا اور ابوبکر، عمر و عثمان بلکہ تمام صحابہ کرام بھی انکو غلط پڑھتے رہے حتیٰ کہ ایک سنی حافظ حمزہ بن زیات جب اللہ پاک کے دیدار اور ملاقات کیلئے گیا تو اس نے قرآن پاک اللہ میاں کو سنایا گویا قرآن کو تصیح کیلئے مصنف کی خدمت میں پیش کیا اور اللہ پاک نے اصل نسخہ کے ساتھ مقابلہ کیا اور پھر ان اغلاط پر تنبیہ فرمائی ہے، اور پھر اس حافظ حمزہ نے اللہ پاک کا پیغام امت تک پہنچایا ہے

اگر سنی علماء کا اس قسم کے خرافات اور اباطیل پر عقیدہ ہے تو لعنت ایسے عقیدے پر کیونکہ اس عقیدہ سے جبریلؑ کی دیانت اور عصمت بلکہ نبی کریمؐ کی دیانت و صداقت اور عصمت مجروح ہو جاتی ہے، اور اگر علماء دیوبند نے اس عبارات کی بابت تاویلات کی پٹاری کھولنی ہے اور ان کفریہ عبارات کی اصلاح کیلئے مختلف جوابات کا طنبورہ بجانا ہے تو یہ حق انکو کیوں حاصل ہے اگر کسی دوسرے مذہب کی کتاب میں کوئی ضعیف بات ہو تو اس کو تاویل کا حق نہیں ہے تو اسی طرح سنیوں کو بھی تاویل کا حق نہیں ہونا چاہیئے،

عبداللہ بن مسعود صحابی کا عثمان کے جمع کردہ قرآن پر اعتراض کرنا۔

اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۱۹ ج ۹ باب جمع القرآن

اہل سنت کی معتبر کتاب جامع الاصول ص ۱۶۱ ج ۳ از مبارک بن الاثیر

اہل سنت کی معتبر کتاب شرح تجرید قوشجی ص از علاء الدین علی بن محمد قوشجی

اہل سنت کی معتبر کتاب محاضرات ص ۴۳۴ ج ۴ از راغب اصفہانی

جامع الاصول کی عبارت، اعزل عن نسخ المصاحف و يتولاها رجل والله لقد اسلمت وانه لفي صلب رجل كافر يريد زيد بن ثابت

ترجمہ، عبداللہ بن مسعود کو جب عثمان نے قرآن لکھنے والی کمیٹی میں شامل نہ کیا تو اس نے کہا اے مسلمانو! قرآن لکھنے سے مجھے معزول کیا گیا ہے اور یہ کام اس آدمی کے سپرد کیا گیا کہ جب میں مسلمان ہوا تھا تو اس وقت وہ ایک کافر کی صلب میں نطفہ تھا، یہ اشارہ ہے زید بن ثابت کی طرف۔

عثمان نے قرآن میں تغیر کا آرڈر دیا اور ابن مسعود نے اسکو برا منایا

فتح الباری کی عبارت لما امر بالمصاحف ان تغير ساء ذالك عبد الله بن مسعود

جب عثمان نے قرآن میں تبدیلی کرنے کا حکم دیا تھا تو جناب عبداللہ بن مسعود نے اس چیز کو برا منایا تھا، منقول از استقصاء الافحام

ابن مسعود کے اپنے قرآن میں بھی کمی اور زیادتی تھی،

شرح تجرید قوشجی کی عبارت لما اراد عثمان ان يجمع الناس على مصحف واحد.. طلب منه فابى ذالك مع ما كان فيه من الزيادة والنقصان ولم يرض ان يجعل موافقا لما اتفق به۔

اجلاء الصحابه فادبه عثمان لينقاد،

ترجمہ، ابن مسعود کو عثمان کے مارنے کی وجہ یہ ہے کہ جب عثمان نے لوگوں کو ایک مصحف پر جمع کرنے کا ارادہ کیا تھا تو عبداللہ بن مسعود سے اس کا مصحف مانگا تھا اور ابن مسعود نے عثمان کو اپنا مصحف دینے سے انکار کیا تھا، اور ابن مسعود کے مصحف میں کمی اور زیادتی بھی تھی، اور ابن مسعود نے اپنے مصحف کو اصحابہ کا موافق بنانا پسند نہ کیا، پس عثمان نے ابن مسعود کی ٹھکائی کی تاکہ وہ رام ہو جائے،

ابن مسعود کی آرزو کہ وہ عثمان غنی کے جمع کردہ قرآن کو آگ لگائے

محاضرات کی عبارت احرق عثمان مصحف ابن مسعود وان بن مسعود كان يقول لو ملكت كما ملكوا لصنعت بمصحفهم مثل الذين صنعوا بمصحفي،

ترجمہ، عثمان نے ابن مسعود کے قرآن کو آگ لگائی اور ابن مسعود کہا کرتا تھا کہ جس طرح انکو حکومت ملی ہے اگر مجھے بھی حکومت ملتی تو جس طرح عثمان نے میرا قرآن جلایا ہے، میں بھی اس کے قرآن کو آگ لگاتا،

راغب اصفہانی کے سنی ہونے کا ٹھوس ثبوت ملاحظہ ہو

کتاب اہل سنت مدینۃ العلوم میں لکھا ہے کہ ابو القاسم حسین بن محمد راغب اصفہانی پانچویں صدی کے علماء میں سے ہے اور سیوطی کہتا ہے کہ میں نے کتاب قواعد صغری کی پشت پر یہ پڑھا ہے کہ امام رازی نے تاسیس التقدیس میں لکھا ہے کہ ابو القاسم راغب من آئمة السنة کہ وہ اہلسنت کا امام ہے،

اہل اسلام کا اجماع کہ توہین قرآن پاک کرنے والا کافر ہے،

اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی مولانا عبدالحی صہ ۴۲

اہل سنت کی معتبر کتاب الشفا، صہ ۲۶۳ ج ۲ از قاضی عیاض

اہل سنت کی معتبر کتاب اعلام بقواطع الاسلام صہ از ابن حجر مکی

فتاوی کا کام عبارت } ویکفر من کذب لنبی مما صرح به القرآن او الکتب المنزلة، او لعنها اورسبها او استخف بها،

جو شخص کسی ایسے حکم کا انکار کرتا ہے جو صراحت کے ساتھ قرآن میں موجود ہے، یا قرآن پاک اور دیگر آسمانی کتابوں کو سب اور لعن کرتا ہے یا انکی توہین کرتا ہے وہ کافر ہے،

الشفاء کی عبارت } صہ ۲۶۳ ج ۲ واعلم ان من استخف بالقرآن او المصحف اوبشی منه فھو کافر عند اھل العلم باجماع،

جو شخص قرآن پاک یا مصحف یا ان کے کسی جز اور لفظ کی توہین کرتا ہے تو اسکے کافر ہونے پر اہل علم کا اجماع ہے۔

نوٹ، ارباب انصاف عثمان، عائشہ اور ابن عباس کا قرآن کے بارے یہ کہنا یہ الفاظ غلط لکھے ہیں اور پھر انکو درست بھی نہیں فرمایا، اور ابن مسعود کا عثمان کے قرآن کو قبول نہ کرنا بلکہ اسکے جلانے کی آرزو کرنا یہ تمام بیانات عائشہ اور اصحاب کے کیا قرآن پاک کی توہین نہیں ہے، اور کیا توہین قرآن پاک کرنے والا کافر نہیں ہے اصحاب کے انہیں بیانات کی وجہ سے ہم شیعہ خیر البریہ انکے مذہب سے نفرت کرتے ہیں، یہ باتیں اگر دوسرا کرے تو کافر ہے اصحاب کریں تو کافر نہیں ہیں، یہ بے انصافی ہے، ع تیری زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی،

سنی علامہ راغب اصفہانی کا اقرار کہ قرآن لکھنے والے عثمان کے کاتب تجربہ کار نہ تھے، انہوں نے بعض الفاظ کی کتابت غلط کی اور عثمان رسوا ہو گیا

محاضرات کی عبارت ملاحظہ } کان القوم الذین کتبوا المصحف لم یکونوا قد حذقوا الکتابة فلذالك وضعت احرف علی غیر ما یجب ان تکون علیه آخرتك

ترجمہ، وہ کاتب جنہوں نے بحکم عثمان قرآن لکھے تھے وہ لکھنے کے فن میں ماہر نہ تھے اس لئے تو انہوں نے حروف کو جس طرح لکھنا واجب تھا اس طرح نہ لکھا، اور مصحف جب عثمان نے دیکھے تو وجد فیھا حروفاً من اللحن فی الکتابة اور وہ مصحف جب عثمان نے دیکھے تو ان میں کچھ حروف غلط پائے،

نوٹ، ارباب انصاف جسارت معاف اور ایک شعر ملاحظہ ہو

انہیں کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات انکی
انہیں کے مطلب کی کہہ رہا ہوں قلم میرا ہے بات انکی

حضرت عائشہ اور عثمان کی صفائی میں بھانت بھانت کی تاویلات کا سنی علماء سہارا لیں گے مگر راغب اصفہانی نے جو گھر کا بھیدی تھا بھانڈا پھوڑ دیا کہ کاتب تجربہ کار نہ تھے اور ہم شیعہ خیر البریہ کہتے ہیں، کہ عثمان نے کتاب خدا قرآن پاک کی ناتجربہ کار کاتبوں سے کتابت کروا کر قرآن پاک کی توہین فرمائی ہے، اور اس توہین کو عثمان کی فضیلت سمجھنا نادانی

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے، خصوصاً صحابہ پرستی کی وبا سے۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو حضرت عائشہ کی ایک اور تحقیق ملاحظہ ہو کہ عثمان صاحب کے لکھائے ہوئے قرآن میں اغلاط تحریف پائی جاتی ہیں،

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص ۲۳۸ نوع ۱۴
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر دُرِ منثور ص ۱۲ ج ۵ المؤمنون آیت ۶۰
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۱۳۲ ج ۱۲ مؤمنون آیت ۶۰
۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مسند احمد بن حنبل ص
۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تاریخ لامام بخاری ص

دُرِ منثور کی عبارت ملاحظہ عبد وعبید نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ نبی کریمؐ اس آیت کو کس طرح پڑھتے تھے، والذین یؤتون ما اتو یا والذین یأتون ما اتو، پڑھتے تھے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتی ہوں کہ نبی کریمؐ والذین یأتون ما اتو پڑھتے تھے اور یہ نازل بھی اسی طرح ہوئی مگر اس کے حروف ہجائیں تحریف ہو گئی ہے، نوٹ، ارباب انصاف اس روایت کو بقول علامہ سیوطی کے علماء سپاہ صحابہ کے بڑے بڑے پوپ پال مثل امام بخاری وغیرہ کے اپنی پوتھی میں لکھ گئے ہیں اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ تمام اہلسنت کا جبا ان کے ملاؤں کے ایمان قربان کیا جائے ایک مسئلہ قرآن کی بابت حضرت عائشہ کرتی ہیں تو وہ صدیقہ کا لقب پا جاتی ہیں، اور اگر وہی مسئلہ کوئی دوسرا بیان کرے تو وہ کافر بن جاتا ہے ۱۱ ان کا ملاں بچارا ہے اس کو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا

ع پڑھا علم دین دینداری نہ آئی ، بنجارا آیا انکو بخاری نہ آئی

مفسرِ اعظم قرآن ابن عباس نے بھی عثمان کی طرح قرآن پاک میں کتابت کی غلطیوں کا اقرار کر کے علماء سپاہ صحابہ کے منہ پر سیاہی مل دی ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص ۳۸ ج ۵ نور آیت ۲۸
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص ۲۲۸ ج ۱ نوع ۴۱
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب مستدرک للحاکم ص ج ۲ کتاب التفسیر

تفسیر اتقان کی عبارت عن ابن عباس فی قوله حتی تستأنسوا وتسلموا قال انما هی خطاء من الکاتب حتی تستأذنوا وتسلموا

ترجمہ، ابن عباس فرماتے ہیں کہ قرآن پاک سورہ نور کی آیت ۲۸ میں جو حتی تستأنسوا لکھا ہے یہ کاتب کی غلطی ہے صحیح تستأذنوا ہے۔

درمنثور کی عبارت حتی تستأنسوا۔ قال اخطاء الکاتب انما هی حتی تستأذنوا۔ ابن عباس نے فرمایا کہ قرآن پاک میں تستأنسوا لکھنے میں کاتب نے خطا کی ہے، صحیح تستأذنوا ہے،

بقول ابن عباس عثمان کی وجہ سے قرآن میں کتابت کی ایک اور غلطی

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص ۱۷۰ ج ۴ بنو اسرائیل آیت ۲۳
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص ۲۲۹ نوع ۴۱
اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۳۴۷ ج ۸ کتاب التفسیر

درمنثور کی عبارت عن ابن عباس۔ ووصی ربک فلصقت احدی الواوین بالصاد فقرء الناس وقضی ربک ولو نزلت علی

القضاء وما اشرك احد،

ترجمہ: ابن عباس نے فرمایا ہے کہ قرآن پاک میں وو صی ربک ان لاتعبدوا الا ایاہ" نازل ہوا ہے اور پھر ووصی کی ایک و میں کے ساتھ مل گئی اور لوگ اسکو وقضی ربک پڑھنے لگے، اور اگر وقضی نازل ہوا ہوتا تو کوئی مشرک نہ ہوتا

ابن عباس کے نزدیک عثمان کے لکھائے ہوئے قرآن میں غلطی کا ایک نمونہ

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص

عن ابن عباس فی قولہ تعالیٰ مثل نورہ قال ھی خطاء من الکاتب والصحیح مثل نور المؤمن کمشکاۃ

ترجمہ، ابن عباس نے فرمایا ہے کہ اس آیت مثل نورہ میں عثمان کے کاتب نے خطا کی ہے اللہ پاک بڑا ہے اس سے کہ اسکے نور کو مثل نور مشکوۃ کہا جائے، صحیح اس طرح ہے نور المؤمن کمشکاۃ،

اگر سنی علماء نے غیرت مند ماں کا دودھ پیا ہے تو جواب دیں،

معاویہ خیل میرے پیش کردہ حوالہ جات کو اپنی کتابوں میں دیکھیں اگر صحیح نہیں ہیں تو بے شک مجھ پر لعنت بھیجیں اور اگر حوالہ جات درست ہیں اور سنی علماء کا فرمان بھی درست ہے کہ قرآن کی توہین کرنے والا یا اس میں تحریف کا عقیدہ رکھنے والا کافر ہے، تو پھر عثمان، عائشہ اور ابن عباس کا قرآن کی توہین کرنا اور اس میں تحریف کا عقیدہ رکھنا ہم نے ثابت کر دیا ہے اور اب انکے اسلام یا کفر کا صحیح فیصلہ کرنا ہم نے تمہارے اوپر چھوڑ دیا ہے۔

امام اہلسنت ابن عباس کا بیان کہ عثمان کا کاتب قرآن لکھنے والا اونگھ رہا

تھا اس لئے اس نے بعض الفاظ کو غلط لکھا ہے،

ثبوت ملاحظہ ہو،

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص ۲۳۸ ج ۱ نوع ۴۱

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص ۶۳ ج ۴ رعد آیت ۳۱

اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۳۷۳ ج ۸ ابن حجر

اہل سنت کی معتبر کتاب نوادر الاصول ص ازحکیم ترمذی

تفسیر اتقان کی عبارت } عن ابن عباس انہ قراء افلم یتبین الذین آمنوا ان لو یشاء اللہ لھدی الناس جمیعا فقیل فی المصحف افلم ییاس الذین آمنوا ۔قال اظن الکاتب کتبھا وھو ناعس،

ترجمہ، ابن عباس نے سورہ رعد کی آیت نمبر ۳۱ کو اس طرح پڑھا، افلم یتبین الذین ابن عباس سے کہا گیا کہ قرآن میں افلم ییاس الذین لکھا ہے، ابن عباس نے جواب دیا کہ کاتب نے افلم ییاس لکھا ہے میرا یہ گمان ہے کہ وہ اس کو لکھتے ہوئے اونگھ رہا تھا،

فتح الباری کی عبارت } روی الطبری وعبد بن حمید باسناد صحیح کلھم من رجال البخاری عن ابن عباس انہ کان یقرأ

ترجمہ، شارح بخاری ابن حجر لکھتا ہے کہ یہ روایت بسند صحیح آئی ہے کہ ابن عباس کہتا ہے افلم یتبین صحیح ہے اور افلم ییاس لکھنے والا اس کو لکھتے وقت اونگھ رہا تھا،

ابن حجر کی طرف سے ابن عباس کی بھرپور حمایت کا اعلان اور ابن عباس کی روایت کو غلط کہنے والوں کے خلاف احتجاج اور اللہ سے فریاد

فتح الباری کی عبارت } فقد اشتد انکار جماعة ممن لا علم له بالرجال صحته و بالغ الزمخشری فی ذالک کعادته .... وهی فرية بلامرية وتبعه جماعة بعده والله المستعان،

ترجمہ، ابن عباس کے فرمان کا ان لوگوں نے سختی سے انکار کیا ہے کہ جن کو علم رجال کا علم نہیں ہے، اور اس انکار میں زمخشری نے اپنی عادت کے مطابق مبالغہ کیا ہے، اور یہ انکار اس کا سفید جھوٹ ہے اور زمخشری کی ایک جماعت نے پیروی کی ہے اور خدا ان کے خلاف ہمارا مددگار ہے،

شیعوں کی مخالفت سے کچھ وقت بچا کر سنی علماء کو رخسار مذہب سنیت کی بدنما چھائیوں کو مٹانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

کراچی سے خیبر تک کسی غیور ماں نے کوئی سنی علامہ ایسا جنا ہی نہیں جو میرے پیش کردہ حوالہ جات کی حدود انصاف میں رہ کر تردید کر سکے ابن عباس کا قول سنیت کے رخسار پر وہ بدنما سیاہی ہے جو کسی نعرہ تحقیق کے بورڈ سے دور نہیں ہو سکتی، تاویلات کی ریگ مار سے جتنا رگڑیں گے یہ سیورتی میں اللہ اتنی زیادتی فرمادے گا۔

کب سیاہی سفید ہوتی ہے لاکھ دھویا کرے کوئی۔ ماش کی دال سے نہ ہو گندم پیدا لاکھ بویا کرے کوئی

خلیفہ زادہ ابان بن عثمان بھی کہتا ہے کہ میرے باپ نے قرآن غلط لکھوایا

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر معالم التنزیل ص

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ثعلبی ص

معالم التنزیل کی عبارت } والمقیمین الصلوٰة - اختلفوا فی وجہ انتصابہ فحکی عن عائشہ وابان بن عثمان انہ غلط من الکاتب ینبغی ان یصلح ویکتب والمقیمون الصلوٰة،

ترجمہ، آیت مجیدہ والمقیمین الصلوٰة کے منصوب ہونے میں اختلاف ہے جناب عائشہ اور خلیفہ زادہ ابان بن عثمان فرماتے ہیں، کہ اس کا نصب قرآن لکھنے والے کاتب کی غلطی ہے، اور پھر اسی تفسیر میں مذکورہ عبارت کے بعد یہ بھی لکھا ہے کہ سورہ مائدہ میں ان الذین آمنوا والذین هادوا والصابئون، یہ والصابئون بھی کاتب کی خطا ہے، اور سورہ طٰہٰ میں ان هذان بھی کاتب کی خطا ہے،

سعید بن جبیر سنی بھی یہی کہتا ہے کہ عثمان نے قرآن غلط لکھوائے ہیں،

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص ۲۳۶ ج ۱ نوع ۴۱

عن سعید بن جبیر انہ کان یقرأ والمقیمین الصلوٰة ویقول هو لحن الکتاب، امام اہلسنت سعید بن جبیر بھی آیت کو والمقیمین الصلوٰة پڑھتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ قرآن لکھنے والوں کی غلطی ہے،

نوٹ، عثمان کے بیٹے ابان کو اپنے باپ سے کوئی دشمنی تھی اور نہ ہی وہ متعہ کی پیداوار ہے، صرف اظہار حق کے لئے باپ کے خلاف اس نے بیان دیا ہے،

امام اہلسنت مجاہد بن جبر اور ربیع بن انس بصری بھی فرماتے ہیں

کہ امیر عثمان نے قرآن پاک غلط لکھوائے ہیں،

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور سے

عن مجاهد فی قوله تعالیٰ واذ اخذ الله میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب وحکمة قال هی خطاء من الکتاب وهی فی قراته ابن مسعود میثاق الذین اوتوا الکتاب اخرج ابن جریر عن الربیع انه قرأ واذ اخذ الله میثاق الذین اوتوا الکتاب آخر تک،

ترجمہ، امام اہلسنت مجاہد بن جبیر فرماتے ہیں کہ آیت میثاق میں جو میثاق النبیین لکھا ہے یہ عثمان کی طرف سے قرآن لکھنے والے کاتبوں کی خطا ہے یہ قرأت ابن مسعود میں میثاق الذین اوتوا الکتاب لکھا ہے، اور بقول ابن جریر کے ربیع بن انس بھی میثاق الذین اوتوا الکتاب ہی پڑھتا تھا

دیوبندی علماء آنکھیں کھولیں، اور اپنے مذہب کی کتابوں کا حال دیکھیں

ارباب انصاف سنی مذہب کی کتابوں کا حال قرآن پاک کے بارے ہم نے آپ کے سامنے پیش کر دیا ہے، اور ان روایات کو دیکھ کر ہر سنی ملاں تحقیق اور تاویل کی پٹاری کھول لیتا ہے کیونکہ اگر وہ تاویل کی ڈگڈگی نہ بجائیں تو ان کا کفر ثابت ہوتا ہے، اگر سنی مذہب کو کفر سے بچنے کیلئے تاویل کا حق پہنچتا ہے تو دوسرے مذاہب کو بھی یہ پہنچنا چاہیے،

محبت صحابہ کے لبادہ میں ڈھونگی ملاں نے توہین قرآن پاک کی تمام حدود کو توڑ کر عالم اسلام کی غیرت کو چیلنج کیا ہے،

ثبوت ملاحظہ ہو،

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خان ص ۷۸۰ ج ۴ کتاب الحظر سطر ۳ تصنیف امام الائمہ فی العالمین فخر الملة والدین قاضی حسن بن منصور

۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ سراجیہ ص ۷۵ کتاب الکراہیہ، تصنیف الحبر العلامہ والبحر القمقامہ سراج الدین عثمانی

۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتاویٰ عالمگیری ص ۳۲۶ ج ۴ باب ۱۸

۴۔ اہلسنت کی معتبر کتاب، دیوبندی مذہب ص ۲۱۰ باب ۴ تصنیف مناظر اسلام خطیب اعظم چشتیاں مولانا غلام مہر علی۔

۵۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شمع شبستان رضا ص ۹۹ ج ۲ از اقبال احمد نوری

۶۔ اہلسنت کی معتبر کتاب الرحمہ فی الطب ص از سیوطی۔

فتاویٰ قاضی کی عبارت والذی رعف فلا یرقا دمه فاراد ان یکتب بدمه علی جبهته شیئا من القرآن قال ابو بکر الاسکاف یجوز قیل لو کتب بالبول قال لو کان فیه شفاء لا بأس به قیل لو کتب علی جلد میتة قال ان کان فیه شفاء جاز

ترجمہ جس آدمی کی نکسیر پھوٹے اور خون نہ تھمے سو اگر وہ خون کے ساتھ اپنی پیشانی پر قرآن لکھے تو ابو بکر اسکاف کہتا ہے کہ جائز ہے، سوال ہوا کہ اگر پیشاب سے قرآن لکھے ابو بکر نے کہا اگر اس میں امید شفاء ہے تو جائز ہے، سوال ہوا کہ اگر مردار کی کھال پر قرآن لکھا جائے، ابو بکر نے کہا کہ اگر

اگر اس میں شفاء ہے تو جائز ہے،

امام اہل سنت قاضی حسن بن منصور نے علماء اہل سنت کو ہدایت جاری کی کہ قرآن پاک کو پیشاب سے لکھ کر اپنے سچے مسلمان ہونے کا ثبوت دیں

بیانہ، ارباب انصاف علماء اہلسنت کے عقیدہ میں قرآن کے احترام کی بابت یہ پہلی بسم اللہ اور پہلا حوالہ ہے "قیاس کن زگلستان من بہار مرا" اس پر کوئی تبصرہ کرے تو کیا کرے، ایک طرف تو علامہ سیوطی تفسیر اتقان ج ۲ ص ۲۰۱ نوع ۳ میں لکھتے ہیں، کہ "وتحرم کتابتہ بشی نجس" کہ قرآن پاک کو کسی نجس شئی سے لکھنا گناہ ہے، اور ایک طرف قاضی خان لکھتے ہیں، کہ ابو بکر صاحب کا فتویٰ ہے کہ قرآن پاک کو پیشاب سے لکھنا جائز ہے،

اس فتوی میں علماء اہلسنت نے قرآن پاک کی شان میں گستاخی کی ہے،

شعر: گر ہمیں ملّاں ہمیں مکتب ، کار طفلان تمام خواہد شد

اگر یہ فتوی کسی غیر سنی نے دیا ہوتا تو اس پر تمام سنی علماء کفر کا فتوی لگاتے مگر یہ فتویٰ ان کی اپنی فتوی ساز فیکٹری میں تیار ہوا ہے، اس لئے غلامان معاویہ اور مردان چپ ہیں، اور اس غلط فتویٰ کو یوں پی گئے ہیں جیسے ریت موت کو پی جاتی ہے،

خلاصۃ الکلام، علماء سپاہ صحابہ اسی فتوٰی کے باعث گستاخ قرآن ثابت ہوئے ہیں، اور اسی گستاخی کی وجہ سے وہ کافر و مرتد ہیں اور بدتر از یہود ہیں،

گستاخ قرآن مردہ باد، سپاہ عورت مردہ باد، شیعان علیؑ زندہ باد،

امام اہلسنت سراج الدین نے سپاہ صحابہ کو ہدایت جاری فرمائی ہے کہ قرآن پاک کو پیشاب سے لکھ کر اپنے عاشقِ قرآن ہونے کا ثبوت دیں

فتاوی سراجیہ کی عبارت ملاحظہ ہو: اذا سال الدم من انف انسان یکتب بفاتحۃ الکتاب بالدم علی جبہتہ وانفہ ونحو ذالک للاستشفار والمعالجۃ ولو کتب بالبول ان علم ان فیہ شفاء لاباس بہ،

ترجمہ، اگر کسی آدمی کی ناک سے خون بہتا ہے تو سورہ فاتحہ کو خون کے ساتھ اس کی ناک اور پیشانی پر لکھنا شفا کی خاطر جائز اور اگر سورہ فاتحہ کو پیشاب کے ساتھ لکھا جائے اور اس لکھنے میں شفا کی امید ہے تو لکھنا جائز ہے، گناہ نہیں ہے،

نوٹ، ارباب انصاف اگر فتاوی قاضی خان اور فتاوی سراجیہ اہلسنت کی کتاب نہیں ہے یا ان میں مذکورہ عبارت نہیں ہے یا ہمارا ترجمہ صحیح نہیں ہے تو حکومت پاکستان پر میرا خون حلال ہے اور مجھے کسی چوراہے میں کھڑا کر کے بیشک گولی ماری جائے،

میں ڈنکے کی چوٹ پر کہتا ہوں کہ علماء سپاہ صحابہ انہی فتاوی کی وجہ سے گستاخ قرآن ہیں اور کافر ہیں،

بلکہ بدترین از کفار ہیں، کالے کافر ہیں اور انکی سپاہ صحابہ گمراہی کے پھندے ہیں — اور پیٹ کے دھندے ہیں

گستاخ قرآن مردہ باد، شیعیان علیؑ زندہ باد

فتاوی عالمگیری کی اہل سنت کو ہدایت کہ قرآن پاک کو مردار کی کھا[ل] پر خون سے لکھ کر روح ابوبکر و عمر و عثمان کو ثواب پہچائیں اہ

فتاوی عالمگیری کی عبارت ملاحظہ ہو | باب ۱۸ ص ۳۲۶ ج ۴ اور جس شخص کی نکسیر پھوٹی اور اس کا خون بند نہیں ہوتا ہو، پس چاہا کہ اس کے خون سے اس کی پیشانی پر کوئی آیت قرآنی لکھے تو شیخ ابوبکر اسکاف رح نے فرمایا کہ جائز ہے، اسی طرح اگر مردار کی کھال پر لکھے تو بھی یہی حکم ہے، بشرطیکہ اس میں شفا ہو یہ خزانۃ المفتین میں ہے،

نوٹ: ارباب انصاف صحابہ کرام سے قرآن پاک یقیناً افضل ہے اور اگر صحابہ کے بارے کوئی شخص گستاخی کرتا ہے تو وہ بقول سپاہ صحابہ کافر ہے، پس ہم بھی ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کرتے ہیں کہ یہ سپاہ صحابہ والے گستاخ قرآن ہیں یہود و نصاریٰ سے بدتر ہیں، اور کالے کافر ہیں، انکی لڑکی سے شادی کرنا گناہ ہے، اگر مذکورہ کتاب میں مذکورہ فتوی نہ ہو تو حکومت پاکستان کیلئے میرا خون حلال اور مباح ہے، اور اگر میرا پیش کردہ حوالہ درست ہے تو پھر ان سپاہ صحابہ والوں کی بابت ان گستاخان قرآن کی بابت کائنات کے ان بدترین انسانوں کی بابت حکومت کو فوراً ان کے کافر ہونے کا آرڈیننس جاری کرنا چاہیے، اور ان کی اذانوں پر اور ان کے حج پر حکومت فوراً پابندی لگا دے،

سپاہ صحابہ گستاخان قرآن مردہ باد
سچے مسلمان شیعیان علیؑ زندہ باد

ابوبکر کا قرآن کو پیشاب سے لکھنے کا فتوی دیکر قرآن پاک کی توہین کرنا اور سپاہ صحابہ کا ابوبکر کی حمایت کر کے لعنت کا طوق اپنے گلے میں فٹ کرنا

ارباب انصاف، ابوبکر اسکاف علماء احناف میں سے ایک مایہ ناز سنی ہے اور اس نے فقہ حنفیہ کی رو سے یہ فتوی دے کر یہ انکشاف فرمایا ہے کہ سپاہ صحابہ گستاخ قرآن ہیں، اور میرا چیلنج ہے کہ اگر کسی نے کسی غیرتمند ماں کا دودھ پیا ہے تو کسی بھی عدالت میں وہ میرے خلاف مقدمہ کرے اگر میں ابوبکر کو حنفی ثابت نہ کر سکا تو پھانسی کا پھندہ بخوشی اپنے گلے میں ڈال لوں گا اور اگر کوئی سپاہ صحابہ کا عالم اس طرح گل ریزی گلشن کلام میں فرما دے کہ قرآن پاک میں یہ تاثیر ہے کہ نکسیر کے خون سے اگر نکسیر والے کی پیشانی پر قرآن لکھ دیا جائے فوراً خون بند ہو جاتا ہے تو ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ اگر یہ مذکورہ بات حدیث رسول اللہ ہے تو علماء سپاہ صحابہ ثبوت پیش کریں اور ہمارا دعوی ہے کہ اگر ابوبکر، عمر بھی قبروں سے اٹھ کر آجائیں تو اس کا ثبوت نہیں دے سکتے، اور اگر یہ بات صحابہ کرام اور علماء دیوبند و احناف کی کوئی خاص ہدایت ہے اپنے عقیدتمندوں کو تو پھر یہ سب لوگ گستاخ قرآن اور اعداء قرآن ثابت ہو گئے اور اگر کسی مولانا کا یہ خیال ہو کہ یہ فتوی مجبوری کے وقت قابل عمل ہے تو پھر ہم اس مولانا کی خدمت میں یہ جواب پیش کریں گے کہ اگر تم پر شہوت کا غلبہ ہو جائے اور تمہیں ماں بیٹی اور بہن کے علاوہ کوئی اور عورت بھی نہ ملے تو پھر کیا مجبوری کی وجہ سے تم اپنی ماں بہن یا بیٹی سے شہوت پوری کر سکتے ہو اگر تم بوقت مجبوری پیشاب سے قرآن لکھ سکتے ہو تو پھر تم اس طرح ماں سے زنا بھی کر سکتے ہو،

ابوبکر کے مذکورہ فتوے کو تمام سنیوں کا مذہب قرار دینا بے انصافی ہے

بیانہ بعض مولانا صاحبان ابوبکر اسکاف کے مذکورہ فتوے سے اپنے جعلی مذہب کی بربادی دیکھ کر یہ عذر بھی کرتے ہیں کہ ابوبکر اسکاف کے فتوے کو تمام اہل سنت کا مذہب قرار دینا بے انصافی ہے، اور یہ اعتراض بھی چند روز سے شیعوں نے گھڑا ہے

علماء سپاہ صحابہ کے جھوٹے مذہب کی گرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا اور

شیعوں نے یہ اعتراض گھڑا نہیں ہے بلکہ سپاہ صحابہ کے باطل مذہب کو غلط قرار دینے کے لئے اہلسنت کی چند عدد کتب کے حوالہ جات بمع عبادات پیش کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ علماء سپاہ صحابہ گستاخ قرآن ہیں اور ہم نے ان پیش کردہ حوالہ جات سے مذہب سپاہ صحابہ کو وہ ٹھوکر ماری ہے کہ جس سے دشمنان شیعہ کی سازش سے ناصبیت کا تیار کردہ بت پاش پاش ہو گیا ہے، قرآن پاک کو پیشاب سے لکھنے کا فتویٰ دینے والے مسلمان ہرگز نہیں ہو سکتے اگر علماء سپاہ صحابہ ابوبکر کے فتوے کو صحیح نہیں سمجھتے تو مل کر اس کے کفر اور ارتداد کا فتویٰ دیں اور ابوبکر سے بیزاری کا اعلان کریں، اہلسنت علماء نے پیشاب سے قرآن لکھنے والے ابوبکر کے فتوی کو اپنی کتابوں میں بغیر جرح قدح کے لکھا ہے اور یہ رویہ انکا اس امر کا محکم ثبوت ہے کہ تمام سنی علماء اس کفر میں ابوبکر کے ساتھ برابر کے شریک ہیں، جب تک سنی علماء ابوبکر اسکاف کے مذکورہ فتوے سے بیزاری نہیں کرتے اس وقت تک ہمیں یہ حق حاصل ہے، کہ ہم انکو انکا مذہب قرار دیں ہم سنی علماء شیعہ کتب سے اقوال شاذہ جمع کر کے پھر انکو شیعوں کا اتفاقی مسئلہ قرار دیکر ہمارے ساتھ جو انصاف کرتے ہیں وہ ہمیں خوب معلوم ہے،

دیوبندیوں کے نزدیک بحالت خواب قرآن پر پیشاب کرنا اچھا ہے

کتاب دیوبندی مذہب کی عبارت ملاحظہ ہو } صفحہ ۲۱۰ اس نے لکھا کہ میں نے ایسا خواب دیکھا ہے کہ مجھے اندیشہ ہے میرا ایمان نہ جاتا رہے، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نے کہا کہ بیان تو کرو ان صاحب نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ قرآن مجید پر پیشاب کر رہا ہوں حضرت نے کہا کہ یہ تو بہت اچھا خواب ہے،

بریلویوں کے نزدیک آیت الکرسی خون سے لکھنا جائز ہے،

شمع شبستان رضا کی عبارت ملاحظہ ہو } صفحہ ۹۹ ج ۲ مولانا اقبال احمد نوری فرماتے ہیں، کہ اگر کسی کو مرگی کی بیماری ہو تو آیت الکرسی کو مرغ کے خون سے لکھ کر مریض کو باندھے،

سپاہ صحابہ کے عقیدہ میں قرآنی آیات کو لکھنا اور انکو پھر پیشاب سے

دھو کر پینا یا انکو دھو کر عورت کا شرمگاہ پر ڈالنا جائز ہے،

الرحمۃ فی الطب کی عبارت ملاحظہ } صفحہ ۱۵۲ امام اہلسنت سیوطی فرماتے ہیں کہ اگر بچہ ماں کے رحم میں سو جائے تو اس آیت " او من کان میتاً فاحییناہ " کو لکھ کر اور بھیڑ کے پیشاب سے دھو کر عورت نہار منہ پیئے تو مفید ہے، صفحہ ۱۵۶ اگر عورت ان آیات کو لکھ کر پھر دھو کر پیئے اور کچھ مقدار لے کر شرمگاہ کو دھولے تو بچہ فوراً بیدار ہو جائے گا،

علماء اسلام کو دیانت وانصاف کی رو سے دعوت فکر ہے،

ارباب انصاف وہ سنی مولانا صاحبان جو بیچارے شیعوں کو برا بھلا کہتے ہیں انکو برادرانہ طور پر دعوت فکر ہے کہ وہ ذرا اپنی کتابوں کو پڑھیں اور کسی چھوٹی میں پانی ڈال کر شرم سے ڈوب مریں،

کسی صحابی کو یہ کہنا کہ ہم اسکے منہ میں پیشاب کرتے ہیں۔ یقیناً یہ اس کی توہین ہے، اسی طرح علماء اہل سنت کے یہ فتاوی کہ قرآن پاک کو پیشاب سے لکھنا جائز ہے، یہ قرآن پاک کی توہین ہے، بقول سپاہ صحابہ کہ توہین صحابہ کفر ہے، ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ توہین قرآن پاک بھی کفر ہے اور اس کفر کا سپاہ صحابہ کے علماء نے ارتکاب فرمایا ہے اور سپاہ صحابہ کے علماء کو میرا یہ چیلنج ہے کہ اگر انکو اپنے مذہب کے سچے ہونے کا یقین ہے تو پھر کسی عدالت میں مجھے بلوائیں اور تعظیم قرآن پاک پر مقدمہ چلائیں اور پھر تیل دیکھیں اور تیل کی دھار دیکھیں، سپاہ صحابہ کے علماء کو ان کے مضبوط ایمان پر ہم مبارک باد پیش کرتے ہیں کہ تم بڑے خوش نصیب ہو، تمہارا ایمان بڑا مضبوط ہے، تم قرآن پاک پیشاب سے لکھو، خون سے لکھو، مردار کی کھال پر لکھو تمہارے ایمان کا کچھ نہیں بگڑتا،

رات کو پی لی صبح کو توبہ کر لی

رند کے رند رہے اور ہاتھ سے جنت نہ گئی

سنی علماء کرام کیا کہنا آپ کی غیرت کا، صحابہ، اور عائشہ سے بھی تم نے قرآن پاک کو گھٹا دیا۔ صحابہ کی خاطر تم احتجاج کرتے ہو مگر قرآن کی خاطر نہیں،

اگر مرض باقی ہے تو ایک خوراک اور سپاہ صحابہ کے

عقیدہ میں قرآن پاک کی قدر دانی کے چند نمونے اور

صحیح، اصلی سنیوں کا فتوی کہ دیوبندیوں کی کتابوں پر

تھوکا جائے اور پیشاب کیا جائے،

اہلسنت کی معتبر کتاب البریلویت ص ۱۹۳ احسان الٰہی ظہیر

ان کتب الدیوبندیین جدیرۃ ان یبصق علیہا بل ویبال فیہا ولکن البول علیہا ینجس ویخبثہ

ترجمہ، دیوبندیوں کی کتابیں اس لائق ہیں کہ ان پر تھوکا جائے بلکہ ان پر پیشاب کیا جائے بلکہ وہ اتنی زیادہ نجس ہیں کہ وہ پیشاب میں زیادہ نجاست اور خباثت پیدا کریں گی،

دیوبندی کتب میں ابوبکر، عمر اور عثمان کے نام بھی موجود ہیں

انکی کتب میں قرآن پاک کی آیات اور احادیث رسول ص کے ساتھ ابوبکر، عمر اور عثمان، معاویہ اور عائشہ کے نام بھی موجود ہیں، اگر سنی علماء کے دل میں اللہ پاک اور انبیاء اور قرآن، حدیث کی عزت نہیں ہے تو کم از کم ابوبکر، عمر و عثمان و معاویہ اور عائشہ کے ناموں کی عزت کا خیال ہی فرمالیں جب مذکورہ فتوی پہ کوئی صحیح اور اصلی خوش نصیب مسلمان عمل کرے گا تو

صحیح اور اصلی سنی کے لئے شیخین کے ناموں پر بول کرنا جائز ہے

ارباب انصاف جب دیوبندی کتب پر پیشاب جائز ہے تو جب
اس فتویٰ پر کوئی عمل کرے گا، تو ہو سکتا ہے کہ کچھ قطرے پیشاب کے
ابوبکر، عمر، عثمان اور معاویہ کے ناموں پر بھی گر جائیں،

ارباب انصاف یہ مذکورہ فتویٰ اگر صحیح اور اصلی سنیوں کے
علاوہ کسی اور نے دیوبندیوں کے خلاف دیا ہوتا تو معاویہ کی روحانی
اولادیہ اہل دیوبند اپنے ٹیڑھے پاؤں سے لے کر اپنے لعنت زدہ گنجے
سر تک زور لگا کر اس کے خلاف رات دن خوب بھونکتے،
مگر چونکہ انکی کتابوں کی عظمت کا خانہ خراب انکے پیر بھائیوں نے
فرمایا ہے اور اصلی سنیوں کے پیشاب کو اہل دیوبند متبرک
بھی سمجھتے ہیں اس لئے کنواری کی طرح چپ ہیں، سکوتہا رضاءھا
جس طرح کنواری کی خاموشی کو اسکی نیم رضا سمجھا جاتا ہے اسی طرح دیوبندیوں
کے مذکورہ فتوے کے خلاف انکی خاموشی کو نیم رضا کا درجہ حاصل ہے
اور اس فتوے کے بعد کہ جسے اہل سنت کا قیامت تک سر فخر سے بلند
رہے گا، ہم شیعہ خیر البریہ یہ اعلان کرنے میں حق بجانب ہیں کہ ہمیں
ابوبکر، عمر اور عثمان کے مذہب سے اس لئے نفرت ہے کہ انکے مذہب
کے مفتی شیخین کے ناموں کے ساتھ ساتھ قرآن واحادیث اور خدا تعالیٰ
انبیاء کے ناموں پر پیشاب کرنے کے جواز کا فتویٰ دیتے ہیں،

فقہ دیوبند کا ایک مایہ ناز فتویٰ کہ جسے سپاہ صحابہ کا سر فخر سے

بلند ہے کہ کتاب خدا تورات کے ورقوں سے استنجا، کرنا جائز ہے،

اہلسنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ج ۱ ص ۲۸
باب الصلوٰۃ من الایمان رم / امام اہلسنت بدر الدین عینی ولم یجز الایمان
بالتوراۃ التی فی ایدیھم حتی بالغ بعض الشافعیہ وجوز الاستنجا ربذالک
ترجمہ، وہ تورات جو قوم یہود کے ہاتھوں میں ہے اس پر ایمان
لانا جائز نہیں ہے حتیٰ کہ بعض شافعی سنی بہت آگے بڑھ گئے، اور
انھوں نے کتاب خدا تورات کے ورقوں سے استنجار کرنا جائز قرار دیا ہے،

سپاہ صحابہ آنکھیں کھولیں اور اپنے بڑوں کے کرتوت پڑھیں،

کتاب توراۃ آسمانی کتاب ہے اور اس میں اللہ پاک اور انبیاءؑ کا نام بار
بار آیا ہے اگر کسی ورقہ پر ابوبکر صاحب کا نام لکھا ہوا ہو اس کے بارے
مذکورہ فتویٰ اگر کوئی شخص دے تو وہ مفتی تمام سنیوں کے
نزدیک کافر ہے، کیونکہ اس نے ابوبکر کے نام کی توہین کی ہے،
ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ جس طرح مذکورہ فتویٰ سے ابوبکر
کی توہین ہے اسی طرح خدا تعالیٰ اور انبیاءؑ کی بھی توہین ہے،
پس تورات کے ورقوں سے استنجاء کے جواز کا فتویٰ دینے
والا ہر سنی خواہ حنفی ہو یا شافعی وہ کائنات کا بدترین کافر ہے،

علماء سپاہ صحابہ قرآن پاک کو پیشاب سے لکھنے کا فتویٰ دینے کے بعد بھی مسلمان ہیں، یہ عمر فاروق کی عدالت کا مایۂ ناز مسئلہ ہے،

علماء سپاہ صحابہ جن کتابوں کے خلاف رات دن عوعو کرتے ہیں، ان میں ایسی کوئی کتاب نہیں ہے جس میں توہین قرآن پاک ہو، ہم پوچھتے ہیں، کہ کتاب اہل سنت فتاویٰ قاضی خان، فتاویٰ سراجیہ اور کتاب اہل سنت البریلویت اور عمدۃ القاری، تفسیر درمنثور ان کو کیوں نہیں نظر آئی، ان کتابوں میں توہین قرآن پاک ہے، ان کے خلاف علماء سپاہ صحابہ آواز کیوں نہیں اٹھاتے؟ کیا ابوبکر و عمر او عثمان سے قرآن پاک کا درجہ کم ہے، بات دراصل یہ ہے، کہ مذکورہ کتابیں خود اہل سنت کی لکھی ہوئی ہیں، اور اگر ان کے خلاف یہ ملاں آواز اٹھائیں تو انکو چندہ ملنے کے بجائے جوتے پڑیں گے۔

قرآن پاک امر خدا ہے، اسکی توہین پر یہ ملاں چپ ہیں، اور ابوبکر وغیرہ کہ جنکی قرآن پاک کے سامنے کوئی وقعت ہی نہیں، انکی ناموس کا ان لوگوں نے ایک پکھنڈ بنایا ہوا، حالانکہ ان اصحاب کے بارے شیعہ لوگ صرف وہ مسائل اٹھاتے ہیں، جنکو علماء سپاہ صحابہ کے بزرگ اپنی کتابوں میں درج کر گئے ہیں، مثلاً ابوبکر میں شرک کی رپورٹ امام بخاری سنی نے دی ہے،

مذہب ابوبکری کا ایک مایۂ ناز عقیدہ کہ جس پر اسلام کو فخر ہے

عورت قرآنی آیات لکھ کر دھو کر اس پانی کا اپنی شرمگاہ پر چھڑکاؤ کرے،

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ص ۴۲ ج ۴ س یوسف آخری آیت

ولخرج ابن السنی والدیلمی عن ابن عباس قال قال رسول اللہ اذا عسر علی المراۃ ولادتها اخذ اناء نظیف وکتب علیہ کانهم یوم یرون مایوعدون الی اخر الایہ، ولقد کان فی قصصهم عبرۃ لاولی الالباب آخر الایہ ثم تغسل وتسقی المراۃ منہ وینضح علی بطنها و فرجها،

ترجمہ، نبی پاکؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب کسی عورت پر بچے کی ولادت دشوار ہو جائے تو ایک صاف برتن لیا جائے، اور اس میں مذکورہ قرآنی آیات کو لکھا جائے پھر اس کتابت کو دھویا جائے اور پھر اس پانی کو کچھ مقدار عورت کو پلایا جائے اور باقی کو اس کے پیٹ اور شرمگاہ پر چھڑکاؤ کیا جائے،

نوٹ۔ تفسیر درمنثور کی روایات پر ضعف کا اعتراض کرنے والے اس تفسیر کے اس خطبہ کو غور سے پڑھیں، الحمد للہ الذی ... وافق لتفسیر کتابہ العزیز بما وصل الینا بالاسناد العالی من الخبر الماثور، ... والتخریج الی کل کتاب معتبر۔

ارباب انصاف شرمگاہ کو قرآن کی آیات کے پانی سے دھونے کی اجازت دینے والی روایت اسناد عالی سے سیوطی نے پہنچائی ہے،

علماء اہلسنت کا ایک مایہ ناز عقیدہ، کہ قرآن کی آیات کو قدموں کے

نیچے رکھنا جائز ہے اور اس فتوئی پر علماء سپاہ صحابہ کو بڑا فخر ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ فی الطب ص۱۵۶ امام سیوطی

وتکتب فی مشطها ایضا وتجعله تحت قدمها الایمن اذا السماء انشقت واذنت لربها وحقت پ ۳۰ س الانشقاق،

ترجمہ، جس عورت کو بچے کی ولادت میں زیادہ تکلیف ہو اس کے لئے مذکورہ آیات قرآن کو کنگھی پر لکھا جائے اور پھر اسکو عورت کے دائیں پاؤں کے نیچے رکھا جائے بچہ جلدی پیدا ہو گا،

دیوبندی مذہب میں قرآنی آیات جلا کر تسخیر محبوب کے لئے

سرمہ تیار کرنا جائز ہے، اس فتوئی پر علماء دیوبند کو بہت بڑا ناز ہے،

اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ فی الطب ص۲۰۹ سیوطی

یہ آیت یکاد البرق یخطف ابصارهم، آخر تک لکھ کر جلائے پھر اس راکھ کو سرمہ میں ملا کر اور پھر وہ سرمہ آنکھ میں لگا کر محبوب کے سامنے جائے مطلوب حاصل ہو گا،

نوٹ، دفاع صحابہ ناموس صحابہ سپاہ صحابہ کی انجمنوں کے اراکین کو دعوت فکر ہے کہ جن صحابہ کی خاطر تم ملک میں خون خرابہ کرتے ہو کیا انکی یہی تعلیم ہے کہ آیات قرآنی کو جلایا جائے یا قدموں کے نیچے رکھا جائے،

علماء سپاہ صحابہ کے عقیدہ میں عشق قرآن پاک کا ایک اور مظاہرہ

کہ قرآن سر کے نیچے تکیہ بنا کر رکھنا جائز ہے،

اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوئی بزازیہ ص۴۱ ج۴

اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوئی عالمگیری ص۳۲۱ ج۵

فتاوئی بزازیہ کی عبارت، ولو وضع المصحف فی الخرج وركب عليه فی السفر لا بأس به ولو وضع المصحف تحت رأسه للحفظ

ترجمہ، اگر کوئی شخص خرجین میں قرآن پاک کو رکھے اور اس پر سوار ہو جائے تو یہ جائز ہے جس طرح کہ اگر کوئی شخص قرآن کو سر کے نیچے حفاظت کی خاطر رکھ کر سو جائے تو جائز ہے کوئی گناہ نہیں ہے،

نوٹ، نیز فتاوئی عالمگیری میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر قصد توہین نہیں ہے تو قرآن پاک پر قدم رکھنا جائز ہے،

نوٹ، علماء سپاہ صحابہ جس مذہب کے پوجاری ہیں اس میں صرف برائے نام توہین صحابہ منع ہے اور توہین قرآن پاک پر کوئی خاص پابندی نہیں ہے، قرآن پاک کو خون سے لکھنا پیشاب سے لکھنا مردار کی کھال پر لکھنا قدموں کے نیچے رکھنا اس پر سواری کرنا جائز ہے، اور قرآن کو آگ لگانا تو عبادت ہے کیونکہ یہ تو سنت عثمان غنی ہے علماء سپاہ صحابہ قرآن پاک کی توہین کرنے کے باوجود بھی مسلمان ہیں، افسوس،

فقہ اصحاب میں حمام میں یا پاخانہ کرتے وقت قرآن پاک کو پڑھنا اور روح شیخین کو ثواب پہنچانا بہت بڑی عبارت ہے،

اہلسنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۲ کتاب الوضوء
اہلسنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ج ۱ ص ۲۸۷

صحیح بخاری کی عبارت } باب قرائۃ القرآن بعد الحدث وغیرہ قال منصور عن ابراھیم لا بأس بالقرائۃ فی الحمام

امام اہل سنت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ حمام میں قرآن پڑھنے سے کوئی گناہ نہیں ہے

فتح الباری کی عبارت } وسوی الحلیمی بینہ وبین القرائۃ حال قضاء الحاجۃ، اور امام اہل سنت حلیمی نے فرمایا ہے کہ پاخانہ کی حالت اور حمام برابر ہیں دونوں میں قرآن پڑھنا جائز ہے،

نوٹ، قدر پھلاں دی بلبل جانے صاف دماغاں والی
قدر پھلاں دی گدھ کی جانے مردے کھاون والی

ارباب انصاف قرآن پاک کی قدر آل رسولؐ سے پوچھیں جنکے کٹے ہوئے سر نوک نیزہ پر قرآن پڑھتے تھے قرآن پاک کی قدر سنی ملاں یا انکے اصحاب کیا جانیں جو بیچارے ہنگتے ہوئے قرآن پاک پڑھتے تھے، یا پڑھنا جائز جانتے تھے، ہم شیعہ خیر البریہ انہیں مسائل کی وجہ سے اصحاب اور انکے مذہب کو دور سے سات سلام کرتے ہیں، البدایہ والنہایہ ج ۹ ص ۲۵۱ ذکر سنہ ۱۲۵ میں لکھا ہے کہ چونکہ عبدالملک نے بوقت خواب محراب مسجد میں پیشاب کیا تھا اسی لئے اسکے چار بیٹے خلیفہ بنے،

فقہ اصحاب میں جنب شخص قرآن پاک پڑھ بھی اور لکھ بھی سکتا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب منیۃ المصلی ص ۱۱ ذکر غسل
اہلسنت کی معتبر کتاب کشف الغمہ ص ۶ احکام الجنب
اہلسنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامہ فی اختلاف الائمہ ص ۱۹
اہلسنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ ج ۱ ص ۱۳ ذکر جنب،

منیۃ المصلی کی عبارت } وذکر فی جامع الصغیر المنسوب الی قاضی خان لا بأس للجنب ان یکتب القرآن،

ترجمہ، کتاب اہل سنت جامع الصغیر جو قاضی خان کی طرف منسوب ہے اس میں مذکور ہے کہ جنب شخص کے قرآن پاک لکھنے میں کوئی گناہ نہیں ہے

رحمۃ الامہ کی عبارت } واجاز ابو حنیفۃ قرائۃ بعض آیۃ واجاز مالک قرائۃ آیۃ او آیتین وحکی عن داؤد انہ یجوز للجنب قرائۃ القرآن کلہ کیف شاء،

ترجمہ، امام اہل سنت امام اعظم نے جنب شخص کیلئے آیت کا کچھ حصہ پڑھنا اور مالک نے ایک پوری آیت یا دو آیات کا پڑھنا جائز قرار دیا ہے، اور امام اہلسنت حضرت داؤد نے فرمایا ہے کہ جنب شخص تمام قرآن پاک کو جس طرح چاہے پڑھ سکتا ہے،

ارباب انصاف، یہ ہے فقہ اصحاب اسی لئے تو اصحاب اور انکی فقہ سے شیعہ خیر البریہ کو بہت نفرت ہے، جنکے وقت قرآن پڑھنے کے جواز والا مذہب ہمارے سنی بھائیوں کو مبارک اور ہمارا اسکو دور سے سلام

ع زمین نے کیا آسمان بھی تیری کج بینی پہ روتا ہے،

وکلاء صحابہ کو چیلنج اور ایک لاکھ روپیہ کا نقد اعلان

ارباب انصاف، مذہب اصحاب کی نمائش پر حکومت پاک ان کا بہت زیادہ روپیہ خرچ ہو رہا ہے، زکوٰۃ اور اوقاف کا مال یتیموں کے منہ سے اور مساکین اور بیوگان کے منہ سے کھوہ کھوہ کر حکومت ان ملاں صاحبان کا پیٹ بھر رہی ہے اور یہ مولانا صاحبان عالم اسلام کو صاف دھوکا دے رہے ہیں، جس مذہب اصحاب کی یہ وکالت کرتے ہیں اس نے توہین قرآن پاک کو کاروبار بنایا ہوا ہے، عالم اسلام کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دیکر میں سوال کرتا ہوں کہ مذہب اصحاب میں قرآن پاک کو پیشاب سے لکھنا یا خون سے مردار کی کھال پر لکھنا یا قرآنی آیات کو لکھ کر دھوتا اور اس پانی کو شرم گاہ پر چھڑکنا یا ہگتنے وقت قرآن پڑھنا یا حالت جنابت میں قرآن پاک لکھنا اور پڑھنا، یہ قرآن پاک کی تعظیم ہے یا توہین ہے، یقیناً توہین ہے اور توہین قرآن پاک کفر ہے اگر یہ فتوے مذہب اصحاب کے علاوہ کسی اور نے دیئے ہوتے تو یہ قل اعوذ والے سپیکر کھول کر صبح و شام خوب عوعو کرتے مگر اب چپ ہیں کیونکہ بولنے میں اپنے گھر کی رسوائی ہے اگر وکلاء اصحاب نے بوتل کے بجائے کسی غیرت مند ماں کا دودھ پیا ہے تو کسی بھی عدالت میں مجھے بلوائیں، اگر مذکورہ حوالہ جات توہین قرآن والے مذہب اصحاب کی کتابوں سے میں نہ دکھا سکا تو ایک لاکھ روپیہ انعام دونگا اور میرا خون بہانا حکومت کے لئے حلال، اور اگر میں نے دکھا دیئے تو پھر یہ لوگ گستاخ قرآن ہیں اور عدالت عالیہ کو ان کے کافر ہونے کا بذریعہ اخبار اعلان کرنا چاہیئے اور ان کی اذان اور دیگر شعائر اسلام پر پابندی لگنی چاہیئے، گستاخ قرآن مردہ باد شیعان علیؑ زندہ باد

مسلمان بھائیوں کو دیانت کا واسطہ دیکر ہم سوال کرتے ہیں،

برادران اسلام قرآن پاک کی عزت اور احترام معلوم کرنے کی خاطر ہم نے علماء سپاہ صحابہ کی کتابوں کا نہایت دیانت داری سے مطالعہ کیا ہے اور پھر رپورٹ ترتیب و ترتیب دیکر گلدستہ کی شکل میں آپکے سامنے پیش کی ہے کیا یہ کتابیں اہل سنت علماء کی تحریر کی ہوئی نہیں ہیں؟ کیا انکے چھاپنے والے سنی علماء نہیں ہیں؟ کیا یہ کتابیں اہل سنت کے مدارس اور کتب خانوں میں نہیں ہیں؟ سنی بھائیو، دیانت اور انصاف کے واسطے سے بتاؤ کہ ان کتابوں کی عبارات میں نے آپکے سامنے پیش کی ہیں کہ جن میں توہین قرآن کی تمام حدیں سپاہ صحابہ کے علماء پار کر گئے ہیں کیا اس طرح کی توہین یہود و نصاریٰ نے بھی اپنی کسی آسمانی کتاب کی کی ہے؟

کیا سپاہ صحابہ کو اصحاب نے یہی تعلیم دی ہے کہ قرآن کو پیشاب سے لکھنا

ارباب انصاف دفاع ناموس صحابہ کا بہانہ بنا کر امریکہ اور انڈیا کی امداد ہضم کرنے والے یہ سپاہ صحابہ کے علماء ہمیں بتائیں کہ آپ کے صدیق اکبر اور فاروق اعظم اور عثمان غنی کی یہی تعلیمات ہیں کہ قرآن کو پیشاب سے لکھنا خون سے لکھنا، مردار کی کھال پر لکھنا؟ کیا ابوبکر صدیق اور عمر یہی وصیت کر کے گئے ہیں کہ آسمانی کتابوں کے اوراق سے استنجاء کرنا اور جن کتابوں میں قرآنی آیات اور احادیث اور اللہ، انبیاء اور اولیاء کے نام لکھے ہیں ان پر پیشاب کرنا شیعہ خیر البریہ تم معاویہ خیلوں سے ہزار درجہ بہتر ہیں وہ قرآن کو چومتے ہیں اس کی عزت اور احترام کرتے ہیں پیشاب سے قرآن لکھنے کو حرام جانتے ہیں

علماء سپاہ صحابہ کا عقیدہ کہ حضرت عمر کی منی کے قطرات اللہ پاک کی تسبیح کرتے تھے اور اس عقیدہ پر دیو بند کو فخر ہے،

اہلسنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخفاء مقصد اول فصل ۶
پورے قرآن سے خلفاء کی خلافت کا اثبات آیت ۱۲ ومن الناس من یعجبک
حضرت عمر نے اپنی بیٹی حضرت حفصہ سے پوچھا کہ عورت بدون مرد کب
تک صبر کر سکتی ہے انہوں نے کہا چھ ماہ تک، آپ نے فرمایا،
پس چھ ماہ سے زیادہ لشکر کو نہ روکوں گا، تیز روایت کیا گیا ہے
کہ حضرت عمر فرمایا کرتے تھے کہ میں جماع کرنا پسند نہیں کرتا، اس لیے
کہ جماع کرنے سے میرے جسم سے وہ قطرات نہ نکل جائیں جو تسبیح کرتے ہیں
نوٹ، یہ حوالہ ہے کتاب ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء مقصد ۱
مصنفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مترجم مولوی عبد الشکور و مولانا
انشاء اللہ وتزیین مولانا حامد الرحمن صدیقی، ناشر محمد سعید اینڈ
سنز تاجران کتب قرآن محل مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی سے ماخوذ ہے

سپاہ صحابہ کی نگاہ میں کلام خدا، اور خدا کی شان کی عظمت

قرآن کے الفاظ کو پیشاب سے لکھنا اور عمر صاحب کی منی کے قطرات
کا خدا کی تسبیح پڑھنا یہ سنی علماء کے گلشن تحقیق کا وہ گلدستہ ہے
جس کی بھینی بھینی خوشبو سے سپاہ صحابہ کا دماغ ہمیشہ معطر رہے گا،

علماء سپاہ صحابہ نجس خون سے آیات قرآن کو بطور تعویز لکھ کر قرآن پاک کی توہین بھی کرتے ہیں اور اپنے مسلمان ہونے کے دعوے بھی کرتے ہیں

اہل سنت کی معتبر کتاب شمع شبستان رضا ص ۱۱۰ حصہ دوم
مرتبہ اقبال احمد نوری ناشر محمود حسن گیلانی، نوری بکڈپو داتا گنج بخش لاہور
برائے مرگی } ہفتہ یا منگل کے روز سفید مرغ کے خون سے یہ نقش
مجرب ہے } لکھے اور مریض کے گلے میں پہنایا جائے،
مرغ کا رنگ سفید ہو اور کسی رنگ کا داغ نہ ہو دھبہ نہ ہو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحق کہیعص
قل یاایہا الکافرون پوری لکھی جائے
سورۃ الناس پوری لکھی جائے
آیۃ الکرسی
پوری لکھی جائے
سورۃ اخلاص پوری لکھی جائے
کہیعص

نوٹ، آیۃ الکرسی اور چاروں قل چاروں سورتیں پوری پوری بالکل صحیح لکھی جائے،
نوٹ، یہ تعویز قرآن پاک کی توہین ہے اور ڈھونگی ملاں کے لئے باعث عبرت ہے،

صحیح سنیوں کا فیصلہ کرو، وکلاء صحابہ جنہوں نے گندے تعویز کا پھندہ بنایا ہوا ہے وہ اپنے سلمان رشدی سے بدتر ہیں،

صحیح سنیوں کی معتبر کتاب تعویز کیا ہے؟ ص۱۱ تا ص۲۷ تالیف حافظ محمد کوٹلوی مرکز تحقیق مدینہ ٹاؤن لاہور، حافظ صاحب نے خدا ان کو سلامت رکھے، بڑی محنت اور خلوص سے وکلاء صحابہ غلط سنیوں کا نہایت ہی دیانتداری سے نقشہ پیش فرمایا ہے،

ص۱۹ میں حافظ جی لکھتے ہیں کہ سلمان رشدی سے بدتر، بدنام زمانہ سلمان رشدی سے ہزار گنا بڑھ کر بدتر وہ بے ادب نوری عملیات کے پردہ میں عشق و محبت کے لئے، شرم و حیا سوز تعویز چٹکلے اور کتاب الٰہی کے بارے میں انتہائی بے ادبی، توہین اور مشرکیہ تعویزی کاروبار،

نوٹ۔ اس کے بعد ص۲۱ پر حافظ جی نے اپنے سنی بھائیوں کا اس طرح مکالا کیا ہے،

وقت جماع زیادہ امساک کے لئے قرآنی آیات ران پر باندھ لیں

صحیح سنیوں کی کتاب تعویز کیا ہے؟ ص۲۰ بحوالہ اعمال قرآنی حافظ جی لکھتے ہیں، مندرجہ الفاظ اور قرآنی آیات وقیلے یا ارضی سے وقضی الامر تک اور کلما اوقدوا سے اللہ تک انگور کے پتے پر لکھ کر بائیں ران پر باندھو، یعنی امساک کے لئے قرآنی آیات ران پر بندھی ہوئی حالت میں طویل جماع کرکے مسرور ہوں،

نوٹ، ارباب انصاف یہ صحابہ کی تعلیمات کا اثر ہے کہ وکلاء صحابہ جنسی لذت کے لئے قرآن کی [illegible]

وکلاء صحابہ کا صدیق اور عمر کو خراج عقیدت کہ یہ نام منی پر کنٹرول اور امساک پیدا کرنے میں اکسیر اعظم کا درجہ رکھتے ہیں

صحیح سنیوں کی معتبر کتاب تعویز کیا ہے؟ ص۲۱ تالیف حافظ محمد کوٹلوی دفع احتلام کیلئے، یا صدیق اور عمر لکھ کر پانی میں گھول کر پی لے، بحوالہ کتاب تعویزات فاروقی بریلوی کا۔

اپنے سینے پر عمر لکھ دیں (کتاب تعویز فلاح دارین دیوبندی) اگر داہنی ران پر آدمؑ اور بائیں ران پر حوا لکھے گا تو بھی احتلام سے بچا رہے گا، بحوالہ کتاب مناظرہ تعویز شاہ محمد ربانی۔

ص۲۲ پھر حافظ جی صفحہ مذکورہ میں لکھتے ہیں، کہ اسلام کے دشمن قرآن کے منکر وہ تعویزی پیر اور جادو جن باز ہیں، جو کتاب الٰہی کی بے ادبی و توہین کے مرتکب ہیں، یہ لوگ عزت کے لٹیرے انسانیت کے قاتل اور اسلام کے سب سے بڑے دشمن ہیں، ان لوگوں نے مشہور کر رکھا ہے، کہ تعویز کو مؤثر بنانے کیلئے شیاطین کو خوش کرنا پڑتا ہے، اور اس کے لئے نجاست خود کھانا اور کھلانا بھی پڑتا اور کئی امور میں کسی شیر خوار بچے کے خون سے پیشاب سے پاک کتاب کی آیات لکھنا ضروری ہوتا ہے، پس سب سے بڑھ کر قرآن کا دشمن بدتر و بے ادب وہ تعویز باز ہے۔ جو کہتا ہے جس کی نکسیر پھوٹ پڑے اگر خون نہ تھمے تو اس کی پیشانی پر سورہ فاتحہ خون سے یا پیشاب سے لکھ لینا جائز ہے، فقہ حنفیہ کی کتاب شافی بحوالہ اشتہار مکتبہ اصلاح انسانیت قلعہ دیدار سنگھ،

صحیح سنیوں کی درسگاہ جامع اشرفیہ لاہور کا ایک عظیم تحفہ

عورت اور بچہ کی حفاظت کیلئے جنتی تعویز ایک روپیہ

صہ ۲۶ پر پھر حافظ جی لکھتے ہیں، کہ مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی لکھتے ہیں، یہ تعویز جنت سے نبی علیہ السلام کیلئے آیا تھا، آپ بھی اس جنتی تعویز کی برکات حاصل کریں، جانی و مالی حفاظت زچہ و بچہ کی سہولت کے لئے نہایت معتبر تعویز ہے، ایک روپیہ کا ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں، بحوالہ اشتہار مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور

پھر صہ ۲۷ میں حافظ جی لکھتے ہیں کہ فتاوی ملاحظہ،

سوال قرآنی آیات کے تعویز کا شرعی حکم کیا ہے!

جواب، قرآنی تعویز ہو یا غیر قرآنی سب ناجائز ہیں، ممنوع و شرکیہ فعل ہے، ایسے شخص کو (جو تعویز لکھتا ہو) امام نہیں بنانا چاہیئے،

پھر حافظ جی نے اس جواب کے نیچے پانچ عدد ان سنی علماء کا نام دیا ہے، جنہوں نے اس جواب سے اتفاق کیا ہے، اور وہ علماء یہ ہیں

1. الشیخ السید بدیع الدین شاہ راشدی ناظم اہلحدیث سندھ،
2. علامہ عبدالرشید جھنگ نمبر ۳ الشیخ ناصر الدین البانی مکہ مکرمہ
4. ابو عمر عبدالعزیز تہکال بالا پشاور،
5. محی الدین لکھنوی،

نوٹ، ہم شیعہ خیر البریہ کا مقصد یہ ہے کہ سنیوں کے یہ پانچ ملاں جھوٹا ہے اور یا انکا جامعہ اشرفیہ مع اپنے مفتی کے جھوٹے ہے،

سنی علماء کرام کی سپاہ صحابہ کے لئے خوشخبری کہ اشرف تھانوی بھی کافر ہے

اور اس کی کتاب بہشتی زیور کا پڑھنا گناہ ہے،

اہل سنت کی معتبر کتاب الفتاوی الرضویہ صہ ۱۶ ج ۲

اہل سنت کی معتبر کتاب البریلویت صہ ۱۹۲

ان مولف بہشتی زیور "اشرف علی تھانوی" کافر وحرام علی المسلم ان ینظرہ

ترجمہ، اشرف علی تھانوی جس نے کتاب بہشتی زیور لکھی ہے وہ کافر ہے اور اس کی کتاب کا مسلمانوں کے لئے پڑھنا حرام ہے،

علماء دیوبند کی کتب ہنود کی کتابوں سے زیادہ نجس ہیں،

البریلویت صہ ۱۹۲ وان کتب الدیوبندیین انجس من کتب الہندوس

کی عبارت کا ترجمہ

علماء دیوبند کی کتابیں کفار ہند کی کتابوں سے زیادہ نجس ہیں،

نوٹ، ارباب انصاف سپاہ صحابہ کے مذہب کی صحیح پوزیشن ہم نے بیان کردی ہے کہ اس مذہب میں قرآن پاک کو خون سے لکھنا پیشاب سے لکھنا مردار کی کھال سے لکھنا جائز ہے، اور ایسی کتابیں جن میں قرآن اور حدیث اور انبیاء کے نام ہیں اور ان میں ابوبکر، عمر اور عثمان کے اور معاویہ، عائشہ کے نام ہیں وہ پیشاب سے زیادہ نجس ہیں، اور مذکورہ فتوے ان کے علماء کی وہ مایہ ناز تحقیق ہے، اور محنت ہے کہ جنکی وجہ سے سپاہ صحابہ کا سر فخر سے قیامت تک بلند رہے گا۔

صحیح سنیوں کا صحابہ کے ہمدردوں کا اعلان کہ جھوٹے سنیوں کے

پوپ پال رشید گنگوہی کی کتابیں پیشاب سے زیادہ نجس ہیں،

البریلویت کی عبارت ص۱۸۸ ان براھین قاطعۃ کتاب الگنگوھی انجس من البول و مُلئی من الکفر ومن لم یقل ذالک فھو زندیق

ترجمہ، رشید احمد گنگوہی کی کتاب براہین قاطعہ پیشاب سے زیادہ نجس ہے اور کفر سے بھری ہوئی ہے اور جو شخص اس کتاب کو کفر سے بھری ہوئی اور پیشاب سے زیادہ نجس نہ سمجھے وہ کافر ہے،

سنیو تمہیں ماں کے دودھ کا واسطہ دیکر ہم سوال کرتے ہیں

جس وقت سپاہ صحابہ کا یہ فتویٰ کہ قرآن کو پیشاب سے لکھنا جائز ہے عالم اسلام کے سامنے ہم پیش کرتے ہیں تو کچھ لوگ اس کو تعجب سے دیکھتے ہیں، پس ہم نے انکا تعجب دور کرنے کے لئے چند اور فتاوی پیش کئے ہیں کہ صحیح اور اصلی سنیوں کو اسلام بچانے کے لئے ایسے فتوے دینے پڑے ہیں کہ کچھ کتابیں اگرچہ ان میں قرآن اور احادیث لکھیں ہیں اور ابوبکر، عمر، عثمان، معاویہ اور عائشہ کے مبارک نام لکھے ہیں مگر وہ کتابیں اول سے آخر نجس ہیں، انکے مصنف کافر ہیں اور اب ہم سنی بھائیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ تمہارے علماء جس مذہب کی وکالت کرتے ہیں اس کی کتابیں تو پیشاب سے زیادہ نجس ہیں، پس وہ مذہب کیا ہے؟ اس کا فیصلہ آپ خود کریں،

صحیح اور سچے سنیوں کے پیر و مرشد احمد رضا خان کا فتوی کہ

بانی دیوبند محمد قاسم نانوتوی خود بھی نجس اور اسکی کتاب بھی نجس ہے

تجانب اور البریلویت کی عبارت ملاحظہ ان (تحذیر الناس) کتاب نجس للمرتد النانوتوی مؤسس مدرسہ دیوبند،

ترجمہ، بانی مدرسہ دیوبند قاسم نانوتوی خود مرتد اور نجس ہے اور اس کی کتاب "تحذیر الناس" بھی نجس ہے،

شیعہ خیر البریہ کی سنی بھائیوں کو للکار،

ہم اپنے سنی بھائیوں کو دعوتِ فکر دیتے ہیں کہ آپ کے جن علماء نے شیعوں کے خلاف کفریہ فتوے دیئے ہیں، انہوں نے دیوبند کے بانی کو بھی کافر قرار دیا ہے اور انکی کتاب کو بھی نجس قرار دیا ہے، پس اس کا نتیجہ یہ ہے کہ تمہاری جن کتابوں میں آیات قرآن اور احادیث رسول اللہ اور اسماء انبیاء کے علاوہ ابوبکر، عمر، عثمان، معاویہ اور عائشہ کے نام بھی لکھے ہیں،

تمہارے علماء انکو نجس سمجھتے ہیں، اور ان کے لکھنے والوں کو بھی مرتد اور نجس سمجھتے ہیں، پس ہم شیعہ ایسی کتابوں کو اور ایسے علماء کو دور سے سات سلام کرتے ہیں، نجس کتابیں اور مرتد علماء قوم معاویہ خیل کو نصیب رہیں، جن قوم کے علماء نجس اور مرتد ہیں وہ قوم کس طرح کی ہوگی،

صحیح اور اصلی سنی مجدد اسلام احمد رضا خان بریلوی کا فتویٰ کہ نذیر دہلوی

جیسے لئام کی کتابیں پیشاب سے زیادہ نجس ہیں،

البریلویت کی عبارت } ص ۱۷۴ یلزم علیکم الاعتقاد ان نذیر حسین الد[illegible] کافر، مرتد و یجب الاعتقاد ان کتابہ معیار الحق کفر أمن کتب کفر الصریح والنجس من البول

ترجمہ، سچے سنیوں کا امام احمد خان فرماتا ہے کہ جھوٹے سنی نذیر دہلوی کے کافر اور مرتد ہونے کا عقیدہ رکھنا ضروری ہے، اور یہ اعتقاد رکھنا بھی ضروری ہے کہ اسکی کتاب معیار الحق کفر ہے، اور پیشاب سے بھی زیادہ نجس ہے، مبارک مبارک، مبارک

شیعہ خیر البریہ کی سنی بھائیوں کو دعوت انصاف

ہم سنیوں کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دیکر سوال کرتے کہ تم اس پاکستان میں تین ٹولے ہیں ۱ اہل حدیث ۲ بریلوی ۳ دیوبندی، اور تم ایک دوسرے کو کافر سمجھتے ہو اور ایک دوسرے کی کتابوں کو پیشاب سے زیادہ نجس سمجھتے ہو، پس تمہاری جھوٹے ہونے کے لئے یہ سب سے بڑا ثبوت ہے کہ تم ایک دوسرے کو کافر سمجھتے ہو پس تمہارے سچے ہونے سے تمہارا جھوٹا ہونا لازم آتا ہے، پس جو مذہب اپنے [illegible]وں کو کافر کہتا ہے اور اس بے غیرت مذہب کو شرم بھی نہیں آتی ہے بے شرم مذہب سے کسی دوسرے مذہب کی عزت کس طرح محفوظ رہ سکتی تھی

سپاہ صحابہ خود گستاخ صحابہ ہے کیونکہ انکا عقیدہ ہے کہ جن کتابوں

میں ابوبکر، عمر، عثمان اور معاویہ وغیرہ کا نام لکھا ہے وہ پیشاب سے زیادہ نجس ہیں

۱ اہلسنت کی معتبر کتاب سبحان السبوح ص ۱۳۴

۲ اہلسنت کی معتبر کتاب البریلویت ص ۱۶۷ احسان الٰہی

۳ اہلسنت کی معتبر کتاب تجانب اہلسنت ص ۱۷۳

۴ اہلسنت کی معتبر کتاب الفتاوی الرضویہ ج ۲ ص ۱۳۶

البریلویت کی عبارت } ان مصنفات اسماعیل الدهلوی مثل تقویۃ الایمان تنویر عینین ایضاح الحق الصراط المستقیم کلھا تصانیف کفریہ کما انھا انجس من البول ومن لم یعتقد ذالک فانہ زندیق

ترجمہ، اسماعیل دہلوی کی تمام کتابیں جیسے تقویۃ الایمان، تنویر العینین ایضاح الحق، الصراط المستقیم یہ تمام کفریہ کتابیں ہیں۔ اور پیشاب سے زیادہ نجس ہیں اور جو سنی ان کے پیشاب سے زیادہ نجس ہونے کا عقیدہ نہ رکھے وہ کافر ہے

نوٹ۔ ارباب انصاف اسماعیل دہلوی کی کتابیں جن میں قرآن، احادیث خدائے تعالےٰ اور انبیاء کے اسماء مبارکہ کے علاوہ جناب ابوبکر، عمر، عثمان اور معاویہ، عائشہ کے نام بھی ہیں اور سپاہ صحابہ نے ان کتابوں کو اصحاب کے ناموں کی وجہ سے ہی پیشاب سے زیادہ نجس لکھا ہے، پس معلوم ہوا کہ یہ نام کے سپاہ صحابہ خود گستاخ صحابہ ہیں،

مذہب اصحاب میں قرآن پاک کو آگ لگانا بھی خدمت اسلام ہے

اور یہ توہین قرآن پاک فضیلت مروان اور عثمان ہے،

ثبوت ملاحظہ ہو۔

۱. اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۱۸۴ ج ۶ باب جمع القرآن
۲. اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۲۱۷ ج ۶ ذکر عثمان
۳. اہل سنت کی معتبر کتاب الصواعق المحرقہ ص ۶۸ ذ۔ خلافت عثمان
۴. اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ص ۱۳۷ ج ۳ خلافت عثمان
۵. اہل سنت کی معتبر کتاب مشکوٰۃ شریف ص ۱۷۵ ج ۱ فضائل قرآن
۶. اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۵۳ ج ۱
۷. اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص ۷۴ نوع ۱۸
۸. اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ص ۲۳ ج ۱
۹. اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر غرائب القرآن ص ۲۷ ج ۱
۱۰. اہل سنت کی معتبر کتاب المحاضرات ص ۴۲۳ ج ۳ الحد
۱۱. اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص ۳۲۱ مطاعن عثمان طعن ۵
۱۲. اہل سنت کی معتبر کتاب تیسیر الوصول ص ۳۰۲ ج ۲ ب۔ جمع القرآن
۱۳. اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس ص ۲۷۲ ج ۲ ذ۔ خلافت عثمان
۱۴. اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ اعثم کوفی ص ۱۴۷ ذ، خلافت
۱۵. اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الاحباب ص ۳۲۹ ج ۲
۱۶. اہل سنت کی معتبر کتاب نجاۃ المؤمنین از ملا محسن کشمیری
۱۷. اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ تذریہ ص ۵۵ از قاری عبد الرحمن پانی پتی،

مذہب اصحاب میں تعظیم قرآن کا طریقہ اسکو آگ لگا دینا، حضرت

عثمان نے مقرر فرمایا ہے اور قرآن جلا کر تاریخ میں اپنا نام بلند فرمایا ہے

صحیح بخاری کی عبارت حتیٰ اذا انسخوا الصحف فی المصاحف رد عثمان الصحف الی حفصہ وارسل الی کل افق بمصحف مما انسخوا وامر بما سواہ من القرآن فی کل صحیفہ او مصحف ان یحرق

ترجمہ، جب عثمان کے کارکنوں نے، عثمان کی مرضی مطابق تیار شدہ مصاحف میں پہلے والے قرآنوں کو لکھ لیا تو اس نے پھر بی بی حفصہ کے قرآن کو واپس کر دیا اور ہر طرف اپنا لکھایا ہوا قرآن روانہ کیا، اور اپنے تیار شدہ قرآن کے علاوہ باقی ہر قرآن کے جلا دینے کا حکم دیا،

نوٹ ارباب انصاف، جب عثمان نے قرآن جلائے تھے کتاب اللہ کو آگ لگائی تھی تو عالم اسلام کانپ گیا تھا کیونکہ اس نے نہ صرف قرآن جلایا تھا، بلکہ تمام مسلمانوں کا دل جلایا تھا، مذہب اصحاب بے ہے اس مذہب کے فقہا، نے قرآن پاک کو پیشاب سے لکھوایا ہے اور اسی مذہب کے خلفا، نے قرآن پاک کو آگ سے جلوایا ہے، قرآن پاک کے حق میں یہ بے ادبی اگر مذہب اصحاب کے علاوہ کسی اور مذہب سے ہوئی ہوتی، تو کافر ساز ڈھولکی ملاں صبح شام سپیکر پر بجتا ہوا آپکو سنائی دیتا، مگر یہ ادبی ان کے پیر مرشد عثمان سے ہوئی ہے، اس لئے اس رپورٹ کو وہ نبیذ فاروق کی طرح ہضم کر گئے ہیں اور ڈکار بھی نہیں لی، گستاخ قرآن مردہ باد، سپاہ عورت مردہ باد۔ ~ پڑھا علم دین دینداری نہ آئی، بخارا آیا اُن کو بخاری نہ آئی،

مذہب اصحاب میں قرآن کو آگ لگانا فضیلت عثمان ہے،

صواعق محرقہ کی عبارت صہ ۶۸ الباب السابع، الفصل الثالث ذکر موت عثمان ومنھا، انہ احرق المصاحف التی فیھا القرآن وجوابہ انہ ھذا من فضائلہ، ترجمہ، عثمان پر جو اعتراض ہوئے ہیں ان میں یہ بھی ہے کہ اس نے ان مصاحف کو آگ لگا دی جن میں قرآن تھا، اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن پاک کو آگ لگا دینا عثمان کے فضائل میں سے ایک فضیلت ہے،

سنی بھائیو کیا قرآن پاک کو آگ لگانا ہی ایمان بالقرآن ہے،

جو سنی علماء گز بھر کی زبان نکال کر بیچارے شیعوں کے خلاف زہر اگلتے ہیں، اور ایڑیوں سے لے کر اپنے لعنت زدہ گنجے سر تک زور لگا کر کہتے ہیں کہ قرآن پر شیعوں کا ایمان نہیں ہے ان سنی علماء کو ہم برادرانہ دعوت فکر دیتے ہیں کہ تم کچھ اپنے گھر کی صفائی پیش کرو تمہارے فقہاء نے لکھا ہے کہ قرآن پاک کو پیشاب سے لکھنا خون سے لکھنا مردار کی کھال پر لکھنا جائز ہے، کیا کہنا تمہارے ایمان بالقرآن کا کیا اسی کا نام ہے ایمان بالقرآن، اور تمہارے خلیفہ نے قرآن کو آگ لگائی اور تم نے قرآن پاک کو آگ لگانا عثمان کی فضیلت شمار کیا، کیا اسی چیز کا نام ہے ایمان بالقرآن، صحیح بخاری اور صواعق محرقہ لکھنے والے سنی تھے یا شیعہ، متعہ کی پیداوار تھے یا حلالہ اور تن بخشی کے نطفے آئینہ دیکھ اپنا سا منہ لے کے رہ گئے،

صاحب کو اپنے حسن پہ کتنا غرور تھا،

عثمان کا قرآن پاک کو آگ لگا دینا اور اہل اسلام کا غضب ناک ہو کر اس توہین قرآن کے بدلے اسکو قتل کر دینا

البدایہ والنہایہ کی عبارت ج ۷ صہ ۲۱۸ ثم عمد الی بقیۃ المصاحف التی بایدی الناس مما یخالف ما کتبہ فحرقہ، عثمان نے اپنی مرضی کا قرآن لکھا کر پھر اس قرآن کے جو قرآن بھی مخالف تھا اور وہ لوگوں کے پاس تھا عثمان نے اسکو جلا دیا،

تاریخ اعثم کوفی کی عبارت صہ ۱۴۷ دیگر آنست کہ مصحف قرآن پارہ پارہ کردی سوختی ترجمہ، جب مصری مسلمانوں نے عثمان کا گھیراؤ کیا، تو اس نے پوچھا کہ تم لوگ کس وجہ سے مجھے برا جانتے ہو، انہوں نے جواب دیا کہ ایک بات تو یہ ہے کہ نبی کریم نے حکم بن عاص کو مدینہ سے نکال دیا تھا اور طائف کی طرف بھیج دیا تھا، تم نے نبی کریم کی نافرمانی کرتے ہوئے اسکو واپس مدینہ بلا لیا ہے، اور ایک برائی تمہاری یہ ہے کہ تم نے قرآن پاک پہلے پھاڑا ہے، اور پھر آگ لگائی ہے،

نوٹ، ارباب انصاف ابن کثیر کی گواہی مل گئی، عثمان کے قرآن جلانے سے مسلمان غضب ناک ہوئے، اور پھر انہیں غضب ناک مسلمانوں نے عثمان کو قتل کیا ہے، معلوم ہوا کہ عثمان کا قرآن جلانا ہی مسلمانوں کے اس پر غضب ناک ہونے کا سبب بنا اور پھر یہی قرآن جلانا ہی عثمان کے قتل کا سبب بنا ہے، پس جس نے قرآن کے حق میں بے ادبی کی اور پھر اسی بے ادبی کے باعث قتل ہوا، اسکو شہید کہنا جائز نہیں ہے،

دھوکہ منڈی کے چیئرمین باطل نواز جھنگوی کی روحانی اولاد کو چیلنج

شیعان علیؑ کے خلاف کفر کے نعروں کا یہ بانی ہے اس لئے اسکو شہید کے بجائے پلید کہنا زیادہ بہتر ہے، اسکی ۱۵ تاریخ ساز تقریروں کے نام ایک مجموعہ چھپا ہے اس کے ص ۱۳۳ پر لکھا ہے کہ سنی قرآن کو چومتا ہے یہ قرآن کو کیسے جلا سکتا ہے قرآن وہی جلا سکتا ہے جو عثمان غنی کا دشمن ہے،

ارباب انصاف یہ جھنگوی بڑا مکار تھا کتاب اہلسنت درمختار میں صاف لکھا ہے کہ قرآن چومنا بدعت ہے، پس اگر سنی قرآن کو چومتا بھی ہے تو مذہب اصحاب کی مخالفت کرتا ہے بدعت کرتا ہے نیز اس کا یہ کہنا کہ قرآن وہی جلا سکتا ہے جو عثمان غنی کا دشمن ہو یہ بات اس چیز کا بہت بڑا ثبوت ہے کہ یہ نادان اپنے مذہب اہل سنت کی کتاب صحیح بخاری سے بھی جاہل تھا، صحیح بخاری پ ۲۱ ص ۱۸۴ باب جمع القرآن میں لکھا ہے کہ عثمان غنی نے قرآن جلائے ہیں، پس یا اہلسنت کا امام بخاری جھوٹا ہے یا جھنگو پلید جھوٹا ہے، اگر سنی قرآن جلائے گا تو وہ سنت عثمان غنی کو زندہ کرے گا، باطل نواز جھنگو کی ناجائز اولاد کو ہمارا چیلنج ہے کہ اگر انہوں نے بوتل کے بجائے کسی غیرت مند ماں کا دودھ پیا ہے تو میرے حوالہ جات کو کسی عدالت میں چیلنج کریں تمہارا گروہ تو تمام سنی کے قرآن جلانے کا منکر ہے مگر میں عدالت میں ثابت کرونگا کہ تمہارے امام اور خلیفہ سوم حضرت عثمان نے قرآن جلائے تھے، اگر عدالت میں نہیں جا سکتے تو کسی مجلس خاص و عام میں میرے ساتھ مناظرہ کے لئے اپنے کسی عالم کو تیار کرو اور پھر تیل دیکھو اور تیل کی دھار، اور تمہارا گرو جو کہتا تھا کہ گیئے چوکوں کے مناظرے، وہ اس لئے کہتا تھا کہ وہ بچارا خود ان پڑھ تھا، عربی فارسی کتابوں سے چٹا جاہل علمی بات کی اس میں صلاحیت ہی نہ تھی،

سنی علماء آج بھی روح عثمان کو قرآن جلا کر خوش کرتے ہیں،

اہل سنت کی معتبر اخبار نوائے وقت ۱۳ ربیع الاول جمعہ سنہ ۱۴۱۳ھ

اہل سنت کی معتبر اخبار پاکستان ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۹۹۲ء

نوائے وقت کی ایک سرخی: قرآن پاک کی بے حرمتی کے واقعات میں امام مسجد اور مذہبی تنظیم کا سربراہ بھی ملوث ہے، غلام حیدر وائیں، وزیر اعلیٰ پنجاب

اخبار پاکستان کی سرخی: قرآن جلانے کی تمام کاروائیاں مسجد صدیق اکبر کے مولوی کے کہنے پر کیں، ایک ملزم کا بیان،

نوٹ، مذکورہ عبارتوں میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ پاکستان کے شہر چنیوٹ میں شیعہ سنی فسادات کروانے کے لئے ایک امام مسجد سپاہ صحابہ کا قرآن پاک جلواتا رہا اور روح عثمان کو ثواب پہنچاتا رہا۔

ارباب انصاف اہل سنت علماء مملکت مکاری کے بلاشرکت غیر بادشاہ ہیں، شیعیان حیدر کرار سے لوگوں کو نفرت دلانے کے لئے یہ سنی ملا ہر کام فرماتے ہیں، خواہ انکو سنت عثمان پر عمل کرنا پڑے یا سنت عمر پر عمل کرنا پڑے اور حضرت افلح کی خدمات حاصل کرنا پڑیں، ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ اگر قرآن پاک کو آگ لگانا کفر ہے اور بے حیائی ہے تو پھر اس کفر کا ارتکاب کر کے عثمان غنی نے خلافت کا عہدہ کیسے پالیا!

شاید سنی علماء قرآن پاک کو اسی لئے آگ لگاتے ہیں تاکہ عثمان غنی کی طرح انکو بھی قرآن جلانے کے باعث خلافت و امامت کا عہدہ مل جائے،

قرآن جلانے والے مردہ باد

فقہ اصحاب میں قرآن کو آگ لگانا جائز ہے کیونکہ یہ سنت عثمان ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۲۰ ج ۵ باب جمع القرآن
اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ص ۳۶۳ ج ۲
اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۷۴۶ ج ۲ حاشیہ ۷ ذکر قرآن مصحف
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۵۴ ج ۱ از محمد بن احمد قرطبی
اہل سنت کی معتبر کتاب اتقان ص ۲۰۳ نوع ۷۶ از سیوطی

فتح الباری کی عبارت } قال ابن بطال فی ھذا الحدیث جواز تحریق الکتب التی فیھا اسم اللہ بالنار وان ذالک اکرام لھا، وقد اخرج عبدالرزاق من طریق طاؤس انہ کان یحرق الرسائل التی فیھا البسملۃ اذا اجتمعت وکذا فعل عروہ،

ترجمہ، ابن بطال کہتا ہے کہ عثمان کے قرآن جلانے والی حدیث میں یہ ثبوت ہے کہ جن کتابوں میں اللہ کا نام لکھا ہو انکو آگ لگانا جائز ہے، اور ایسی کتابوں کو آگ لگانا کہ جن میں اللہ کا نام ہے یہ آگ لگانا اسکی تعظیم ہے، اور عبد الرزاق نے نقل کیا ہے کہ اہل سنت کا کوئی علامہ طاؤس ایسے رسالے آگ سے جلاتے تھے جن میں بسم اللہ لکھی ہوتی تھی اور امام اہلسنت حضرت عروہ بھی بسم اللہ کو آگ سے جلاتے تھے،

حاشیہ بخاری کی عبارت } بہ رخص بعض فی تحریق ما یجتمع عندہ من الرسائل فیھا ذکر اللہ.

ترجمہ، عثمان کے قرآن جلانے کے سبب بعض نے یہ جواز نکالا ہے کہ جن رسالوں میں ذکر خدا ہو انکو آگ لگا دیں،

قرآن پاک کے حق میں عثمان کی بے ادبی پر شریعت کا رنگ چڑھا دیا گیا ہے

صحیح مسلم کی شرح نووی کی عبارت } فیہ جواز احراق ورقۃ فیھا ذکر اللہ لمصلحۃ کما فعل عثمان والصحابۃ،

جس ورقہ میں ذکر خدا لکھا ہے کسی مصلحت کے لیے اسکو آگ لگانا جائز ہے کیونکہ عثمان اور صحابہ نے بھی قرآن جلائے تھے،

تفسیر اتقان کی عبارت } وان احرق بالنار فلا بأس احرق عثمان المصاحف کان فیھا آیات اللہ

ترجمہ، جن ورقوں میں قرآن لکھا ہو انکو آگ لگانا جائز ہے کیونکہ حضرت عثمان نے ان مصاحف کو آگ لگائی تھی جن میں آیات قرآنی لکھی تھیں،

عثمان کا قرآن جلانا اور اس بے ادبی کو سنی فقہ کا قرآن کو آگ لگانے کے جواز کی دلیل بنانا وہ مسئلہ ہے جسے مذہب اصحاب کا قیامت تک سے سر بلند رہے گا،

ارباب انصاف، عثمان کے بجائے اگر کسی اور نے قرآن جلانے والی گستاخی کی ہوتی تو ڈھولکی ملاں رات دن سپیکر پر اسکے خلاف بجے رہتے مگر یہ بے ادبی قرآن پاک کے حق میں انکے اپنے پیر و مرشد عثمان صحابی نے کی ہے اس لئے کافر ساز ملاں کے لبوں کو تالے لگ گئے ہیں، وکلاء مذہب اصحاب کو میرا چیلنج ہے کہ اگر میرے حوالہ جات یا ان کا ترجمہ غلط ہو تو میرا خون مباح اور حلال اور اگر صحیح ہوں تو پھر اس قرآن جلانے والے پیر صاحب عثمان غنی سے ہر مسلمان کو دوری اور نفرت اختیار کرنی چاہیئے،

اگر مرض باقی ہے تو ایک خوراک اور حاضر خدمت ہے عثمان

کے قرآن جلانے کے باعث سنی علماء کا انکو خراج عقیدت

۱) اہل سنت کی معتبر کتاب کرمانی شرح بخاری پ ۹ ج ۱۸ ب جمع القرآن

۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۵۴ ج ۱ مقدمہ کتاب

۳) اہل سنت کی معتبر تفسیر غرائب القرآن ص ۲۷ ج ۱

۴) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر برہان زرکشی ص ۲۴۷ ج ۱

۵) اہل سنت کی معتبر کتاب لغات الحدیث ص ۵۸ وحید الزمان

۶) اہل سنت کی معتبر کتاب ازالۃ الخفاء ص

۷) اہل سنت کی معتبر کتاب قرۃ العینین ص ۲۷۳ مطاعن عثمان

غرائب القرآن کی عبارت } قال زید بن ثابت فرأیت اصحاب محمد یقولون احسن و اللہ عثمان احسن

ترجمہ، زید بن ثابت کہتا ہے کہ عثمان کے قرآن جلانے کے بعد انکے بارے کچھ لوگ یہ کہتے تھے کہ اچھا کیا خدا کی قسم عثمان نے اچھا کیا،

کرمانی شرح بخاری } فان قلت کیف جاز احراق القرآن قلت ...... وفائدتہ انہ لا یقع الاختلاف فیہ جزاہ اللہ احسن الجزاء

ترجمہ، عثمان کے قرآن جلانے کا فائدہ یہ ہے کہ امت میں اختلاف نہ ہوگا اللہ عثمان کو بہت اچھی جزاء دے قرآن جلانے کے بدلے

لغات الحدیث کی عبارت } قرآن کو آگ میں جلا دینا قرآن کے آداب کے خلاف نہیں ہے، ... عثمان نے جو قرآن جلایا تھا تو بہ نیت خیر کام کرایا تھا انکو اجر عظیم ملے گا

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں قرآن جلانے کے باعث اصحاب

نے عثمان کا نام "حراق المصاحف" رکھا اور یہ اسکی مذمت کا ثبوت ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر قرطبی ص ۵۴ ج ۱ مقدمہ

اہلسنت کی معتبر کتاب قرطبی کی عبادت } قیل یا معشر الناس اتقوا اللہ وایاکم والغلو فی عثمان وقولکم حراق المصاحف،

ترجمہ، حضرت عثمان صاحب کی بدعنوانیوں کے خلاف جب عوام نے مظاہرات شروع کیئے تھے، تو عوام سے کہا گیا کہ عثمان کے بارے حد سے زیادہ نہ بڑھو اور خدا سے ڈرو اور عثمان کو حراق المصاحف کا تمغہ بھی نہ دو

حضرت عائشہ کا اعلان کہ حراق المصاحف کو قتل کر ڈالو،

عالم اسلام کے مایہ ناز عالم صاحب طعن الرماح نے اپنی کتاب کے حاشیہ میں کرمانی شارح بخاری سے نقل کیا ہے کہ فقد روی عن عائشۃ انہا انکرت علیہ حرق المصاحف و قالت اقتلوا حراق المصاحف،

کہ عثمان صاحب کے قرآن جلانے کو حضرت عائشہ نے بہت برا منایا اور فتویٰ دیا کہ اس حراق المصاحف (قرآن جلانے والے) کو قتل کرو،

نوٹ، سپاہ صحابہ کے علماء کے لئے برائے عبرت اتنا ہی کافی ہے کہ انکے عثمان کو قرآن جلانے کے جرم میں انکی عائشہ نے فتویٰ دے کر قتل کروایا ہے،

عثمان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کچھ اہل سنت نے فتویٰ دیا ہے کہ قرآن پاک کو آگ لگانا یہ بے ادبی اور تحقیر اور توہین قرآن پاک ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ ص ۲۹ ج ۵ فضائل قرآن
اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص ۲۰۳ نوع ۷۶

مرقات کی عبارت } وقیل الغسل اولی وتصب الغسالہ فی محل طاہر لان الحرق فیہ نوع اہانۃ،

بعض سنی علماء فرماتے ہیں کہ اوراق قرآن کو دھو لینا اور غسالہ کو پاک محل میں پھینکنا بہتر ہے، اور قرآن کو جلایا نہ جائے کیونکہ اس میں توہین ہے،

تفسیر اتقان کی عبارت } وجزم القاضی حسین فی تعلیقۃ بامتناع الاحراق لانہ خلاف الاحترام،

ترجمہ، اپنے تعلیقہ میں قاضی حسین نے یہ بات بڑے یقین سے فرمائی ہے کہ قرآن پاک کو آگ لگانا منع ہے کیونکہ آگ لگانا ادب، احترام کے خلاف ہے

نوٹ، ارباب انصاف کسی محترم شی کو پھینک دینا پھاڑ دینا جلا دینا یہ اسکی بے احترامی ہے مثلاً کسی عالم دین کے بارے یہ کہنا کہ ہم اس کی داڑھی کو آگ لگاتے ہیں، یہ اس کی توہین ہے، تو کیا ایک ملاں کی داڑھی جتنا بھی عثمان کے دل میں قرآن کا احترام نہ تھا، صحابہ کے بارے یہ کہنا کہ انکو آگ لگائیں یہ انکی توہین ہے، اور بقول سنی علماء کے توہین صحابہ کفر ہے، افسوس گستاخ صحابہ تو کافر ہو اور گستاخ قرآن سنیوں کا تیسرا امام ہو قرآن کو آگ لگانے والے مردہ باد، اور شیعیان علیؑ زندہ باد

توہین قرآن پاک کرنے والا کافر ہے خواہ کوئی بھی

اہلسنت کی معتبر کتاب الشفا، ص ۲۶۳ ج ۲ از قاضی عیاض
اہلسنت کی معتبر کتاب نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض ص ۵۵۴ ج ۴

الشفا کی عبارت } واعلم ان من استخف بالقرآن او المصحف او بشیٔ منہ او سبہما او جحدہ او حرفا منہ او آیۃ او کذب بہ او بشی منہ او کذب بشی مما صرح بہ فیہ من حکم او خبر او اثبت ما نفاہ او نفی ما اثبتہ علی علم منہ بذالک او شک فی شیٔ من ذالک فہو کافر عند اہل العلم باجماع،

ترجمہ، جو شخص قرآن یا مصحف یا اسکے کسی حصہ کی توہین کرے یا انکو گالیاں دے یا قرآن کا انکار کرے یا قرآن کے کسی حرف کا یا آیت کا انکار کرے یا قرآن پاک کو یا اس کے کسی حصہ کو جھٹلائے یا کسی ایسے حکم اور خبر جکی قرآن میں تصریح ہے جھٹلائے، یا قرآن جکی نفی کرے کوئی شخص اسکو ثابت کرے یا قرآن جس شیٔ کو ثابت کرے کوئی شخص اسکی نفی کرے یا ان امور میں شک کرے اسکے کافر ہونے پر اجماع ہے،

نوٹ، ارباب انصاف قرآن پاک کی توہین کرنے والا کافر ہے اور جس نے قرآن پاک کو آگ لگائی ہے سنی علماء کا فیصلہ گذر چکا ہے، کہ اس نے قرآن پاک کی توہین کی ہے اور حضرت عثمان کا قرآن پاک کو آگ لگانا ایک یقینی بات ہے، پس سنی علماء کو اس خراق المصاحف کے بارے دیانت اور انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا چاہیئے کیونکہ حضرت عائشہ توہین قرآن کرنے والے کو کافر جانتی تھی،

حضرت عثمان نے قرآن پاک کو آگ لگا کر اسکی توہین کی ہے اور عائشہ نے اسی وجہ سے انکے کافر ہونے کا فتوی دے کر انکو قتل کروا

اہلسنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ ص ۳۵۶ ج ۳ باب معجزات النبیؐ
اہلسنت کی معتبر کتاب المناقب تعلبی ص ۱۱۷ ذکر قتال اہل جمل از محدث ہذا
اہلسنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۳۸ ذکر جمل از سبط بن جوزی
اہلسنت کی معتبر کتاب الامامت والسیاست ص ذکر جمل
اہلسنت کی معتبر کتاب نہایہ لابن اثیر ج ۸ لغت نعثل
اہلسنت کی معتبر کتاب قاموس ص ۵۰۰ نعثل از فیروز آبادی
اہلسنت کی معتبر کتاب لساب العرب ص ۶۷ ج ۱۱ لغت نعثل

سیرت، مناقب اور تذکرہ کی عبارت } دکتب الی عائشہ امیر المؤمنین علی ع ... ولقد کنت تقولین بالامس اقتلوا نعثلا قتل اللہ نعثلا فقد کفر، وفی النہایہ حدیث عائشہ اقتلوا نعثلاً تعنی عثمان

ترجمہ، حضرت علی نے جنگ جمل کے موقع پر حضرت عائشہ کو ایک خط لکھا تھا جس میں یہ جملہ بھی تھا کہ کل تک تو عثمان کی بابت یہ کہتی تھی کہ اس نعثل کو قتل کر دو، خدا نعثل کو قتل کرے یہ کافر ہو گیا، اور نہایہ ابن اثیر میں یہ لکھا ہے کہ فتوی عائشہ کہ نعثل کو قتل کر، مراد نعثل سے وہ عثمان کو لیتی تھی، نوٹ، ارباب انصاف حضرت عثمان نے جب قرآن پاک کو جلا کر اسکی توہین فرمائی تو چونکہ توہین قرآن کفر ہے اس لئے حضرت عائشہ خاموش نہ رہ سکی اور عثمان کے کفر کا فتوی دیکر اس مسکین کو قتل کروایا ہے کافر ساز دھڑکی ملاں کو چاہیئے کہ مل کے اس فتوی کو بھی شام صبح سپیکر پر پڑھ کر سنائے،

جناب عثمان کے قرآن جلانے والے جرم کے خلاف قیامت کے دن اللہ پاک کی عدالت میں قرآن پاک فریاد کرے گا،

اہلسنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۴۶ ج ۶ حدیث ۸۳۰

عن انس یجئی یوم القیامۃ المصحف والمسجد والعترۃ فیقول المصحف یارب حرقونی ویقول المسجد یارب خربونی وعطلونی وتقول العترۃ یارب طردونا وقتلونا وشردونا،

ترجمہ، انس صحابی روایت کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن اللہ پاک کی عدالت میں شکایت کرنے کے لئے تین چیزیں آئیں گی نمبر ۱ قرآن نمبر ۲ مسجد نمبر ۳ اولاد رسول اللہؐ، قرآن پاک عرض کرے گا، اے خدا لوگوں نے مجھے آگ لگائی تھی مسجد عرض کرے گی کہ مجھے خراب اور معطل کیا گیا، اولاد رسول عرض کرے گی کہ اے خدایا ہمیں وطن سے نکالا گیا ڈرایا گیا ہمیں قتل کیا گیا،

حراق قرآن جناب عثمان کو آواز پڑے گا عثمان صاحب بنام سرکار،

ارباب انصاف قرآن پاک کو جلانے کی رسم کا آغاز حضرت عثمان نے فرمایا تھا اور آج تک ان کے پیروکار ابھی اس سنت کو زندہ رکھنے کے لئے جان تک دینے کے لئے تیار ہیں، اور عثمان کے اس کارنامے پر ان کی قوم کو بڑا فخر ہے، مگر جب عثمان کے خلاف قرآن شکایت کرے گا تو عثمان کے لئے بڑی مشکل بن جائے گی، حراق قرآن مردہ باد۔

تمام مسلمانوں سے دیانت اور انصاف کا واسطہ دیکر ہم سوال کرتے ہیں

ارباب انصاف مذکورہ تمام کتب علماء سپاہ صحابہ کے بزرگوں کی لکھی ہوئی ہیں، اور انہوں نے نہایت دیانت داری سے یہ رپورٹ دی ہے کہ عثمان غنی نے قرآن پاک کو آگ لگائی ہے ہمارا سوال یہ ہے کہ سپاہ صحابہ نے ان کتابوں کے خلاف کبھی بھی عوعو نہیں کی، کیونکہ اگر ان کے خلاف بولیں تو اپنے پیچھے سے کپڑا اٹھانے والی بات ہے،

عمر نے نبی کریمؐ کی بیٹی کا گھر جلایا اور عثمان نے اللہ کا قرآن جلایا

کوئی معاویہ خیل قیامت تک ان دونوں کی صفائی پیش نہیں کر سکتا،

توہین صحابہ کرنے والے کے لئے سزائے موت کا مطالبہ کرنے والے اگر ان میں غیرت ہے، تو شرم سے ڈوب مریں، جبکہ ان کے امام توہین آل رسولؐ اور توہین قرآن پاک کرتے تھے، اور اگر کتب اہلسنت کی مذکورہ رپورٹ جھوٹی ہے تو پھر ہم یہ کہتے ہیں کہ علماء سپاہ صحابہ کے بزرگوں میں ایسے لوگ بھی گزرے ہیں، جو جھوٹ بولنے اور لکھنے کے بادشاہ تھے، جو مذہب ایسے جھوٹوں سے نقل ہو کر آیا ہے، اس مذہب سے نفرت ضروری ہے، یہ کیسا مذہب ہے؟ سپاہ صحابہ کا کہ جسمیں نجاست چاٹنے سے نجاست والا مقام پاک ہو جاتا ہے۔ اور انکی فقہ میں منی حلال اور کتا پاک ہے،

تمام علماء سپاہ صحابہ و دیوبند اور پیران عظام و صوفیاء کرام اور تمام

علماء سپاہ صحابہ کو چیلنج کہ اگر انہوں نے کسی غیرت مند ماں کا دودھ پیا

ہے تو عثمان کے قرآن جلانے اور عائشہ کے انکو قتل کرانے کی دیانتداری سے صفائی پیش کریں

عثمان اور عائشہ کے بارے جو رپورٹ میں نے پیش کی ہے علماء سپاہ صحابہ کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دیکر چیلنج کرتا ہوں کہ تم کسی بھی عدالت میں مجھے بلاؤ، اگر سنی کتب سے میں مذکورہ رپورٹ کو ثابت نہ کر سکا تو مجھے کسی نمایاں جگہ پر کھڑا کر کے گولی ماردی جائے اور سنی مذہب کے سچے ہونے کا ٹی وی پر میں اعلان بھی کرونگا اور اگر میں نے مذکورہ رپورٹ کو سنی کتب سے ثابت کر دیا تو پھر سنی علماء کو شیعہ مذہب کے سچے ہونے کا اعلان کرنا چاہیے۔

اسلام، علماء سپاہ صحابہ کے باپ کی جاگیر نہیں ہے شیعوں کے خلاف کفریہ نعروں کے بجائے وہ پہلے مسئلہ عثمان اور عائشہ کے بارے حدود انصاف میں رہ کر ہمارے ساتھ بات چیت کریں۔ چودہ صدیاں بیت گئی ہیں اور آج تک علماء سپاہ صحابہ عثمان کے قرآن جلانے اور عائشہ کے اس کو قتل کرانے کی صحیح صفائی پیش نہیں کر سکے،

وکلاء صحابہ نے، ایمان بالقرآن اور عظمت صحابہ کا رٹا لگایا ہوا ہے، عثمان نے قرآن کو آگ لگا کر ایمان بالقرآن کا مسئلہ خوب صاف فرمایا ہے، اور عائشہ نے عثمان کے کفر کا فتویٰ دیکر اور اسکو قتل کروا کر عظمت صحابہ کا مسئلہ بڑے خوبصورت انداز سے حل فرمایا ہے اور سنی فقہاء نے قرآن پاک کو پیشاب سے اور خون سے اور مردار کی کھال پر لکھنے کے جواز کا فتویٰ دیکر بچارے شیعوں کا منہ توڑ دیا ہے، اور درمختار کتاب الحظر میں اس فتویٰ نے کہ تقبیل المصحف بدعۃ کہ قرآن چومنا بدعت ہے، سنی مذہب میں تعظیم قرآن کی حد کر دی ہے،

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ قرآن پاک کو بوسہ دینا گناہ ہے بدعت ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب الدر مختار ص

اہل سنت کی معتبر کتاب القنیہ ص

اہل سنت کی معتبر کتاب الوہابیت ص۱۳۸ مصنف ضیاء اللہ قادری

الدر المختار کی عبارت { وفی القنیۃ فی باب مایتعلق بالمقابر تقبیل المصحف قیل بدعۃ،

ترجمہ، کتاب قنیہ میں لکھا ہے کہ قرآن پاک چومنا بدعت ہے،

کتاب الوہابیت کی عبارت ملاحظہ ہو { سوال۔ لوگ جو قرآن کی تلاوت کرتے وقت قرآن مجید کو بوسہ دیتے ہیں، درست ہے یا نہیں؟ نیز جلسوں میں جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو لوگ کھڑے ہوجاتے ہیں درست ہے یا نہیں؟

جواب، ہر دو فعل ثابت نہیں، خلاف سنت و تعامل صحابہ نہیں ہے، فتاوی ستاریہ ص۱۸۲ ج، مطبوعہ کراچی،

نوٹ، ، ؎ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

کتاب الوہابیت، علامہ ضیاء القادری نے کتاب "البریلویت" مصنف علامہ احسان الٰہی ظہیر کے جواب میں لکھی ہے، اور دونوں سنی عالم ایک دوسرے کو یعنی اہل حدیث بریلویوں کو اور وہ اہل حدیثوں کو گمراہ ثابت کرتے ہیں ع ، گوشت خر و دندان سگ۔ اللھم اشغلھم بھم، سانپ کی طرح اہلسنت کی کئی ذاتیں اور مذہب ہیں، ؎ لڑے سب نو سپ تے دس کھنوں،

خلاصہ سنی مذہب میں قرآن چومنا بدعت ہے گناہ ہے، خلاف سنت ہے۔ "مبارک"

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ قبرستان میں قرآن پڑھنا ناجائز ہے،

اہل سنت کی معتبر کتاب الوہابیت ص۱۸۰ از ضیا اللہ قادری

اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی رشیدیہ ص ج۳ ۱۱۴

الوہابیت کی عبارت { ص۱۸۰ مولوی ثناء اللہ امرتسری کے اخبار اہل حدیث امرتسر ص۱۹ ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۳۱ میں لکھا ہے کہ مقابر پر قرآن خوانی ناجائز ہے،

فتاوی رشیدیہ کی عبارت { سوال جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جائے اور تقسیم شرینی ہو شریک ہونا جائز ہے یا نہ؟

الجواب، کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں ہے اور کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں ہے،

بروز ختم قرآن مسجد میں روشنی بدعت ہے،

اہل سنت کی معتبر کتاب الوہابیت ص۱۳۴ از ضیاء اللہ قادری

مولوی رشید احمد گنگوہی نے فتوی دیا ہے کہ بروز ختم قرآن شریف مسجد میں روشنی کرنا بدعت و نادرست ہے، فتاوی رشیدیہ ص۴۶

بے وضو سجدہ تلاوت جائز ہے،

کتاب الوہابیت مذکورہ ص۱۸۰ میں لکھا ہے کہ مولوی یونس دہلوی لکھتے ہیں کہ سجدہ تلاوت بے وضو جائز اور درست ہے۔

قرآن مجید کی بابت دیوبندیوں کے ناپاک عقائد

اہل سنت کی معتبر کتاب دیوبندی مذہب ص۲۱ از غلام مہر علی چشتیاں شریف ص۲۱۰ سطر ۲ قرآن مجید کوئی فصیح بلیغ کلام نہیں ہے ،

بحوالہ بلغۃ الحیران از امام ششم دیوبندی مذہب ص ۱۲ سطر ۱۴ ص ۲۲ قرآن مجید خدا کا کلام نہیں ، بحوالہ تقویۃ الایمان ص ۳۴ سطر ۱۹ ص۲۱ دیوبندیوں کے نزدیک بحالت خواب قرآن پر پیشاب کرنا اچھا ہے بحوالہ مذید المجید تھانوی ص ۴۴ سطر ۲۳

ص۲۱۱ قرآن مجید کا فنا ہو جانا ممکن ہے بحوالہ یکروزی از مولوی اسماعیل ص۱۴۴ ص۲۱۲ خدا کے کلام لفظی یعنی قرآن مجید کا جھوٹا ہونا ممکن ہے ، بحوالہ الجہد المقل صدر دیوبند ج ۱ ص ۴۴

تین کتابیں البریلویت الوہابیت ، دیوبندی مذہب اہل سنت

کے مذہب کے جھوٹے ہونے کے بہت بڑے ثبوت ہیں

ارباب انصاف ان تین کتابوں کے مصنف نہ ہی تقیہ باز تھے اور نہ ہی شیعہ کی پیداوار تھے ، بلکہ سچے غلامان ابو بکر و عمر و عثمان ہیں ، اور انہوں نے اپنے ہنر سے پاؤں سے لیکر اپنے عقل سے خالی سروں تک زور لگا کر ایک دوسرے کو گمراہ باطل پرست ، جھوٹا ، بد مذہب ، بد دیانت دشمن خدا و رسول دشمن اسلام ثابت کر دیا ہے ، جب ان تینوں کتابوں کو ہم شیعہ پڑھتے ہیں ، تو ہمارا دل خوشی باغ باغ ہوتا ہے ، ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا ،

اہل سنت کے ایک فاسق خلیفہ کا قرآن کو تیروں سے چیرنا پھاڑنا

اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص۲۵۱ ذکر ولید بن یزید
اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس ص۳۲۰ ج ۲ ذکر ولید
اہل سنت کی معتبر کتاب الاغانی ص۲۵ ج ۶ از ابو الفرج اصفہانی

تاریخ الخلفاء کی عبارت } الولید بن یزید بن عبد الملك ، الخلیفۃ الفاسق قال الذہبی ، اشتہد بالخمر و التلوط ، قال الجریری ماصرح به من الالحاد فی القرآن والکفر باالله وقال ابن فضل ، الولید بن یزید الجبار العنید ، فرعون ذالك العصر رشق المصحف بالسہام

ترجمہ ، امام اہلسنت علامہ سیوطی نے اپنے فاسق خلیفہ کے جو حالات تحریر کئے ہیں ، ان سے چند باتیں نمونہ کے طور پر ملاحظہ ہو ، ولید اہلسنت کا فاسق خلیفہ تھا امام ذہبی سنیوں کے فرماتے ہیں کہ ہمارا یہ فاسق خلیفہ شراب پینے میں اور لواطہ کرنے میں مشہور تھا ، جریری کہتا ہے کہ ہمارا یہ فاسق خلیفہ قرآن ، اور خدا تعالےٰ کے ساتھ کفر کرتا تھا ، سنی امام ابن فضل کہتا ہے کہ ولید جبار عنید تھا اور اپنے وقت کا فرعون تھا اور قرآن پاک کو تیروں سے سوراخ کیئے اور چیرا پھاڑا تھا ،

نوٹ ، ارباب انصاف مذکورہ عبارت اس امر کا روشن ثبوت ہے کہ اہلسنت کا خلیفہ فاسق بھی ہو سکتا ہے لواطہ بھی کر کرا سکتا ہے ، اور قرآن کا منکر بھی ہو سکتا ہے بلکہ انکار کے علاوہ قرآن کو تیروں سے چیر پھاڑ بھی سکتا ہے ،

یہ تھے اہلسنت کے خلیفہ اور ان کے بارے سنی علماء صرف پیٹ کی خاطر چپ ہیں ۔ ؎

جے اوڈا جے ، تو ایں پتر توایں دھے ،

اگر تسلی نہیں ہوئی تو کچھ تفصیل ملاحظہ فرمائیے کہ قرآن پاک کو تیر دل سے چیر نا پھاڑنا سنت خلفاء اہل سنت ہے،

تاریخ خمیس کی عبارت } واخذ یوما المصحف فقتحہ فاول ماطلع و استفتحوا وخاب کل جبار عنید، فقال اتھددنی ثم اغلق المصحف ولا زال یضربہ بالنشاب حتیٰ خرقہ ومزقہ ثم انشد

اتوعد کل جبار عنید ، فھا انا ذاک جبار عنید
اذا لاقیت ربک یوم حشر ، فقل یارب مزقنی الولید

ترجمہ، سنیوں کے فاسق خلیفہ نے ایک دن قرآن کھولا تو پہلے پہل یہ آیت نکلی، کہ قیامت کے دن ہر جبار اور سرکش رسوا ہوگا ولید فاسق اس آیت کو پڑھ کر کہنے لگا کہ اے قرآن تو مجھ کو دھمکیاں دیتا ہے،

پھر قرآن کو بند کر دیا اور پھر قرآن پاک تیر مارنے لگا حتیٰ کہ قرآن پاک کو چیر پھاڑ ڈالا، اور ان اشعار کو بھی پڑھنے لگا،

کہ اے قرآن تو ہر جبار اور سرکش کو ڈراتا ہے، تو پس میں بھی ایک جبار سرکش ہوں، اور جب قیامت کے دن تو خدا کے پاس جائے گا تو کہہ دینا کہ اے رب مجھے ولید نے چیر پھاڑا تھا۔ نوٹ ہمیں اس رسالہ کا اختصار بھی مد نظر رکھنا ہے تاریخ خمیس کے اس صفحہ ۳۰۲ میں یہ بھی لکھا کہ اس خلیفہ اہلسنت نے اپنی بیٹی سے زنا کیا اور اس کا پردہ بکارت زائل کیا، اور نیز اس نے اپنی کنیز سے جماع کیا اور پھر اسکو مردانہ لباس پہنایا اور بغیر غسل جنابت کئے اسکو مسجد میں مردوں کی امامت کیلئے بھیجا،

ع انہیں کے مطلب کی کہہ رہا ہوں ، قلم میرا ہے بات انکی،

قرآن کو نیزوں پر اٹھانا سنیوں کے پانچویں امام معاویہ کی سنت ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ج ۷ ص ۲۷۳ ذکر صفین
اہل سنت کی معتبر کتاب الاخبار الطوال ص ۱۸۹ ذکر صفین
اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن خلدون ج ۲ ص ۱۶۴

البدایہ والنہایہ کی عبارت ملاحظہ } وکادوا ینھزمون فعند ذالک رفع اھل الشام المصاحف فوق الرماح واشار بذالک عمرو بن عاص

ترجمہ، معاویہ کی فوج قریب تھا کہ بھاگنے لگے پس از راہ مکر اس وقت اہل شام معاویہ کی فوج نے عمرو بن عاص کے اشارے سے قرآن نیزوں پر اٹھا لیئے،

الاخبار الطوال کی عبارت } فاول ماربط مصحف دمشق ربط علی خمسۃ ارماح یحملھا خمسۃ رجال،

جب جنگ صفین میں معاویہ اور عمرو بن عاص کو اپنی موت نظر آنے لگی تو دونوں نے یہ بے ایمانی کی کہ قرآن نیزوں پر اٹھا لیئے اور پہلا قرآن جو نیزوں پر اٹھایا گیا تھا وہ مصحف دمشق تھا، یہ قرآن اتنا بڑا تھا کہ اسکو پانچ نیزوں پر باندھا گیا اور پانچ مردوں نے اسکو اٹھایا تھا،

سنیوں کے ساتویں خلیفے کا خلافت ملنے کیبعد قرآن پاک سے بائیکاٹ

اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ج ۹ ص ۶۳ ذکر عبد الملک

وقال ثعلب لما سلم علی عبد الملک بالخلافۃ کان فی حجرہ مصحف فاطبقہ وقال ھذا فراق بینی وبینک۔ جب عبد الملک خلیفہ بنا تو اس کی گود میں قرآن تھا اسکو بند کیا اور کہا آج کے بعد تیرا میرا بائیکاٹ،

دیوبندیوں کے چھٹے امام صاحب یزید نے اولاد رسول کو قتل کیا اور شراب کو حلال کیا اور خانہ کعبہ کو خراب کیا تھا

اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص۱۳۲ خاتمہ
اہل سنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان ص۸۸ ج۱ الاوز

صواعق کی عبارت } وخذ قتل عترۃ رسول اللہ واباح الخمر وخرب الکعبۃ، معاویہ ثانی نے یزید کی موت کے بعد جو خطبہ دیا ہے اس میں اس نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میرے باپ یزید نے اولاد رسول اللہ کو قتل کیا ہے شراب کو حلال کیا ہے اور خانہ خدا کو برباد کیا ہے

اہل حدیث کے چھٹے امام نے اپنی فوج سے مدینہ شریف کی ایک ہزار عورتوں سے جبر زنا کروایا۔

اہل سنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک شرح موطا امام مالک ص۴۳۵ ج۵
اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص۲۲۴ ج۸ ذکر واقعہ حرہ

اوجز المسالک کی عبارت } شیخ الحدیث محمد زکریا فرماتے ہیں کہ یزید کا جو لشکر مدینہ پر حملہ ہوا تھا اس میں ستائیس ہزار سوار اور پندرہ ہزار پیادہ تھے تین دن تک قتل وغارت کا بازار گرم رہا دو ہزار خواتین سے جبری زنا ہوا قریش اور انصار کے نمایاں افراد شہید ہوگئے، غلاموں اور عورتوں اور بچوں کی تعداد جو قتل ہوئے دس ہزار تھی اور البدایہ میں لکھا ہے کہ فوج یزید کے جبری زنا سے مدینہ کی ہزار عورتیں حاملہ ہوئیں، اور بچے جنے،

تفصیلات کیلئے ہماری کتاب کردار یزید پڑھیں،

علماء دیوبند، وسپاہ صحابہ زہر کا پیالہ پی سکتے ہیں مگر سنی کتب سے میرے پیش کردہ حوالہ جات کو وہ کسی بھی عدالت میں چیلنج نہیں کر سکتے،

میں نے نہایت دیانت داری سے شیعہ خیر البریہ کے مذہب اصحاب کو قبول نہ کرنے کی وجوہات کو ذکر کیا ہے کہ جس فقہ اور خلفاء، اصحاب کی پیروی کیلئے ہمارے سنی بھائی ہمیں مجبور کرتے ہیں اور ہمارے انکار کے بعد ہمارے خلاف کفریہ نعرے لگاتے ہیں، وہ مذہب اور وہ اصحاب اور خلفاء بچارے اس قابل نہیں ہیں کہ ہم انکو اپنا پیشوا مانیں حوالہ جات تھوک کے حساب سے گذر چکے ہیں کہ فقہ امام اعظم میں، قرآن پاک کو پیشاب سے لکھنا یا لکھ کر پیشاب سے دھونا یا دھو کر پیشاب کی جگہ چھڑکنا یا قرآن کو خون سے لکھنا، یا مردار کی کھال پر لکھنا یہ سب جائز ہے، یا قرآن کو اصحاب کا آگ لگانا بھی جائز تھا، یا قرآن پاک کو چومنا اور قبرستان میں پڑھنا گناہ ہے، یا اہل سنت کے فاسق خلیفے ولید کا قرآن کو تیر مار مار کر چیرنا پھاڑنا، یا انکے پانچویں خلیفے معاویہ کا قرآن کو نیزوں پر اٹھانا یا انکے چھٹے خلیفے یزید کا اولاد رسول کو قتل کرنا اور شراب کو حلال کرنا اور خانہ کعبہ کو برباد کرنا مدینہ پاک کی عورتوں سے جبری زنا کرنا، ان وجوہات کے باعث شیعہ خیر البریہ مذہب اصحاب کو دور سے سات سلام کرتے ہیں، اگر علماء دیوبند نے بجائے بوتل کے کسی غیرت مند ماں کا دودھ پیا ہے، تو حدود انصاف میں رہ کر ہمارے ساتھ ان مسائل پر بات جیت کریں۔ جو سنی ملاں جھنگوی پلید جیسے یہ کہتے ہیں کہ گئے چوکوں کے مناظرے وہ بچارے علوم عربیہ سے جاہل ہیں علمی بات چیت کرنے کی انمیں صلاحیت ہی نہیں ہے

امام اہلِ سنت کی عورت کا پیار حاصل کرنے کی خاطر قرآن کو آگ لگانے کی ہدایت

اہلِ سنت کی معتبر کتاب کمالات عزیزی صـ۸۸ م عبد العزیز محدث دہلوی ط کراچی

جہتہ محبت زن شوہر واسطے محبت زن و شوہر کے وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّي وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِي کا نقش مشک و زعفران اور گلاب سے
خاوند اور بیوی میں محبت کیلئے

لکھ کر فلیتہ بنا کر کورہ چراغ میں گھی ڈال کر روشن کرے اور فلیتہ کی پشت پر (المسخر فلاں بن فلاں علی حب فلاں بن فلاں) لکھے اور چراغ کا منہ مطلوب کے گھر کی طرف کرے گیارہ روز تک یا اکیس روز تک یہ عمل کرے انشاء اللہ تعالیٰ مطلب برآمد ہو اور اس آیت شریف کا نقش اس طرح پر لکھے۔

وَالْقَيْتُ	عَلَيْكَ	مَحَبَّةً مِّنِّي	وَلِتُصْنَعَ	عَلٰى عَيْنِي
عَلَيْكَ	مَحَبَّةً مِّنِّي	وَلِتُصْنَعَ	عَلٰى عَيْنِي	وَالْقَيْتُ
مَحَبَّةً مِّنِّي	وَلِتُصْنَعَ	عَلٰى عَيْنِي	وَالْقَيْتُ	عَلَيْكَ
وَلِتُصْنَعَ	عَلٰى عَيْنِي	وَالْقَيْتُ	عَلَيْكَ	مَحَبَّةً مِّنِّي
عَلٰى عَيْنِي	وَالْقَيْتُ	عَلَيْكَ	مَحَبَّةً مِّنِّي	وَلِتُصْنَعَ

وکلاء صحابہ کا قرآن کو پاؤں مارنا اور سورہ قل کے قاری پر لعنت کرنا

اہل سنت کی معتبر کتاب الفصل صـ۲۰۱۲ ج۴ م ابن حزم اندلسی

علی بن حمزہ نے کہا ہے کہ میں نے بعض اشعری عثمانیوں کو دیکھا کہ انہوں نے یبطع المصحف برجلہ کہ قرآن پاک کو پاؤں سے روندا ہے میں نے اس کو کہا ہے کہ تیرے لیے ویل ہے یہ قرآن ہے۔ اس نے کہا کہ یہ تو صرف سیاہ رنگ کے حروف ہیں نیز ایک اشعری عثمانی نے کہا کہ جو شخص سورہ اخلاص کو کلام اللہ کہے اس پر خدا لعنت۔ نوٹ شیخین کی تعلیمات کی برکات ہیں کہ قرآن کو آگ لگانے اور پاؤں سے روندنے سے سنیت کا کچھ نہیں بگڑتا۔

فتنہ اور اختلاف کی بیماری کا اصحاب کی طب میں مجرب علاج قرآن

جلانا ہے اور اس نسخہ کا موجد بقراط صحابہ حضرت امیر عثمان ہے

روضۃ الاحباب کی عبارت } صـ۲۲۹ ج۲ وامر کرد ما سوائے آن مصاحف را از مصحف غرق یا حرق نمودند رعایۃ لسد باب الاختلاف،

ترجمہ، جو مصاحف عثمان نے خود تیار کروائے تھے آرڈر دیا کہ انکے علاوہ جو تھے وہ غرق کر دیئے گئے، یا جلا دیئے گئے، اور یہ قرآن جلائے گئے تھے، دروازہ اختلاف کو بند کرنے کی خاطر،

ریاض النضرہ کی عبارت } الخامسۃ عشرۃ وھی احراق مصحف ابن مسعود فلیس ذالک الا دواء لفتنۃ کبیرۃ لکثرۃ ما فیہ من الشذوذ المنکر الخ

ترجمہ، عثمان پر اعتراض صـ۱۵ یہ تھا کہ اس نے عبد اللہ بن مسعود کا قرآن جلایا تھا، اس کا جواب یہ ہے کہ ایک بہت بڑے فتنہ کے علاج کے لئے عثمان نے ایسا کیا تھا کیونکہ اس کے قرآن میں شاذ منکر زیادہ تھا،

نوٹ، کیا کہنا اس جالینوس صحابہ حضرت عثمان کا اسلام کی بیماری کا جو علاج معاذ اللہ خدا اور رسولؐ اور ابوبکر و عمر کی سمجھ میں نہ آیا وہ عثمان کے ذہن میں فوراً آگیا، ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں، کہ ابن مسعود بھی تو صحابی تھا اور اس نے قرآن میں اتنی تو تبدیلی کر لی تھی، کہ عثمان کو اسکا قرآن جلانا پڑا تھا پس قرآن کے حق میں یا ابن مسعود گستاخ تھا یہ عثمان، قرآن جلانا گستاخی ہے اور توہین قرآن ہے، اور بے ادبی ہے اور یہ تمام امور عثمان نے کئے تھے،

اہلسنت علماء کا اعلان کہ شیعہ کا عقیدہ تحریف بالکل نہیں ہے

اس اعلان سے ہم شیعوں کی سچائی کا پورے عالم میں ڈنکا بج گیا ہے

سنی عالم شیخ محمد المدنی نے کلمۃ الاسلام میں اور سنی عالم شیخ رحمت اللہ نے اپنی کتاب اظہار حق میں اور سالم البہنساوی نے اپنی کتاب السنۃ میں اور امام اہلسنت شیخ غزالی نے اپنی کتاب دفاع میں اور عبد العزیز نے اپنے تحفہ میں اور شیخ عبد الحق سنی نے مقدمہ تفسیر حقانی میں اور غلام دستگیر سنی نے رسالۃ البرہان میں اور عبد الغنی سنی نے مذہب اسلامیہ میں اور حافظ محمد اسلم نے تاریخ القرآن میں اور علامہ پرویز نے اپنی مذاہب عالم میں یہ لکھا ہے،

کہ اہل تشیع قرآن پاک میں تحریف کے قائل نہیں ہیں، اور اہل سنت علماء کی یہ گواہی ہم شیعہ مسلمانوں کی فتح عظیم ہے، اور اس سے ہمارے مخالف کا سر جہنم واصل ہونے تک جھکا رہے گا اور ہمارے مولا علی کی ایک یہ بھی کرامت ہے کہ ہم شیعوں کے مخالف کو خداوند عالم اس کے اپنے پیر بھائیوں کے قلم سے جھوٹا ثابت کرواتا ہے اور اب ہم علماء اہلسنت کی کتابوں سے عبارات پیش کر کے ہر مصنف کو دیانت وانصاف کا واسطہ دیکر دعوت فکر دیتے ہیں کہ عقیدہ تحریف کی ہماری طرف نسبت دینے یا نفی کرنے والے دونوں قسم کے سنی علماء میں سے ایک تو یقیناً جھوٹا ہے،

سنی علامہ شیخ رحمت اللہ کی زبان پر شیعوں کے حق میں کلمہ حق

جاری ہو گیا کہ شیعہ مسلمان قرآن میں تحریف کے قائل نہیں ہیں

اہل سنت کی معتبر کتاب اظہار حق ص۸۹ ج۲ تالیف شیخ رحمت اللہ منقول از مع الخلیب فی خطوطہ العریضہ، از لطف الصافی

القرآن المجید عند جمہور علماء الشیعۃ الامامیۃ الاثناعشریہ محفوظ عن التغییر والتبدیل ومن قال منھم بوقوع النقصان فیہ فقولہ مردود غیر مقبول عندھم

ترجمہ، شیعہ امامیہ اثنا عشریہ کے بزرگ علماء کے نزدیک قرآن ہر قسم کی تغیر اور تبدیلی سے محفوظ ہے اور اگر ان میں سے کوئی کمی آیات قرآن پاک کا دعویٰ کرے تو اس کا قول شیعوں کے ہاں مردود ہے قبول نہیں ہے

سنی علماء کا اقرار کہ شیعوں کے ہاں قائل تحریف کافر ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب السنۃ المفتری علیہا ص۶۰ از سالم البنہاوی جو قرآن ہم اہل سنت کے پاس موجود ہے بالکل وہی شیعہ مساجد اور گھروں میں موجود ہے،

ص۲۹۳ فقہ جعفریہ اثنا عشریہ اس قرآن مجید میں تحریف کے قائل کو کافر سمجھتا ہے جن کے بارے میں صدر اسلام سے لے کر آج تک امت کا اجماع ہے،

نوٹ، سنی عالم نے گواہی دی ہے کہ قائل تحریف پر شیعہ لوگ تکفیر کے پھول نچھاور کرتے ہیں اور جتنی آیات والے قرآن سنی مساجد میں تلاوت ہوتے اتنی ہی آیات والے قرآن شیعہ مساجد میں تلاوت ہوتے ہیں،

امام اہل سنت شیخ غزالی کا فتویٰ کہ مسئلہ تحریف قرآن بے ایمان لوگوں نے شیعوں کو بدنام کرنے کیلئے گھڑا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب دفاع عن العقیدۃ الشریعۃ منذ مطاعن المستشرقین ص۲۵۶ مولف شیخ غزالی

میرے پاس عوام میں ایک شخص غضبناک حالت میں آیا اور پوچھا کہ شیخ ازہر نے یہ فتویٰ کیسے دیا ہے، کہ مذہب شیعہ بھی اسلامی مذہب میں سے ہے، میں نے کہا آپ شیعہ کے بارے میں کیا جانتے ہیں، تھوڑی دیر خاموشی کے بعد اس نے کہا وہ ہمارے دین پر نہیں ہیں میں نے اس سے کہا، مگر ان کو نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے میں نے دیکھا ہے، جیسے ہم لوگ نماز، روزہ کرتے ہیں، اس شخص نے تعجب سے کہا، کیسے؟ میں نے اس سے کہا، آپ کے لئے اور زیادہ تعجب کی بات یہ ہے، کہ وہ قرآن بھی پڑھتے ہیں اور رسول اللہ کی تعظیم بھی کرتے ہیں اور حج بھی کرتے ہیں، اس نے کہا، میں نے سنا ہے، ان کا کوئی اور قرآن ہے وہ لوگ کعبہ کی توہین کرنے کیلئے مکہ جاتے ہیں، میں نے اس آدمی سے کہا تو معذور ہے، ہم میں سے بعض لوگ ایک دوسرے کو بدنام کرنے کیلئے ایسی باتیں کرتے ہیں

نوٹ، حق کا بول بالا ہے، چونکہ ہم شیعہ خیرالبریہ ہیں اس لئے خدا نے ہمارے حق میں سنیوں کے امام سے گواہی دلوا کر ہمارے مخالف کو ذلیل و خوار فرمایا ہے،

شاہ عبدالعزیز سنی کی گواہی کہ تمام روایات شیعہ امامیہ سے یہ ثابت ہے کہ ائمہ اہلبیتؑ اسی قرآن کو پڑھتے اور اس کا حکم دیتے تھے

اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص۱۳۹ باب ۵ عقیدہ دہم

عبارت: پس در جمیع روایات امامیہ موجود است کہ ہمہ اہلبیتؑ ہمیں قرآن را میخواندند و بعام و خاص و دیگر وجوہ نظم او تمسک میکردند، و بطریق استشہاد ے آوردند و آیات او را تفسیر ے کردند و تفسیرے کہ منسوب است بامام حسن عسکریؑ ہمین قرآن ست لفظاً بلفظ و صبیان و جواری و حدم و اہل و عیال خود را ہمین قرآن تعلیم میفرمودند و بخواندن آں در نماز امر میکردند و بنا براین امور شیخ ابن بابویہ در کتاب الاعتقادات خود انکار این عقیدہ کاذبہ و ست بردار شدہ و فارغ خطی دادہ از این جہت اگر او را صدوق نامند بجا ست،

ترجمہ، اور شیعہ امامیہ کی تمام روایات میں موجود ہے، کہ تمام ائمہ اہلبیتؑ اسی قرآن کو پڑھتے تھے، اور عام و خاص کے ساتھ اور دوسرے وجوہ میں وہ اسی قرآن سے تمسک کرتے تھے، اور استشہاد کے وقت بھی وہ اسی قرآن کی آیات کو پیش فرماتے تھے، اور اسی قرآن کی آیات کی وہ تفسیر بھی فرماتے تھے، اور حضرت امام حسن عسکریؑ کی طرف جو تفسیر منسوب ہے، وہ بھی لفظ لفظ اسی قرآن کی تفسیر ہے، اور شیعوں کے امام اپنے بچوں کو اپنے غلاموں اور کنیزوں کو اور اپنے تمام اہل و عیال کو اسی موجودہ قرآن کی تعلیم دیتے تھے، اور نماز میں انکو اسی قرآن کے پڑھنے کا حکم دیتے تھے، اور انہیں امور کی وجہ سے

شیخ ابن بابویہ نے اپنی کتاب الاعتقادات میں آیات قرآنی میں کمی کے جھوٹے عقیدہ سے ہاتھ اٹھایا ہے، اور اسی وجہ سے اگر انکو صدوق کہا جاتا ہے، تو بجا ہے، نوٹ، یہ اہلسنت کا مناظر اعظم ہے، اور ہم شیعوں کی مخالفت میں اس نے کتاب تحفہ لکھی ہے، مگر خداوند عالم کا اس کو دور کر کے ہمارے حق میں اس کے قلم سے کچھ لکھوا لینا یہ ہم شیعوں کی فتح مبین ہے، کیونکہ اس عبدالعزیز نے اپنی دوسری برادری کی طرح عقیدہ تحریف کا ہم پر جھوٹا الزام لگایا، اور خدا نے اس کو اس طرح ذلیل فرمایا ہے، کہ اس جھوٹے الزام سے ہماری برائت کو خدا نے اسی کے قلم سے لکھوایا،

شیخ عبدالحق دہلوی سنی کی گواہی کہ شیعہ کمی آیات قرآن کا عقیدہ نہیں رکھتے یہ بھی ہم شیعوں کی فتح مبین ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب فتح المنان مقدمہ تفسیر حقانی ج ۱ ص ۶۳ سطر ۱۰ طبع شیخ غلام علی لاہور ۱۳۰۶۴ھ

آج تک سلف سے لے کر خلف تک کوئی محقق شیعہ بلکہ کوئی اہل اسلام بھی یہ عقیدہ (کہ قرآن میں کمی و زیادتی و تحریف ہوئی ہے) نہیں رکھتا، چنانچہ علماء شیعہ اس خیال کی برأت اپنی کتابوں میں بڑی شد و مد سے کرتے ہیں شیخ صدوق ابوجعفر محمد بن علی بابویہ اپنے رسالہ عقائدیہ میں لکھتے ہیں، کہ جو قرآن کہ اللہ نے حضرت کو دیا تھا، وہی ہے، جو اب لوگوں کے پاس موجود ہے، نہ اس میں کچھ کم ہوا ہے نہ زیادہ ـــ

تفسیر مجمع البیان میں جو کہ شیعہ کے نزدیک معتبر تفسیر ہے، سید مرتضٰی لکھتے ہیں، کہ جو قرآن کہ عہد پیغمبرؐ میں تھا، وہی اب بھی ہے، بلا تفاوت قاضی نور اللہ شوشتری اپنی کتاب مصائب النواصب میں لکھتے ہیں، کہ یہ بات جو شیعہ کی طرف منسوب کی جاتی ہے، کہ وہ قرآن میں تغیر و تبدل کے قائل ہیں، محض غلط ہے، محققین شیعہ میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں اور جو کوئی کہے اس کا کیا اعتبار ہے،

ملا صادق شرح کلینی میں لکھتے ہیں، یہ قرآن اس طرح امام مہدیؑ تک سالم رہے گا، محمد بن حسن عاملی لکھتے ہیں، جو روایات پر ذرا بھی غور کرے گا، یقینی طور پر جان جاوے گا، قرآن مجید میں بچند وجوہ کمی و زیادتی ناممکن ہے، اور بالفرض کوئی صاحب یہ عقیدہ بھی رکھے تو ہم اسے دو وجہ سے قائل کرتے ہیں،

یا یہ کہ ائمہ اہلبیتؑ اور بنی ہاشم بالخصوص آل علیؑ اور خود حضرت علیؑ اور بنی فاطمہؑ نے کیوں اپنے مصاحف کو محفوظ نہ رکھا؟ بعد سے شیعہ ہی میں وہ قرآن مروج ہوتا اور مستعمل ہوتا اور اگر ظاہراً اسے نہ رکھتے چھپا ہی کے رکھتے، ورنہ حفظ ہی کے طور متواتر رکھتے بلکہ اصل حمیت اسلام تو یہ تھی، اس خیانت قرآن کے بارے میں مخالفین کو علی رؤس الاشہاد فضیحت کرتے اول تو جس طرح کچھ نہ کچھ لوگ ہر زمانہ میں انکے ساتھ ہوتے رہے ہیں، اس وقت بھی ہوتے ورنہ بنی ہاشم تو ضرور ساتھ دیتے اور اگر کوئی ساتھ نہ دیتا، تو خدا تو ساتھ ضرور ہی دیتا کہ جس نے

قریش کے مقابلہ میں تنہا، بے بس، بے زر یعنی سید المرسلینؐ کی مدد کی اور رسالے زمین پر اس کا مذہب پھیلا دیا ہے، ورنہ خبر جس طرح امامت اور ریاست کے بارے میں نوبت بشہادت پہنچی، اس خاص دینی کام کے لئے پہنچتی تو کیا تھا،

مولانا علام دستگیر آنجہانی سنی کی گواہی کہ شیعہ کمی آیات کا عقیدہ نہیں رکھتے ہیں یہ بھی ہم شیعوں کے سچے ہونے کا ایک ٹھوس ثبوت ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب رسالہ برہان ص۵ طبع لاہور

پھر پادری صاحب شیعہ کی طرف سے قرآن کا تغیر و تبدل نقل کرتے ہیں یہ بھی بے اصل بات ہے کیونکہ شیعہ کی معتبر کتاب سے مثل تفسیر مجمع البیان تفسیر صافی، صراط مستقیم و مصائب النوائب و رسالہ اعتقادیہ شیخ صدوق وغیرہ سے ثابت ہے کہ محققین شیعہ کے نزدیک قرآن اتنا ہی ہے جو دفتین میں منقول، مسطور اور مسلمانوں میں مشہور ہے کچھ کمی اور تغیر و تبدل اسمیں نہیں ہوا ہے،

نوٹ۔ شیعیان علیؑ کے خلاف چونکہ وکلاء صحابہ تو غو کرتے ہیں پس خدا نے ان کا اپنے ہی علماء کے ہاتھوں خانہ خراب کیا ہے اور تکذیب کا جوتا انکے منہ پر مارا ہے،

عبدالغنی سنی کشمیری کی گواہی کہ کمی آیات قرآن کی نسبت شیعوں کی طرف دینا یہ جہلا کی گپ ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب مذہب اسلامیہ ص۴۷۴ طبع لاہور

اثنا عشریہ کمی بیشی کے قائل نہیں اور یہ جو مشہور ہے کہ شیعہ اثنا عشریہ کہتے ہیں کہ صحابہ نے دس پارے قرآن مجید کے گم کر دیئے اور بعض شیعہ سورہ حسنینؑ اور سورہ فاطمہؑ، سورہ علیؑ پڑھا کرتے ہیں یہ جہلا کی گپ ہے آج تک سلف سے خلف تک کوئی محقق اثنا عشری یہ عقیدہ نہیں رکھتا،

حافظ محمد اسلم سنی جیپوری کا اعلان کہ شیعہ علماء تحریف کے قائل نہیں اور ان علماء کا یہ قول تقیہ پر بھی مبنی نہیں ہے،

اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ القرآن ص۶۲ تا ص۶۷ ب شیعہ اور قرآن ایمان بالقرآن کے بارے علماء شیعہ کے اقوال لکھنے کے بعد فرماتے ہیں کہ یہ ان علماء شیعہ کے اقوال ہیں جو اہل تشیع میں مقبول ہیں اور انکے بارے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ان لوگوں نے تقیہ سے کہا کیونکہ ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہوں نے اہل سنت کی تردید میں رسائل لکھے ہیں، انکے بارے تقیہ کا گمان نہیں کیا جا سکتا اور ابو جعفر قمی کی کتاب الاعتقاد اور ملا محسن کی تفسیر صافی یہ دونوں کتابیں شیعہ کے نصاب درس میں داخل ہیں اسلئے یہ خیال نہیں ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے فرقہ کے خلاف اپنے فرقہ کو تعلیم دیتے تھے،

غلام احمد پرویز کی گواہی کہ قرآن میں تحریف کے بارے شیعوں کا عقیدہ نہیں ہے

وکلاء صحابہ کی مایۂ ناز کتاب مذاہب عالم کی آسمانی کتابیں ص۱۴۴ مطبوعہ اسلام ٹرسٹ ۲۵ بی گلبرگ ۲ - لاہور ،،

شیعہ حضرات کا اعتراف عام طور پر کہا جاتا ہے کہ شیعہ حضرات موجودہ قرآن کو غیر محرف نہیں مانتے وہ کہتے ہیں کہ قرآن میں ردوبدل ہوا ہے لیکن اب شیعہ حضرات کے بعض مجتہد اس حقیقت کا اعلان کر رہے کہ قرآن میں کسی قسم کا ردوبدل نہیں ہوا، مثلاً شیعی دنیا کے نامور فاضل شیخ محمد حسین الکاشف الغطاء کی کتاب اصل الشیعہ واصولہا کا اردو ترجمہ اصل واصول شیعہ رضا کار بک ڈپو لاہور نے شائع کیا تھا، اس میں وہ لکھتے ہیں وہ کتاب جو اس وقت مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے یہ وہی ہدایت نامہ ہے، جسے پروردگار عالم نے معجزہ بنا کر نازل کیا اور اس کے ذریعے احکام دین کی تعلیم دی نہ اس میں کوئی کمی ہوئی نہ زیادتی، مسلمانوں میں جو لوگ تحریف کے قائل ہیں وہ خطا پر ہیں، کیونکہ اس اعتقاد سے نص قرآنی "انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون" کی تردید ہوتی ہے،

وکلاء صحابہ کی توپ کا شیعوں کے خلاف ایک یہ گولا بھی ہے

کہ شیعہ ایمان بالقرآن کے مسئلہ میں تقیہ کرتے ہیں اور بان چھڑواتے ہیں

ارباب انصاف وکلاء صحابہ مذہب اہل بیت سے لوگوں کو نفرت دلانے کے لئے یہ جھوٹ بھی بولتے ہیں کہ چونکہ موجود قرآن اصحاب ثلثہ کا جمع کردہ ہے اس لئے شیعہ اپنی جماعت کو یقین دلاتے ہیں کہ اصل قرآن اور ہے لیکن اگر مناظرہ کا چیلنج کیا جائے تو تقیہ کے طور پر کہہ دیتے ہیں کہ ہمارا اسی قرآن پر ایمان ہے اب ہم وکلاء ثلثہ کے اس اعتراض کا جواب دیکر ہر منصف کو دعوت فکر دیتے ہیں،

بلا تقیہ ہم شیعہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا اسی قرآن پر ایمان ہے

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے اور مکر وفریب کا انجام رسوائی ہے ہمارے اوپر یہ تہمت ہے اور ہمارے خلاف یہ جھوٹا پراپیگنڈہ ہے کہ ہم شیعہ خیر البریہ موجودہ قرآن کو نہیں مانتے اور اس پر ہمارا ایمان نہیں ہے، ہمیں قسم ہے رب ذوالجلال کی، ہمارا اسی قرآن موجودہ پر ایمان ہے، اور قرآن کامل ہے، نہ اس میں کسی قسم کی کمی ہے اور نہ ہی کوئی زیادتی ہے ہم نمازیں اور دیگر عبادات میں اور اپنے موتی کو ایصال ثواب میں اسی قرآن کو پڑھتے ہیں، ہمارے گھروں میں اور ہماری مساجد میں اور ہمارے امام بارگاہوں میں ہمارے، مدارس میں وہی قرآن پڑھا اور پڑھایا جاتا ہے جو اہل سنت کی مساجد میں موجود ہے،

مسئلہ ایمان بالقرآن میں ہمارے خلاف تقیہ کا دعویٰ کرنے والا جھوٹا ہے

تقیہ کا معنی ہے اپنی جان کی حفاظت کی خاطر کسی امر شرعی کو چھپانا اور اس وقت ہم شیعہ خیر البریہ کی جان کو کوئی خطرہ نہیں ہے، اور مسئلہ ایمان بالقرآن میں تو کسی بھی دور میں شیعوں کو کوئی خطرہ نہیں رہا، بس یہ بات ہمارے مخالف کی بالکل لغو اور فضول ہے کہ اندر سے ہم قرآن کو نہیں مانتے یا اس میں کمی آیات کا ہم عقیدہ رکھتے ہیں، اور اہل سنت سے ڈرتے ہوئے باہر سے ہم شیعہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم قرآن کو مانتے ہیں اہمیں قسم ہے رب ذوالجلال کی کہ ہمارا ظاہر اور باطن ایک ہے اور جس قرآن کو اہل سنت مانتے ہیں، ہم شیعہ بھی اسی قرآن کو ملتے ہیں اور اس اقرار اور قسم میں ہم نے کوئی تقیہ نہیں کیا ہے، اور اگر تسلی نہیں ہوئی تو ہم اس طرح عرض کرتے ہیں کہ غاصبان خلافت سے اظہار نفرت میں ہم نے کبھی تقیہ نہیں کیا اور حضرت علیؑ کے خلاف بغاوت کرنے اور جنگ کرنے والوں کو برملا ظالم کہنے میں ہم نے کبھی تقیہ نہیں کیا اور جن لوگوں نے نبی کریمؐ کی بیٹی کا حق کھایا ہے ان کو غاصب سمجھنے میں ہم نے کبھی تقیہ نہیں کیا یزید لعین اور اس کے ظالم باپ کو علانیہ برا کہنے میں ہم نے کبھی تقیہ نہیں کیا، پس اسی طرح ایمان بالقرآن کے مسئلہ میں بھی ہم نے کبھی تقیہ نہیں کیا حضرت علیؑ کی خلافت بلافصل کے اعلان میں ہم نے کبھی تقیہ نہیں کیا ثلاثہ کی خلافت کے ابطال میں ہم نے کبھی تقیہ نہیں کیا، آخر ہمیں کیا مجبوری ہے کہ اس مسئلہ میں ہم تقیہ کرتے ہیں۔

شیعیان علیؑ کا قرآن پاک پر ایمان اعلیٰ درجہ کا ہے

یاایھا الذین آمنوا آمنوا باللہ و رسولہ والکتب الذی نزل علی رسولہ، پ ۵ س نساء آیۃ نمبر ۱۳۶

ترجمہ، اے ایمان والو تم اللہ پاک کی ذات پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اپنے رسولؐ پر خدا تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے ایمان لاؤ

شیعیان علی اس مذکورہ حکم ربانی کی مکمل اطاعت کرتے ہیں

ارباب انصاف خدا تعالیٰ کا حکم ہے جو کتاب یعنی قرآن حق تعالیٰ نے اپنے رسولؐ پر نازل فرمائی ہے اس پر ایمان لاؤ اور ہم شیعیان علیؑ اس قرآن پر ایمان لائے ہیں اور وہ قرآن جس پر ہم ایمان لائے یہ بعینہ وہی قرآن ہے جو اہل سنت نماز تراویح میں پڑھتے ہیں جو قرآن اہل سنت کی مساجد میں رکھا ہے وہی قرآن اہل تشیع کی مساجد میں رکھا ہے اور یہ بہتان ہے کہ شیعہ ایمان بالقرآن کے دعویٰ میں تقیہ کرتے ہیں ہمیں قسم ہے رب ذوالجلال کی اس دعویٰ میں تقیہ نہیں کرتے جس قرآن کو اہل سنت مانتے ہیں ہم بھی اسی قرآن کو مانتے ہیں اور اس قرآن میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں ہوئی ہے اور جو روایات کتب شیعہ میں اس قسم کی ہیں کہ ان سے یہ شبہ پڑتا ہے کہ قرآن میں آیات کم کی گئی ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس قسم کی روایات اہل سنت کی کتب میں بھی ہیں اگر اس قسم کی روایات کسی مذہب کی کتابوں میں ہیں اور وہ ان کی وجہ سے کافر ہے تو پھر اس کفر کا تاج مخالف کو بھی مبارک ہو،

شیعان علیؑ کے مؤمن اور مسلم ہونے کا قرآن سے ثبوت

آیۃ نمبر ۱ انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ و رسولہ ثم لم یرتابوا وجاھدوا باموالھم وانفسھم فی سبیل اللہ اولٰئک ھم الصادقون پ۲۶ الحجرات آیہ نمبر ۱۵

ترجمہ، مؤمن وہی لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ ایمان لائے ہیں اور پھر شک نہیں کیا اور اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کیا ہے اور وہی لوگ سچے ہیں،

نوٹ، ارباب انصاف اس آیۃ میں خدا تعالیٰ نے تین چیزوں کو معیار ایمان قرار دیا ہے نمبر ۱ خدا اور رسولؐ پر ایمان لانا اور رسول اللہ پر ایمان لانے میں اس کتاب پر "قرآن" پر ایمان لانا ضروری ہے، نمبر ۲، ایمان کے بعد پھر توحید و رسالت میں شک نہ کرے، نمبر ۳، مال اور جان سے جہاد بھی کرے، ہم شیعہ خیر البریہ ہیں یہ تینوں شرطیں موجود ہیں، ہم توحید، نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو کچھ نبی کریمؐ نے خبر دی ہے خواہ وہ قرآن ہے یا غیر اس پر مکمل ایمان رکھتے ہیں، اور ایمان کے بعد توحید و نبوت میں شک بھی نہیں کیا اور راہ خدا میں کفار اور منافقین سے جہاد بھی کیا ہے،

پس قرآنی فیصلہ کے مطابق ہم مؤمنین ہیں اور ہمارے خلاف یہ جھوٹا پراپگنڈہ ہے کہ آیات قرآن میں ہم کمی کا عقیدہ رکھتے ہیں، ہمیں قسم ہے خدا تعالیٰ کی قرآن میں ہم کسی قسم کی کمی کا عقیدہ نہیں رکھتے اور جن روایات سے کمی آیات کا شبہ پڑتا ہے، وہ دکلاء صحابہ کی کتب میں بھی موجود ہیں اور جس طرح تاویل کا وہ سہارا لیتے دوسرے لوگ بھی سہارا لے سکتے ہیں،

شیعان علیؑ کی طرف سے تاج المفسرین کا اعلان کہ انکے عقیدہ میں قرآن مجید میں کسی آیت کی کمی یا زیادتی نہیں ہوئی ہے،

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون، الحجر ۱۳

تحقیق ہم نے ذکر "یعنی قرآن"، کو نازل کیا ہے اور ہم اسکی حفاظت کرنے والے ہیں،

تفسیر صافی کی عبارت — وانا لہ لحافظون، من التحریف والتغییر والزیادۃ والنقصان،

ترجمہ، اور تحقیق ہم اس کی (قرآن کی) حفاظت کرنے والے ہیں، تحریف سے تغییر سے زیادتی سے اور نقصان سے،

نوٹ، ارباب انصاف ہم شیعان علیؑ خدائے ذوالجلال کی قسم کھا کر بغیر کسی تقیہ کے اعلان کرتے ہیں کہ ہم شیعہ خیر البریہ اللہ پاک کی وحدانیت پر اور محمد مصطفےؐ کی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو کچھ محمدؐ پر بھی خواہ وہ قرآن ہے یا غیر قرآن ہے، ایمان رکھتے ہیں، اور اس موجودہ قرآن کو ہم کامل سمجھتے ہیں، اسکی آیات میں نہ ہی کمی کی گئی ہے اور نہ ہی زیادتی کی گئی ہے اور آیات قرآن میں کمی کے عقیدہ کی ہماری طرف نسبت دینے والے جھوٹے ہیں اور ہمارے اس دعوئی میں ہماری طرف تقیہ کی نسبت دینے والے بھی جھوٹے ہیں، اور شیعہ کتب میں وہ روایات جو موہم تحریف ہیں، وہ مثل ان روایات کے ہیں جو سنی کتب میں ہیں، اور موہم تحریف ہیں،

اہل تشیع کا عقیدہ ہے کہ موجودہ قرآن کامل ہے اور اسکی آیات میں نہ ہی کمی ہوئی ہے اور نہ ہی زیادتی ہوئی ہے

ثبوت کے لئے شیعہ کی بلند پایہ کتابیں ملاحظہ ہو۔

۱، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب اعتقادات صدوق ص۹۳ محمد بن علی قمی

۲، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب اوائل المقالات ص۵۵ علامہ الشیخ مفید

۳، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب تفسیر مجمع البیان ص ج۱ ابو علی طبرسی

۴، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب کشف الغطاء ص م الشیخ جعفر کاشف الغطاء

۵، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب تفسیر التبیان ص۳ ج۱ م ابو علی طبرسی

۶، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب تفسیر الاء الرحمٰن ص ج محمد جواد ۔ البلاغی

۷، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب تفسیر المیزان ص۱۰۴ ج۴ از محمد حسین طباطبائی

۸، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب تفسیر البیان ص۲۰۰ خوئی

۹، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب تفسیر صافی ص ج۲ ملا محسن فیض کاشانی

۱۰، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب الاشارات ص علامہ محمد الکلباسی

۱۱، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب اصل الشیعہ واصولہا ص محمد حسین کاشف الغطاء

۱۲، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب الفصول المہمہ ص عبد الحسین شرف الدین

۱۳، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب نفحات الرحمٰن ص م شیخ محمد النہاوندی

۱۴، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب رسالہ فی حفظ الکتاب الشریف عن شبہۃ القول بالتحریف م ۔ علامہ محمد حسین الشہرستانی

۱۵، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب رسائل طرابلسیات

۱۶، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب سعد السعود ص۱۴۱ سید ابن طاؤس

۱۷، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب فوائد الاصول ص سید مہدی طباطبائی

۱۸، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب کشف الارتیاب فی رد فصل الخطاب

۱۹، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب بحر الفوائد ص

۲۰، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب تنقیح المقال ، شیخ مامقانی

۲۱، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب مقدمہ تفسیر قرآن ، سید علی نقی

۲۲، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب کشف الاسرار ، امام خمینی

۲۳، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب النقد اللطیف فی نفی التحریف

۲۴، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب کشف عبد الحسین

۲۵، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب المدخل فی التفسیر ، استاد فاضل

۲۶، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب رد فصل الخطاب ، ص شیخ محمود

۲۷، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب تفسیر جامع ص۲۷ مقدمہ

۲۸، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب تفسیر القرآن لعبد اللہ شبّر

۲۹، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب عقائد امامیہ ص۸۵ شیخ محمد رضا مظفر

۳۰، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب منہج الصادقین ص۵ علامہ فتح اللہ کاشانی

۳۱، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب تفسیر آیۃ الکرسی ص۳۳۲ از صدر الدین شیرازی

۳۲، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب مناقب آل ابی طالب ص۱۹ ج۱

۳۳، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب المجلی ص۳۰۲ از ابن ابی جمہور احسائی

۳۴، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب تفسیر لوامع التنزیل ص۲۳ پارہ ۱۴ از ضیاء حائری

۳۵، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب شرح وافیہ ص۵۲ ط لکھنؤ از ملا عبد اللہ خراسانی

۳۶، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب بحر الفوائد ص۹۹ از محمد حسین آشتیانی

۳۷، اہل تشیع کی مایہ ناز کتاب — قوانین الاصول ص۳۱۵ از علامہ ابوالقاسم
۳۸، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب — مصائب النواصب ص از نوراللہ شوشتری
۳۹، اہل تشیع کی مایہ ناز کتاب — انیس الاعلام ص۲۸ از محمد صادق طہرانی
۴۰، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب — کلم الطیب ص۲۹۱ از عبدالحسین طیب
۴۱، اہل تشیع کی مایہ ناز کتاب — تفسیر نونے ص
۴۲، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب — تفسیر اصفی ص
۴۳، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب — مبانی الاستنباط ص۲۳۴
۴۴، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب — شرح باب حادی عشر ص۴۰
۴۵، اہل تشیع کی مایہ ناز کتاب — کفایۃ الموحدین ص۵۲۴ / ۱۱۰
۴۶، اہل تشیع کی مایۂ ناز کتاب — حق الیقین شبر ص۱۴۶ ج ۱
۴۷، اہل تشیع کی مایہ ناز کتاب — صراط مستقیم ص۴۴ ج ۱

رہبر شیعان جہاں شیخ ابوجعفر محمد بن علی بن بابویہ قمی کا اعلان کہ موجودہ قرآن میں کمی آیات کے عقیدہ کی جو شخص شیعوں کی طرف نسبت دے وہ جھوٹا ہے

کتاب اعتقاد کی عبارت } اعتقادنا فی القران الذی انزلہ اللہ تعالیٰ علی نبیہ محمد ھو ما بین الدفتین وھو ما فی ایدی الناس لیس باکثر من ذالک۔ الی ان قال ومن نسب الینا انا نقول انہ اکثر من ذالک فھو کاذب۔

ترجمہ، شیخ صدوق علیہ الرحمہ اپنے رسالہ اعتقادیہ میں باب الاعتقاد فی مبلغ القرآن میں فرماتے ہیں، کہ قرآن پاک کے بارے ہمارا عقیدہ یہ ہے، کہ جو قرآن اللہ پاک نے اپنے نبی محمد مصطفےٰ پر نازل فرمایا، تھا، وہی قرآن ہے، جو دو گتوں کے درمیان لوگوں کے ہاتھوں میں اس وقت موجود ہے، موجودہ آیات سے زیادہ آیات نہیں ہیں اور جو شخص ہماری طرف یہ نسبت دے کہ ہم شیعہ موجودہ آیات سے زیادہ آیات کا عقیدہ رکھتے ہیں وہ شخص جھوٹا ہے،

رہبر شیعان جہاں شیخ ابوجعفر محمد بن حسن طوسی کا اعلان کہ شیعہ مذہب میں آیات قرآن کی کمی کا عقیدہ ہرگز نہیں ہے

تفسیر تبیان کی عبارت } اما الکلام فی زیادتہ ونقصانہ لا یلیق بہ ایضًا لان الزیادہ فیہ مجمع علی بطلانہا والنقصان منہ

ترجمہ، آیات قرآن میں کمی یا زیادتی میں کلام مناسب نہیں ہے کیونکہ آیات قرآن میں زیادتی کے عقیدہ کے باطل ہونے پر اجماع ہے اور کمی آیات کا عقیدہ بھی کوئی مسلمان نہیں رکھتا اور ہم شیعہ مسلمانوں میں بھی صحیح عقیدہ یہی ہے، کہ مقدار آیات میں کمی نہیں ہے۔

پیشوائے شیعان جہاں شیخ مفید علیہ رحمہ کا اعلان کہ قرآن پاک سے کسی سورہ یا آیت یا کلمہ کی کمی ہرگز نہیں کی گئی

اوائل المقالات کی عبارت } واما النقصان وقد قال جماعۃ من اهل الامامۃ انه لم ینقص من کلمۃ ولا من آیۃ ولا من سورۃ ولکن حذف ما کان ثبتاً فی مصحف امیر المؤمنین من تاویله وتفسیر معانیه علی حقیقۃ تنزیله الی ان قال وعندی ان هذا القول اشبه من مقال ادعی نقصان کلم من نفس القرآن علی الحقیقۃ دون التاویل والیه امیل،

ترجمہ، کمی آیات قرآن کے عقیدہ میں شیعہ امامیہ کا عقیدہ یہ ہے کہ کسی سورہ یا آیت یا کلمہ کی قرآن پاک سے کمی نہیں کی گئی۔ البتہ تاویل آیات اور انکی تفسیر کو جو مصحف امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالبؑ میں تھی اسکو حذف کیا گیا ہے، پھر شیخ مفید فرماتے ہیں، کہ ہمارے نزدیک یہی عقیدہ ہے کہ آیات میں کمی نہیں ہوئی درست ہے اور نفس قرآن میں کمی کا دعویٰ نادرست ہے،

امام المفسرین صاحب مجمع البیان کا اعلان کہ شیعہ مسلمانوں میں صحیح عقیدہ یہ ہے کہ آیات قرآن میں کمی نہیں ہوئی ہے

مجمع البیان کی عبارت } واما النقصان منه فقد روی جماعۃ من اصحابنا وقوم من حشویۃ اهل السنۃ ان فی القرآن نقصانا والصحیح من مذهبنا خلافه، وهو الذی نصره المرتضیٰ رح

ترجمہ، امین الاسلام ابو علی طبرسی فرماتے ہیں، کہ ہمارے اصحاب سے کچھ لوگوں نے اور اہل سنت سے کچھ لوگوں نے آیات قرآن میں کمی روایات کو نقل کیا ہے اور ہم شیعوں میں صحیح مذہب یہ ہے کہ قرآن میں کمی نہیں ہوئی ہے،

رئیس الفقہاء شیخ جعفر کاشف الغطاء کا فرمان کہ آیات قرآن میں کمی نہ ہونے پر ہر زمانہ میں شیعوں کے بڑے علماء کا اجماع ہے،

کشف الغطاء عن مبهمات الشریعۃ الغراء } البحث الثامن فی نقصه لا ریب انه محفوظ من النقصان بحفظ الملک الدیان کما دل علیه صریح القرآن واجماع العلماء فی کل زمان ولا عبرۃ بالنادر روما ورد من اخبار النقص تمنع البدیهه من العمل بظاهرها الی ان قال فلا بد من تاویلها،

ترجمہ، آٹھواں مبحث قرآن پاک کی کمی کے بیان میں اور اس میں شک نہیں ہے، کہ قرآن پاک اس نقص سے کہ اس کی آیات کو کم کیا گیا ہو محفوظ ہے، اور یہ حفاظت قرآن کو اللہ پاک کی وجہ سے حاصل ہے، اور اسی نظریہ پر شیعوں کے بلند پایہ علماء کا ہر دور میں اتفاق رہا ہے اور اخبار نقص کے طور پر عمل کرنا منع ہے اور انکی تاویل کرنا بہت ضروری ہے

علامہ شیخ بہائی کا فرمان کہ شیعہ خیر البریہ کے مذہب میں

صحیح عقیدہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں کمی اور زیادتی نہیں ہوئی

آلاء الرحمٰن کی عبارت وعن الشيخ البهائی وايضاً اختلفوا فی وقوع الزيادة و النقصان فيه والصحيح ان القرآن العظيم محفوظ عن ذالك زيادة كان او نقصانا و يدل عليه قوله تعالیٰ وانا له لحافظون وما اشتهر بين الناس من اسقاط اسم امير المومنينؑ فی بعض المواضع مثل قوله تعالیٰ يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك فی علی وغير ذالك فهو غير معتبر عند العلماء

ترجمہ، علامہ شیخ بہائی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ آیات قرآن پاک کی کمی اور زیادتی میں اختلاف کیا گیا ہے، اور شیعہ خیر البریہ میں صحیح مذہب یہ ہے کہ قرآن پاک ہر قسم کی کمی اور زیادتی سے محفوظ ہے، اور اس امر پر یہ آیت انا له لحافظون، بھی دلالت کرتی ہے، اور یہ بات جو مشہور ہے کہ قرآن پاک کے چند مقامات میں حضرت علیؑ کا نام کاٹ دیا ہے، مثلاً آیہ بلغ ما، وغیرہ میں تو یہ بات علماء کے نزدیک معتبر نہیں ہے

مجاہد اکبر علامہ شیخ محمد حسین آل کاشف الغطاء کا اعلان کہ

شیعان علیؑ کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ آیات قرآن میں کمی ہوئی ہے

اصل الشیعۃ واصولہا، ان الكتاب الموجود بين المسلمين هو الكتاب الذی انزله الله اليه للاعجاز والتحدی وانه لانقص ولا تحريف ولا زيادة فيه وعلی هذا اجماعهم

ترجمہ، کتاب خدا جو مسلمانوں میں موجود ہے یہ وہی کتاب ہے جو اللہ پاک نے اپنے نبیؐ کو معجزہ کے طور پر دی ہے اور اس میں نہ ہی کمی ہے اور نہ ہی زیادتی ہے،

مجاہد فی سبیل اللہ السید عبد الحسین شرف الدینؒ کا اعلان کہ

موجودہ قرآن میں کسی قسم کی آیت یا کلمہ کی کمی نہیں ہوئی ہے

الفصول المہمہ کی عبارت والقرآن الكريم انما هو ما بين الدفتين وهو ما فی ايدی الناس لا يزيد حرفاً ولا ينقص حرفاً ولا تبديل فيه لكلمة بكلمة ولا لحرف بحرف وكل حرف من حروفه متواتر فی كل جيل تواتراً قطعياً الی عهد الوحی والنبوة وكان مجموعاً علی ذالك العهد الاقدس مؤلفاً علی ما هو عليه الان، ترجمہ، قرآن مجید مقدار آیات میں یہی ہے جو کہ لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اور دو گتوں کے درمیان ہے، نہ اس

میں کمی ایک حرف کی کمی ہے اور نہ ہی زیادتی اور نہ ہی اس میں ایک کلمہ کی دوسرے کلمہ سے اور ایک حرف کی دوسرے حرف سے تبدیلی ہے اسکے حروف میں سے ہر ایک حرف عہد نبوی تک متواتر ہے اور جس طرح یہ اب مجموعہ ہے، اس طرح یہ عہد نبوی میں مجموعہ تھا،

تاج العلماء سید محسن امین آملی کا اعلان کہ مذہب شیعہ کا

کوئی محقق عالم قرآن پاک میں کمی کا عقیدہ نہیں رکھتا،

اعیان الشیعۃ کی عبارت } لا یقول من الامامیۃ لا قدیما ولا حدیثا ان القرآن مزید فیہ قلیل او کثیر فضلا عمن کلہم بل کلہم متفقون علی عدم الزیادۃ ومن یعتد بقولہ من محققیہم متفقون علی انہ لم ینقص منہ

ترجمہ، شیعہ امامیہ میں سے کوئی بھی قرآن پاک میں کسی آیت کی زیادتی کا عقیدہ نہیں رکھتا اور شیعوں میں جن محقق علماء کا قول کچھ حیثیت رکھتا ہے ان کا اتفاق ہے کہ قرآن میں کمی نہیں ہوئی ہے،

مفسر قرآن ملا محسن کاشانی کا اعلان کہ قرآن ہر قسم کی کمی سے محفوظ ہے،

تفسیر صافی کی عبارت } وانا لہ لحافظون، من التحریف، والتغیر والزیادۃ والنقصان،

ترجمہ، اللہ کا وعدہ ہے کہ ہم قرآن کو کمی یا زیادتی اور تغیر سے محفوظ رکھیں گے

سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کا اعلان کہ قرآن پاک میں کسی قسم کی کمی نہیں ہے

تفسیر صافی کی عبارت } فکیف یجوز ان یکون مغیرا او منقوصا مع العنایۃ الصادقۃ والضبط الشدید،

ترجمہ، سید مرتضیٰ فرماتے ہیں کہ مقام تعجب ہے کہ غرض صحیح اور ضبط شدید کے باوجود کس طرح قرآن میں کمی یا تغیر واقع ہوا ہے،

علامہ شیخ محمد رضا مظفر کا اعلان کہ موجودہ قرآن ہی منزل قرآن ہے

عقائد امامیہ کی عبارت } وھذا الذی بین ایدینا نتلوہ ھو نفس القرآن المنزل علی النبی ﷺ ومن ادعی فیہ غیر ذالک مخترق،

ترجمہ، اور یہ قرآن جو ہمارے ہاتھوں میں ہے، جس کی ہم تلاوت کرتے ہیں، یہ وہی قرآن ہے جو نبی ﷺ پاک پر نازل ہوا ہے اور جو شخص اسکے علاوہ دعویٰ کرتا ہے وہ نادان ہے، وعلی غیر ھدی، اور غیر ہدایت پر ہے

صدر الدین شیرازی کا اعلان کہ شیعوں کے عقیدہ میں قرآن محرف نہیں ہے

تفسیر آیت الکرسی کی عبارت } ان ھذا القرآن لم یغیر ولم یحرف وما دخل فیہ فساد، ترجمہ، اس موجودہ قرآن میں کوئی تغیر اور تحریف اور فساد داخل نہیں ہے،

ابن شہر آشوب کا اعلان کہ شیعوں کے عقیدہ میں قرآن میں کوئی تبدیلی نہیں ہے

مناقب کی عبارت } واتاہ الکتاب المحفوظ لا یبدل ولا یتغیر، ترجمہ، نبی پاک ﷺ کو وہ کتاب ملی ہے جو محفوظ ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہے،

ابن ابی جمہور احسائی کا اعلان کہ شیعوں کے عقیدہ میں قرآن میں کوئی تغیر نہیں ہے،

المجلی کی عبارت والباقی منہا القرآن خانہ لم یتغیر،
ترجمہ، معجزات میں سے باقی معجزہ قرآن ہے اور اس میں تبدیلی نہیں ہوئی ہے،

علامہ فتح اللہ کاشانی کا اعلان کہ شیعوں کے عقیدہ میں قرآن میں کمی اور زیادتی نہیں ہے،

منہج الصادقین کی عبارت قرآن مصون است و محفوظ از زیادت و نقصان
ترجمہ، قرآن پاک کمی اور زیادتی سے محفوظ ہے

علامہ محمد حسین طباطبائی کا اعلان کہ شیعہ عقیدہ میں قرآن کمی نہیں ہے

تفسیر میزان کی عبارت فالقرآن محفوظ بحفظ اللہ عن کل زیادۃ ونقصان
ج ۱۲ ص ۱۱۱ قرآن اللہ کی حفاظت کے ساتھ کمی اور زیادتی سے محفوظ ہے

سید عبد الحسین طیب کا اعلان کہ شیعہ عقیدہ میں قرآن میں کمی نہیں ہے

کلم الطیب کی عبارت ص ۲۲۱ جمہور علماء امامیہ متفقند برانیکہ در قرآن کو چکترین تحریف یا کم و زیادتی رردی نہ ندادہ است
ترجمہ، بلند پایہ علماء امامیہ اس عقیدہ پر اتفاق کرتے ہیں کہ قرآن پاک میں چھوٹی سی کمی یا زیادتی واقع نہیں ہوئی ہے،

شیعوں کے امام موجودہ قرآن پر خود بھی عمل فرماتے تھے اور اپنے عقیدتمندوں کو اس پر عمل کرنے کا ارشاد فرماتے تھے

اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص ۱۳۹ باب ۵ عقیدہ دہم
پس در جمیع روایات امامیہ موجود است کہ ہمہ اہل بیت ع ہمیں قرآن را میخواندند و خود و اہل عیال را ہمیں قرآن تعلیم میفرمودند، آخر تک
ترجمہ، اور شیعہ امامیہ کی تمام روایات میں موجود ہے کہ تمام ائمہ اہلبیت ع اسی قرآن کو پڑھتے تھے اور اپنے اہل و عیال کو اسی موجودہ قرآن کی تعلیم دیتے تھے اور نماز میں انکو اسی قرآن کے پڑھنے کا حکم دیتے تھے اور اسی وجہ سے ابن بابویہ نے اپنی کتاب الاعتقادات میں آیات قرآنی میں کمی کے جھوٹے عقیدہ سے ہاتھ اٹھایا اور اگر انکو اسی وجہ سے صدوق کہا جاتا ہے تو بیجا ہے
نوٹ، اہل سنت کے مناظر اعظم کی مذکورہ عبارت وکلاء صحابہ کے لئے درس عبرت ہے اور ہمارے مولیٰ علی ع کی یہ کرامت ہے کہ اس دم بریدہ سگ تثلیث سے حق تعالیٰ مذہب شیعہ کی سچائی ثابت کروا رہا ہے

حضرت علی ع نے موجودہ قرآن کو حکم بنایا تھا

اہل تشیع کی کتاب نہج البلاغہ ج ۲ ص ۲ مطبوعہ مصر
انالم نحکم الرجال وانما حکمنا القرآن، انما ھو خط مسطور بین الدفتین لا ینطق بلسان ولا بد لہ من ترجمان، ہم نے قرآن کو حکم بنایا ہے مردوں کو نہیں بنایا اور قرآن دو گتوں کے درمیان جو ہے وہی ہے،

حضرت علیؑ نے موجودہ قرآن کو دوزخ سے بچنے اور جنت میں جانے کا ذریعہ قرار دیا ہے

اہل تشیع کی تفسیر صافی ج۱ ص۲۶ مقدمہ

اہل تشیع کی کتاب احتجاج طبرسی ج۱ ص۲۲۵ احتجاج علی مہاجرین والانصار

قال علیؑ، عما کتب عمر وعثمان فاخبرنی اقرآن کلہ ام فیہ لیس بقرآن قال طلحہ۔ بل قرآن کلہ قال اخذتم بما فیہ نجوتم من النار ودخلتم الجنۃ فان فیہ حجتنا وبیان حقنا وفرض طاعتنا

ترجمہ، حضرت علیؑ نے فرمایا کہ اے طلحہ جو قرآن عمر اور عثمان نے لکھوایا ہے کیا وہ سارا قرآن ہی ہے یا اس میں غیر قرآن بھی ہے طلحہ نے کہا کہ وہ سارا قرآن ہے حضرت علیؑ نے فرمایا کہ جو احکام اس قرآن میں ہیں اگر ان پر عمل کرو گے تو جہنم سے بچ جاؤ گے اور جنت میں داخل ہو جاؤ گے، تحقیق قرآن میں ہماری امامت، ولایت کے ثبوت ہیں اور ہماری اطاعت کو فرض کیا گیا ہے، نوٹ، مذکورہ عبارت سے ثابت ہوا کہ شیعوں کا کوئی دوسرا قرآن نہیں ہے بلکہ جو قرآن عثمان نے جمع کروایا تھا حضرت علیؑ نے اس پر عمل کی تاکید فرمائی ہے

شیعوں کے امام ۳ نے احادیث کی صحت معلوم کرنے کیلئے قرآن کی طرف رجوع کا حکم دیا،

اہل تشیع کی کتاب اصول کافی ص۶۹

عن الصادق ؑ، کل شئ مردود الی الکتاب وکل حدیث لایوافق کتاب اللہ فھو زخرف. ترجمہ، ہر چیز کتاب خدا کی طرف لوٹائی جاتی ہے اور جو حدیث قرآن پاک کے مطابق نہ ہو وہ جھوٹی ہے،

اہل تشیع کے دسویں امام علی نقی ؑ کا فرمان کہ موجودہ قرآن شیعہ اور اہل سنت سب فرقوں کے عقیدہ میں برحق ہے

اہل تشیع کی کتاب احتجاج طبرسی ج۲ ص۲۵۱

ان القرآن حق لاریب فیہ عند جمیع فرقھا فھم فی حالۃ الاجماع علیہ مصیبون وعلی تصدیق ما انزل مھتدون

بلاشک تمام فرقوں کے عقیدہ میں قرآن حق ہے اور اسی پر سب کا اعتقاد ہے، نوٹ، لفظ جمیع فرقوں میں شیعان علیؑ بھی داخل ہیں اور عبارت میں لفظ قرآن سے مراد موجودہ قرآن ہے اور اسی پر شیعوں کا ایمان ہے،

شیعوں کے امامؑ کا حکم کہ موجودہ قرآن کو وسیلہ بناؤ

اہل تشیع کی کتاب مفاتیح الجنان ص۲۲۱ ذکر اعمال رمضان قرآن مجید کھول کر سامنے رکھے اور یہ دعا پڑھے اللھم انی اسئلک بکتابک المنزل وما فیہ وفیہ اسمک الاکبر،

مفاتیح ص۲۲۱ پھر قرآن کو سر پر رکھے اور یہ دعا پڑھے اللھم بحق ھذا القرآن وبحق من ارسلتہ وبحق کل مؤمن مدحتہ فیہ الخ

موجودہ قرآن پاک کی عظمت اور فضائل کے بیان میں شیعہ کتب پُر ہیں

مسلمانوں کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دیکر ہم دعوت فکر دیتے ہیں کہ وہ آنکھوں سے تعصب کا چشمہ اتار کر ہماری کتابوں کو پڑھیں اور پھر خود انصاف کریں

شیعوں کے ائمہؑ کا فرمان کہ ہر نماز کے بعد قرآن کی حقانیت کی گواہی دو

اہل تشیع کی کتاب اصول کافی ج ۲ ص ۵۴۸ کتاب الدعاء
اہل تشیع کی کتاب من لایحضرہ الفقیہ ج ۱ ص ۲۱۵
اہل تشیع کی کتاب تفسیر برہان ج ۱ ص ۵۴۵
اہل تشیع کی کتاب مفاتیح الجنان ص ۱۶ ذکر تعقیبات نماز

اصول کافی کی عبارت: اذا انصرفت من صلوٰۃ مکتوبۃ فقل، رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا وبالقرآن کتابا،

کہ جب تم نماز فریضہ سے فارغ ہو جائیں تو اس دعا کو پڑھیں کہ میں اللہ پاک کے رب ہونے اور محمد مصطفیٰ ؐ کے نبی ہونے اور اسلام کے دین ہونے پر اور قرآن پاک کے کتاب خدا ہونے پر ایمان لایا ہوں،

شیعہ اپنے میت کو قبر میں بھی موجودہ قرآن کی تلقین کرتے ہیں

اہل تشیع کی کتاب تحفۃ العوام ص ۹۴ ذکر احکام میت

وقل فی جوابہما اللہ جل جلالہ ربی ومحمد نبیی والاسلام دینی والقرآن کتابی والکعبۃ قبلتی الخ

میت کو قبر میں اتارنے کے بعد اسکو یوں تلقین کریں کہ اللہ پاک میرا رب ہے، اور محمد مصطفیٰ میرا نبی ہے اور اسلام میرا دین ہے اور قرآن میری کتاب ہے، نوٹ، ہمیں قسم ہے رب ذوالجلال کی کہ ہم مذکورہ تمام موارد میں قرآن سے مراد موجودہ قرآن لیتے ہیں اور اس میں ہم کوئی تقیہ بھی نہیں کرتے ہیں، خلاصہ، موجودہ قرآن ہی حق ہے اور اس پر ہمارا ایمان ہے،

کتاب فصل الخطاب کو شیعوں کے خلاف پیش کرنے والوں کو کتاب الفرقان کو بھی چوم کر سینہ سے لگانا چاہیئے،

ارباب انصاف اس حقیقت سے انکار نہیں ہے کہ دکلا رسمابہ شیعان علیؑ کا مقابلہ علم کے میدان میں بالکل ہی نہیں کر سکتے اور ہمیشہ شیعوں کے خلاف جھوٹے پراپگنڈہ پر ہی انکا گزارہ رہا ہے، اور مسئلہ تحریف قرآن بھی اسی انکی مکاری اور فریب کاری کی ایک کڑی ہے اور کتاب فصل الخطاب پیش کر کے وہ لوگ اپنے خانہ ساز مذہب کی ہلتی ہوئی چولوں کو بچھر لگانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں اور ان کے دہن گندیدہ سے مثل لعاب سم یہ کلمات نکلتے ہیں کہ شیعہ لوگ موجودہ قرآن میں کمی آیات کا عقیدہ رکھتے ہیں اور ان کے جواب میں ہم شیعہ خیر البریہ پہلی بات تو یہ کرتے ہیں، کہ لعنت اللہ علی الکذبین کہ ہمارا عقیدہ موجودہ قرآن میں کمی آیات کا ہرگز نہیں ہے، اور جو لوگ اس مسئلہ میں ہمارے خلاف جھوٹ بولتے ہیں ان پر خدا کی لعنت، اور دوسری بات ہم یہ کرتے ہیں کہ ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے، بے ایمانی اور مکاری سے سوائے ذلت کے اور کچھ نصیب نہ ہوگا، تمام مسلمانوں کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دیکر ہم دعوت فکر دیتے ہیں کہ وہ لوگ علامہ سیوطی کی تفسیر در منثور اور تفسیر اتقان اور مصری عالم کی کتاب الفرقان کو دیانت داری سے پڑھیں اور پھر فیصلہ کرنا ہم ان پر ہی چھوڑتے ہیں،

سنی عالم شیخ محمد المدنی رئیس جامعۃ الازہر مصر کی زبان پر شیعوں کے حق میں خدا نے کلمہ حق جاری فرما دیا ہے،

اہل سنت کی معتبر کتاب رسالۃ الاسلام ص۲۸۲ ص۳۸۲

منقول از مع الخطیب فی خطوطہ العریضۃ از لطف اللہ الصافی و اما الامامیۃ یعتقدون نقص القرآن فمعاذ اللہ وانما ھی روایات رویت فی کتبھم کما رویت مثلھا فی کتبنا واھل التحقیق من الفریقین قد زیفوھا وبینوا بطلانھا ولیس فی الشیعۃ من یعتقد ذالک

ترجمہ، شیعہ امامیہ کے بارے یہ کہنا کہ وہ آیات قرآن میں کمی کا عقیدہ رکھتے ہیں، اس جھوٹ سے پناہ بخدا۔ صرف چند روایات ہی ہیں جو انکی کتابوں میں لکھی ہیں، جس طرح کمی آیات قرآن پر دلالت کرنے والی روایات ہم سنیوں کی کتابوں میں لکھی ہیں اور دونوں مذہبوں کے علماء تحقیق نے ان روایات کو ضعیف اور باطل قرار دیا ہے، اور شیعہ امامیہ میں کوئی بھی ایسا عالم نہیں ہے جو آیات قرآن میں کمی کا عقیدہ رکھتا ہو اور اس طرح کا کوئی سنیوں میں بھی نہیں ہے،

کتاب الفرقان مصری عالم نے لکھ کر بیچارے سنیوں کے ایمان بالقرآن کا بھانڈا پھوڑ کر ہمیشہ کے لئے شرم سے انکا سر جھکا دیا

اہل سنت کی معتبر کتاب رسالۃ الاسلام ص۲۸۲ تالیف الشیخ المدنی

ولیستطیع من شاء ان یرجع الی مثل کتاب الاتقان للسیوطی

لیری فیہ امثال ھذہ الروایات التی نضرب منھا صفحا وقد الف احد المصریین فی سنۃ ۱۹۴۸ء کتابا اسمہ الفرقان حشاہ بکثیر من امثال ھذہ الروایات،

ترجمہ، شیعوں پر تحریف کی تہمت لگانے والوں کو علامہ سیوطی سنی کی تفسیر اتقان یا اس جیسی کتاب کو پڑھنا چاہئے کہ تحریف پر دلالت کرنے والی روایات کو وہ دیکھے اگرچہ ہم اس قسم کی روایات سے منہ پھیرتے ہیں اور ۱۹۴۸ء میں ایک مصری علامہ نے ایک الفرقان نامی کتاب لکھی تھی اور اسکو اہل سنت کی ایسی روایات سے بھر دیا ہے جو انکے قرآن پر انکے ایمان نہ ہونے کا ثبوت پیش کرتی ہیں،

مصری سنی عالم کو خدا نے شیعوں کے حق میں سچ بولنے پر مجبور کر دیا کہ صرف روایات کی وجہ سے شیعہ پر تحریف کا الزام غلط ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب رسالۃ الاسلام ص۳۸۲ از شیخ مدنی

فیقال ان اھل السنۃ ینکرون قداسۃ القرآن او یعتقدون نقص القرآن لروایۃ رواھا فلان او الکتاب الفہ فلان فکذالک الشیعۃ الامامیۃ انما ھی روایات فی بعض کتبھم کالروایات التی فی بعض کتبنا

ترجمہ، کسی سنی مؤلف کی کتاب یا انکی کسی روایت کی وجہ سے جس طرح سنیوں پر یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ انکا قرآن پر ایمان نہیں ہے اسی طرح کسی کتاب یا روایت کی وجہ سے شیعوں پر بھی یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ وہ آیات قرآن میں کمی کا عقیدہ رکھتے ہیں،

کتاب فصل الخطاب کی شیعہ علماء کی نگاہ میں کوئی عظمت نہیں ہے بلکہ علماء نے اس کتاب سے نفرت کا اظہار فرمایا ہے

ارباب انصاف مذکورہ کتاب کے بارے چند شیعہ علماء کے نظریات پیش کر کے ہم دیانت اور انصاف کا واسطہ دیکر ہر دانش ور کو دعوت فکر دیتے ہیں شیعہ عالم لطف اللہ الصافی اپنی کتاب الخطیب ص ۵۲ میں لکھتے ہیں کہ لم نری فی علماء الامامیہ ومشایخھم من یعتنی بکتاب فصل الخطاب و یستند الیہ الخ کہ علماء امامیہ میں کوئی بھی ایسا عالم نہیں ہے جو اس کتاب فصل الخطاب کو اہمیت دیتا ہو اور اس کتاب کی تالیف میں خطا ہی باعث بنی ہے کہ اس کتاب کا مؤلف اعتراضات کے تیروں کا نشانہ بنا ہے اور موصوف پر بہت تنقید ہوئی ہے اور خود شیعہ عالم محمد حسین شہرستانی نے اسکی رد میں یہ کتاب لکھی ہے، حفظ الکتاب الشریف عن شبہہ القول بالتحریف اور شیعہ عالم شیخ محمود طہرانی یہ کتاب کشف الارتیاب اس فصل الخطاب کے رد میں لکھی ہے، اور آغا بزرگ طہرانی نے اپنی کتاب الذریعہ حرف الفا میں لکھا ہے کہ خود فصل الخطاب کے مصنف علامہ نوری کی زبان سے میں نے سنا تھا کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے اس کتاب کا نام رکھنے میں خطا کی ہے بہتر یہ تھا کہ میں اس کا نام یہ رکھتا، فصل الخطاب فی عدم تحریف الکتاب۔

کتاب فصل الخطاب میں مؤلف نے ایسی روایات کو جمع فرمایا ہے کہ ان پر عقیدہ کے گلدستہ کو نہیں رکھا جا سکتا،

اہل تشیع کے مایہ ناز عالم علامہ محمد جواد البلاغی نے اپنی مایہ ناز کتاب آلاء الرحمن ص ۲۶ ج ۱ میں فصل الخطاب کے بارے بڑی تفصیل سے صفائی پیش فرمائی ہے اور اس کا کچھ مقدار خلاصہ یہ ہے کہ فصل الخطاب میں ایسی روایات کو جمع کیا گیا ہے کہ جن پر اہل تشیع اپنے مذہب کی بنیاد نہیں رکھتے کیونکہ وہ ایسے لوگوں سے روایات کی گئی ہیں کہ جن پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ لوگ ضعیف الحدیث ہیں فاسد العقیدہ، مضطرب الحدیث ہیں، مجہول الروایہ اور غالی اور کذاب ہیں ختم عبارہ آلاء الرحمن۔ ارباب انصاف کتاب فصل الخطاب کو شیعہ علماء کی بارگاہ میں اسی طرح شرف قبولیت حاصل نہیں ہوا، جس طرح کتاب الفرقان کو سنی علماء نے شرف قبولیت نہیں بخشا، اور اگر فصل الخطاب جیسی کتاب چونکہ شیعوں میں تصنیف ہوئی ہے، پس اس لئے شیعہ بے ایمان اور کافر ہیں۔ تو الفرقان کتاب و کلاء صحابہ میں بھی تصنیف ہوئی۔

پس وہ بھی بے ایمان اور کافر ہیں، اور اگر شیعہ کتب میں روایات مشبہ تحریف ہیں اس لئے شیعہ دین سے خارج تو ایسی روایات کتب اہل سنت میں بھی موجود ہیں، پس وہ بھی دین سے خارج ہیں،

کتاب فصل الخطاب کی شیعہ علماء کی نگاہ میں کوئی عظمت نہیں ہے بلکہ علماء نے اس کتاب سے نفرت کا اظہار فرمایا ہے

ارباب انصاف مذکورہ کتاب کے بارے چند شیعہ علماء کے نظریات
پیش کرکے ہم دیانت اور انصاف کا واسطہ دیکر ہر دانش ور کو دعوتِ فکر دیتے ہیں
شیعہ عالم لطف اللہ الصافی اپنی کتاب الخطیب ص۵۲ میں لکھتے ہیں کہ، لم
نر فی علماء الامامیہ و مشایخھم من یعتنی بکتاب فصل الخطاب و
یستند الیہ الخ کہ علماء امامیہ میں کوئی بھی ایسا عالم نہیں ہے جو اس کتاب
فصل الخطاب کو اہمیت دیتا ہو اور اس کتاب کی تالیف میں خطا ہی باعث
بنی ہے کہ اس کتاب کا مؤلف اعتراضات کے تیروں کا نشانہ بنا ہے اور
موصوف پر بہت تنقید ہوئی ہے اور خود شیعہ عالم محمد حسین شہرستانی نے
اسکی رد میں یہ کتاب لکھی ہے، حفظ الکتاب الشریف عن شبہہ القول بالتحریف
اور شیعہ عالم شیخ محمود طہرانی نے کتاب کشف الارتیاب اس فصل الخطاب
کے رد میں لکھی ہے اور آغا بزرگ طہرانی نے اپنی کتاب الذریعہ حرف الفا
میں لکھا ہے کہ خود فصل الخطاب کے مصنف علامہ نوری کی زبان سے میں
نے سنا تھا کہ [illegible] فرمایا تھا کہ میں نے اس کتاب کا نام رکھنے میں
خطا کی ہے بہتر تھا کہ میں اس کا نام یہ رکھتا، فصل الخطاب فی عدم
تحریف الکتاب۔

کتاب فصل الخطاب میں مؤلف نے ایسی روایات کو جمع فرمایا ہے کہ ان پر عقیدہ کے گلدستہ کو نہیں رکھا جا سکتا،

اہل تشیع کے مایہ ناز عالم علامہ محمد جواد البلاغی نے اپنی مایہ ناز کتاب
آلاء الرحمٰن ص۲۶ ج۱ میں فصل الخطاب کے بارے بڑی تفصیل سے صفائی
پیش فرمائی ہے اور اس کا کچھ مقدار خلاصہ یہ ہے کہ فصل الخطاب میں ایسی
روایات کو جمع کیا گیا ہے کہ جن پر اہل تشیع اپنے مذہب کی بنیاد نہیں رکھتے
کیونکہ وہ ایسے لوگوں سے روایات کی گئی ہیں کہ جن پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا
کیونکہ وہ لوگ ضعیف الحدیث ہیں فاسد العقیدہ، مضطرب الحدیث ہیں،
مجفو الروایہ اور غالی اور کذاب ہیں ختم عبارہ آلاء الرحمٰن۔ ارباب
انصاف کتاب فصل الخطاب کو شیعہ علماء کی بارگاہ میں اسی طرح شرف
قبولیت حاصل نہیں ہوا، جس طرح کتاب الفرقان کو سُنی علماء نے
شرف قبولیت نہیں بخشا، اور اگر فصل الخطاب جیسی کتاب چونکہ شیعوں
میں تصنیف ہوئی ہے، پس اس لئے شیعہ بے ایمان اور کافر ہیں۔ تو
الفرقان کتاب و کلاء صحابہ میں بھی تصنیف ہوئی۔
پس وہ بھی بے ایمان اور کافر ہیں، اور اگر شیعہ کتب میں روایات مشتبہ
تحریف ہیں اس لئے شیعہ دین سے خارج تو ایسی روایات کتب اہل
سنت میں بھی موجود ہیں، پس وہ بھی دین سے خارج ہیں۔

سورہ ولایت کی بابت محمد علی السعودی المصری نے شرم وحیا اور جھوٹ بولنے کے تمام باڈر توڑ کر روح شیخین کو بہت ثواب پہنچایا ہے،

اس وکیل عثمان نے اپنے رسالہ مع الخطیب میں پانچ عدد جھوٹ لکھ کر اپنے جھوٹے مذہب کا نام روشن کرنے کی ناکام کوشش بہت فرمائی ہے اور ہم شیعہ عالم لطف اللہ الصافی نے اپنے رسالہ فی خطوط العریضہ میں اس سعودی عالم کو اس کے رسالہ مع الخطیب کا دندان شکن جواب دیا ہے اور ان دونوں کی کاروائی کا خلاصہ تحریر کر کے ہم ارباب انصاف کو دعوت فکر دیتے ہیں،

علامہ سعودی کے پانچ عدد جھوٹ اور لطف اللہ صافی کا منہ توڑ جواب

سنی عالم کا پہلا جھوٹ } کتاب فصل الخطاب کے ص ۱۸۰ میں محدث نوری نے لکھا ہے کہ ایک سورہ قرآن میں سورہ ولایت کے نام سے تھا اس میں علیؑ کی ولایت اور اس سورہ کی کمی سے قرآن میں کمی ہو گئی،

اس کا دندان شکن جواب } کتاب فصل الخطاب کے نہی ص ۱۸۰ میں اور نہ ہی کتاب کے اول سے آخر تک کسی سورہ ولایت کا ذکر ہے، پس اس سنی عالم نے سفید جھوٹ تحریر کر کے روح شیخین کو ثواب پہنچایا ہے،

سنی عالم کا دوسرا جھوٹ } شیخ محمد عبدہ کے ایک شاگرد نے ایک مصحف ایرانی قلمی میں اس سورہ کو دیکھا تھا اور وہ مصحف ایک عیسائی کے پاس تھا

دندان شکن جواب، قرآن پاک کو ایرانی مصحف کہنا سنی عالم کی بدتمیزی ہے اور قرآن کے کئی عدد قلمی اور مطبوعہ نسخہ ایران میں موجود ہیں کوئی سنی عالم اس سورہ ولایت کو کسی قلمی یا مطبوعہ قرآن میں دکھا دے اور منہ مانگا انعام

حاصل کرے اور حقیقت یہ ہے کہ اس سنی عالم نے یہ بھی سفید جھوٹ بول کر روح شیخین کو ثواب پہنچایا ہے

سنی عالم کا تیسرا جھوٹ } سورہ ولایت کتاب دبستان مذاہب میں بھی لکھی ہے

جواب ہے۔ کتاب دبستان مذاہب میں سورہ ولایت کے ذکر کا نام نشان نہیں ہے،

سنی عالم کا چوتھا جھوٹ ہے۔ کتاب دبستان مذاہب شیعوں کی کتاب ہے،

جواب منہ توڑ ہے۔ اگر کوئی شخص کتاب دبستان مذاہب کو حدود انصاف میں رہ کر یہ ثابت کر دے کہ یہ شیعوں کی کتاب ہے تو ہم اس کو منہ مانگا انعام دیں گے، شیعوں کی کسی معتبر کتاب سے اس کے مصنف کو شیعہ ثابت کیا جائے،

سنی عالم کا پانچواں جھوٹ] کتاب دبستان مذاہب کی مرتبہ ایران میں طبع ہو چکی ہے

دندان توڑ جواب } دنیا میں تین عدد نسخ مذکورہ کتاب کے موجود ہیں، ع ۱ مطبوعہ بمبئی ۱۲۶۲ھ دوسرا نسخہ ۱۲۶۷ھ اور اس میں مقام طبع نہیں لکھا، نمبر ۳ مطبوعہ بمبئی ۱۲۷۷ھ

نوٹ، ارباب انصاف، شیعہ خیر البریہ دنیا اسلام کا مشہور ترین مذہب ہے اور انکی کتابیں بھی مشہور ہیں اور انکی مساجد اور مدارس اور انکے گھروں میں جو قرآن پاک پڑھے جاتے ہیں وہ معروف ہیں، تمام سنی مسلمانوں کو ہم چیلنج کرتے ہیں،

کہ ہماری معروف کتاب میں یا جو قرآن ہمارے ہاں پڑھے جاتے ہیں ان میں سورہ ولایت دکھا کر منہ مانگا انعام حاصل کریں، اور اگر سنی بھائی اپنے دعوی کا ثبوت نہیں پیش کر سکتے، تو پھر جھوٹ بول بول کر وہ روح شیخین کو خوش نہ کریں کیونکہ اس حرکت سے خدا اور رسولؐ ناراض ہوتے اور اس پر لعنت بھیجتے ہیں،

جناب عثمان کو جامع قرآن کہنا سپاہ صحابہ کی خطا اور جھوٹ ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر روح المعانی ج ۱ ص ۲۲ الفائدۃ السادسۃ فی جمع القرآن وما اشتہر ان جامعہ عثمان فہو علی ظاہرہ باطل۔

ترجمہ، یہ بات جو کہ مشہور ہے کہ عثمان نے قرآن جمع کیا ہے یہ باطل اور جھوٹ ہے

جناب ابوبکر، عمر بھی جامع قرآن ہونے کی سعادت سے محروم رہ گئے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ج ۱ ص ۹۰ نوع ۲۰،

اخرج ابن اشتہ فی المصاحف بسند صحیح عن محمد بن سیرین قال مات ابوبکر ولم یجمع القرآن وقتل عمر ولم یجمع القرآن

ترجمہ، امام اہلسنت ابن اشتہ نے لکھا ہے کہ جناب ابوبکر نے وفات پائی اور جامع قرآن ہونے کی سعادت سے محروم چلے گئے اسی طرح جناب عمر بھی قتل ہو گئے۔ اور مذکورہ سعادت سے خالی چلے گئے۔

نوٹ، ابن اشتہ نے مذکورہ عبارت کی اس طرح تشریح کی ہے، کہ قال بعضہم یعنی لم یقرء جمیع القرآن حفظا کہ جناب ابوبکر و عمر حافظ قرآن بھی نہ تھے،

اور جناب علامہ سیوطی نے در منثور ج ۱ ص ۲۱ میں لکھا ہے کہ حضرت عمر نے بارہ سال میں سورہ بقرہ کو سیکھا تھا یہ بھی قرینہ ہے کہ حضرت عمر حافظ قرآن نہ تھے،

خلاصۃ الکلام علماء سپاہ صحابہ جن باتوں کو بطور فضیلت ذکر کرتے ہیں، بکر، عمر کے لئے خود ہی علماء اہلسنت انکی تردید فرما کر شیعوں کے سچ ہونے کا اعلان فرماتے ہیں اور ہم بھی کہتے ہیں کہ عثمان کا جامع القرآن ہونا باطل ہے بلکہ یہ سعادت ابوبکر اور عمر کو نصیب نہیں ہوئی ہے،

علماء سپاہ صحابہ کے اماموں کا قرآن پاک اور رسول پاک کی توہین کرنا،

۱، اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ج ۳ ص ۳۰ ج ۴ ص ۱۳۱ ج ۶ ص ۳۵۲

۲، اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب فی ذکر الاصحاب ج ۲ ص ۳۶۷

۳، اہل سنت کی معتبر کتاب اُسُدُ الغابہ فی ذکر الصحابہ ج ۳ ص ۲۵۹

در منثور کی ج ۳ ص ۳۰ آیت ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا،

عبارت } نزلت فی عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح وکان یکتب للنبیؐ فکان اذا املی علیہ سمیعا علیما کتب علیما حکیما واذا قال علیما حکیما کتب سمیعا علیما فشک وکفر وقال ان کان محمد یوحی الیہ فقد اوحی الیّ " ترجمہ، مذکورہ آیت عبد اللہ بن سعد، عثمان کے رضاعی بھائی کی مذمت میں نازل ہوئی ہے یہ عبد اللہ کتابت وحی کرتا تھا اور جب نبی کریمؐ اسکو سمیعا علیما لکھواتے تھے تو یہ علیما حکیما لکھتا تھا اور جب اسکو علیما حکیما بتایا جاتا تھا تو یہ سمیعا علیما لکھتا تھا،

استیعاب و اسد الغابۃ کی عبارت } انی کنت اصرف محمدا حیث ارید کان یملی علی عزیز حکیم فاقول او علیم حکیم فیقول نعم کل صواب

ترجمہ، عثمان کا رضاعی بھائی جو مرتد ہو گیا تھا، کہتا ہے کہ میں اپنی حسب منشا محمدؐ کو پھیر لیتا تھا وہ مجھے عزیز حکیم لکھواتے تھے اور میں کہتا یا علیم حکیم لکھ دوں تو وہ فرماتے تھے، ہاں سب ٹھیک ہے، نوٹ، ارباب انصاف مذکورہ روایت کی تحقیق کریں اگر یہ روایت صحیح ہے کہ پھر اس میں قرآن پاک اور رسول پاک دونوں کی توہین ہے گویا جسطرح کاتب وحی لکھ دیتا تھا نبی پاک اسکا نوٹس نہیں لیتے تھے اور توہین رسالت و توہین قرآن دونوں کفر ہیں اور اس کفر کا جن لوگوں نے ارتکاب کیا ہے وہ سپاہ صحابہ کے امام ہیں

قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے، اس بابت علماء سپاہ صحابہ کے بھانت بھانت کے ۳۵، ۴۰ اقوال ملاحظہ ہوں اور یہ کیسی خدمت اسلام ہے

۱، اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص۵۰ ج۱ از علامہ سیوطی نوع ۱۶

۲، اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص۲۳ ج۹ حدیث ۴۹۹۲

فتح الباری کی عبارت: ان هذا القرآن انزل علی سبعة احرف فاقرؤا ما تیسر، یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے جو آسان ہو اسکو پڑھیں، وذكر القرطبی عن ابن حبان انه بلغ الاختلاف فی معنی الاحرف السبعة الی خمسة وثلاثین قولاً، ترجمہ، قرطبی نے ابن حبان سے نقل کیا ہے کہ سات حرفوں سے مراد کیا ہے اس معنی مراد میں اتنا اختلاف ہے جو ۳۵ اقوال تک پہنچا ہے

اتقان کی عبارت: اختلف فی معنی هذا الحدیث علی نحو اربعین قولا احدها انه من المشكل الذی لا یدری معناه،

ترجمہ، حدیث مذکورہ کے معنی مراد میں اختلاف ہے جو ۴۰ اقوال تک پہنچا ہے ایک قول یہ بھی ہے کہ یہ حرف مشکل ہے اور اس کا معنی مراد معلوم نہیں ہو سکا

نوٹ، ارباب انصاف یہ ہیں علماء سپاہ صحابہ جو ایک حدیث نبوی کے معنی میں بھانت بھانت کے ۴۰، ۳۵ اقوال بیان کرتے ہیں اب تم خود ہی فیصلہ کریں یہ ملاں ازم ہے یا بدھوازم ہے اور انکے مایہ ناز اصحاب ابوبکر، عمر اور عثمان کا یہ حال تھا کہ وہ اس حدیث کا صحیح معنی مراد اپنے عقیدت مندوں کو نہیں بتا سکے اگر یہ حدیث غلط ہے تو پھر اتنا تو ثابت ہو گیا کہ اہل سنت کے علماء اپنی کتابوں میں جھوٹ لکھ کر اپنے خیالی مذہب کے جھوٹے ہونے کی تصدیق فرما گئے ہیں۔

علماء سپاہ صحابہ کا ابوبکر کے زمانہ میں قرآن کے ضائع ہونے کا دعویٰ کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ انکا موجودہ قرآن پر بالکل ایمان نہیں ہے،

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور ص۱۷۹ ج۵ سورۃ الاحزاب

اخرج عبد الرزاق عن النوری قال بلغنا ان اناسا من اصحاب النبیؐ کانوا یقرؤن القرآن اصیبوا یوم مسیلمہ فذهبت حروف من القرآن،

ترجمہ، امام اہلسنت حضرت نوری فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ کچھ لوگ اصحاب نبیؐ سے قرآن پڑھتے تھے، اور وہ مسیلمہ کے ساتھ جنگ میں ہلاک ہو گئے، پس کچھ حروف قرآن پاک سے ضائع اور ختم ہو گئے۔

"ابوبکر نبی نہیں تھا تاکہ اس کے زمانہ میں نسخ آیات کا دعویٰ کیا جا سکے"

ارباب انصاف، یہ علماء سپاہ صحابہ دشمن ایمان اور دشمن قرآن ہیں انکا عقیدہ ہے کہ جب ابوبکر نے مسیلمہ سے جنگ کی تھی تو کچھ لوگ جو قرآن کے قاری تھے وہ مارے گئے تھے، پس کچھ حروف قرآن کے ضائع اور ختم ہو گئے ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ جو حصہ قرآن کا ابوبکر کے زمانہ میں گم ہوا ہے وہ نسخ نہیں ہوا کیونکہ نسخ نبی کریمؐ کے زمانہ میں ہوتا ہے اور جناب ابوبکر کا نبی ہونا تو کجا وہ نبی پاک کے جوتوں کی خاک کے برابر بھی نہ تھے،

پس معلوم ہوا کہ قرآن پاک کا ضیاع ابوبکر کے زمانہ سے شروع ہو گیا اور عمر کے زمانہ میں بھی قرآن کا بہت نقصان ہوا اور پھر جب عثمان کا زمانہ آیا تو اس نے بہت سا قرآن جلا دیا ہے۔

نسخ کے بارے قرآن پاک میں اللہ پاک کا اٹل فیصلہ اور دیوبندی احباب کی طرف سے نسخ کا جابجا غلط استعمال، اور شیعوں کی فتح مبین،

ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا ۱۰۶ البقرہ

ترجمہ، جب ہم کسی آیت کا نسخ کرتے اور یا اسکو تمہارے ذہنوں سے بھلاتے اور مٹاتے ہیں تو اس سے بہتر یا اسکی مثل اور آیت نازل بھی کرتے ہیں،

نوٹ، سنی علماء ہی نہیں بلکہ ان کے خلفاء اور اصحاب اور امہات المؤمنین بھی تحریف قرآن کے قائل ہیں اور ہمارے سنی دوست جان چھڑانے کیلئے کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے ہاں نسخ ہے تحریف نہیں ہے اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ نسخ کے بارے اللہ پاک نے قرآن پاک میں جو ہدایت جاری فرمائی ہے اس کی روشنی میں سنی احباب کے مذاہب میں تحریف بہت زیادہ ہے،

حضرت عمر کا دس لاکھ ۲۷ ہزار حروف والا قرآن

بیانیہ، حوالہ جات آپ کے سامنے ہیں کہ امیر عمر کا قرآن بہت بڑا تھا، ۹۰ پارے کا تھا، اور ساٹھ ضائع ہو گئے ہیں، اور انکے بیٹے کا فرمان ہے کہ قلیل تھوڑا قرآن باقی ہے اور کثیر زیادہ قرآن ضائع ہو گیا ہے، اور اگر مراد باپ بیٹے کی یہ ہے کہ ساٹھ پارے نسخ ہو گئے ہیں یا قرآن کثیر ضائع ہو گیا ہے مراد یہ ہے کہ نسخ ہو گیا ہے، تو ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ جتنا قرآن بقول عمر یا ابن عمر نسخ ہو گیا ہے اتنا قرآن وعدہ خداوندی کے مطابق اور نازل ہونا چاہئے تھا، پس سنی بھائیوں کو اس قرآن کی نشان دہی کرنی چاہئے، کیونکہ مذہب اصحاب کا تحریف سے چھٹکارا بہت مشکل ہے،

دیوبندی علماء نسخ کا بہانہ بنا کر جان چھڑانے کی کوشش فرماتے ہیں اور ہم نسخ آیات ہی کی روشنی میں سنی بھائیوں کو دعوت فکر دیتے ہیں

اہل سنت کی معتبر کتاب افادۃ الشیوخ فی الناسخ والمنسوخ ص ۵

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص ۳۴ ج ۲ از سیوطی نوع ۴۷

اہل سنت کی معتبر کتاب الاحکام فی اصول الاحکام ص ۱۶۰ ج ۲ الامدی سیف الدین

اہل سنت کی معتبر کتاب اصول سرخسی ص ۷۸-۸۰ ج ۲ از شمس الائمہ

اہل سنت کی معتبر کتاب مباحث فی علوم القرآن ص ۲۶۵ ج

اہل سنت کی معتبر کتاب الینبوع ص از عبداللہ بن ظفر

اہل سنت کی معتبر کتاب الموافقات ص ۱۰۶ ج ۳ ابو اسحاق شافعی

اہل سنت کی معتبر کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعہ ص ۲۵۷ ج ۳ از جزیری

اہل سنت کی معتبر کتاب فتح المنان علی حسن العریض ص ۲۱۶

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ص ۶۶۲ ج ۱ آیت ما ننسخ

اہل سنت کی معتبر کتاب ہدیۃ المہدی ص بحث نسخ از وحید الزمان

افادۃ الشیوخ ط لاہور ص ۵ سطر ۹ میں نواب صدیق حسن خان فرماتے ہیں کہ صحت نسخ کی سات شرطیں ہیں،

کی عبارت۔

پہلی شرط :- منسوخ شرعی حکم ہونا چاہئے نہ عقلی

دوسری شرط :- منسوخ سے ناسخ علیحدہ اور بعد میں آیا ہو کیونکہ جو شرط، صفت، اور استثناء کی طرح ساتھ متصل ہوگا اس کا نام تخصیص ہے،

تیسری شرط :- نسخ کا شرع کے ساتھ ہونا ضروری ہے، پس موت کی وجہ سے حکم کا اٹھ جانا نسخ نہیں کہلاتا بلکہ وہ تکلیف کا ساقط ہونا کہلاتا ہے،

چوتھی شرط:۔ منسوخ وقت کے ساتھ مقید نہ ہو کیونکہ اگر مقید ہوگا تو وقت کا گذر جانا نسخ نہیں ہے،

پانچویں شرط، ناسخ قوت میں منسوخ کی طرح ہو بلکہ اس سے قوی تر ہو کیونکہ ضعف کی صورت میں ضعیف قوی کو زائل نہیں کر سکتا اور یہ حکم عقل ہے اور اجماع بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کیونکہ صحابہ نے نص قرآن خبر واحد سے منسوخ نہیں کیا،

چھٹی شرط:۔ یہ ضروری ہے کہ منسوخ جائز النسخ ہو پس اہل توحید میں نسخ داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ خدا تعالی اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا اور اسی طرح جس چیز کا ہمیشہ رہنا یا کسی خاص وقت تک رہنا نص سے معلوم ہو چکا ہے اس میں نسخ وارد نہیں ہوتا،

نوٹ، ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کے حضور میں جواب دینا ہے ہم نے سنی علماء کی زبانی نسخ کی شرائط نہایت دیانت داری سے بیان کر دی ہیں، اور سنی بھائیوں کو ہم دعوت انصاف دیتے ہیں کہ ہم انکی کتب سے تحریف قرآن کے جب ثبوت پیش کریں تو سنی بھائی نسخ کا رٹا لگانے سے پہلے کم سے کم ان سات شرائط کا لحاظ فرمالیں، صرف جان چھڑانے کے لئے نسخ کو بہانہ بنا لینا کوئی اچھی بات نہیں ہے جو نسخ کو صرف بہانے کے طور پر استعمال کرتا ہے اسکو یہ جواب دیا جائے گا،

ع کہ من حرامی اور حجتان ڈھیر، یا خوے بد بہانہ بسیار

عمر اور ابن عمر کا دعوی کہ قرآن ضائع ہو گیا ہے سنیوں کو خوار کرنے کے لئے کافی ہے،

علماء اہلسنت کی نسخ کی بابت خصوصی ہدایات

تفسیر اتقان کی عبارت صـ۳۴ ج۲ نوع ۴۷ واختلف العلماء فقیل لاینسخ القرآن الا بقرآن کقوله تعالیٰ ما ننسخ من آیة او ننسها نأت بخیر منها او مثلها قالوا ولا یکون مثل القرآن وخیرا منه الا قرآن،

ترجمہ، علماء کا اختلاف ہے بعض فرماتے ہیں کہ قرآن منسوخ نہیں ہوتا مگر قرآن کے ساتھ کیونکہ اللہ پاک کا اپنا فرمان ہے کہ جب ہم کسی آیت کو نسخ کرتے ہیں یا مٹاتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی آیت کو لے آتے ہیں اور قرآن سے بہتر یا اسکی مثل قرآن ہی ہو سکتا ہے،

سنی علماء کی ہدایت کہ ثبوت نسخ کے لئے صریحی فرمان رسولؐ کی ضرورت ہے

تفسیر اتقان کی عبارت صـ۳۹ ج۲ نوع ۴۷ قال ابن الحصار انما یرجع فی النسخ الی النقل الصریح عن رسول اللہ او عن صحابی یقول آیة کذا نسخت کذا،

امام اہلسنت ابن الحصار فرماتے ہیں کہ ثبوت نسخ میں فرمان رسول اللہ کی طرف رجوع کیا جائے گا اور اس فرمان کا صریح ہونا بھی ضروری ہے اور یا قول صحابی کی طرف رجوع کیا جائے گا جو یہ بتا دے کہ یہ فلاں آیت اس طرح تھی اور یہ اسکا ناسخ ہے آیہ کذا نسخت کذا،

نوٹ، حضرت عمر کا دس لاکھ ۲۷ ہزار حروف والا قرآن اور ابن عمر کا فرمان کہ قرآن قلیل باقی ہے اور اکثر ضائع ہو گیا، ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ عمر اور ابن عمر دونوں تحریف کے قائل تھے وہ تحریف کہ بقول اہلسنت جو کفر ہے، انکے جواب میں سنی احباب فرماتے ہیں کہ یہ نسخ ہے ہم کہتے ہیں، فرمان رسولؐ یا قول صحابی پیش کریں کہ یہ نسخ ہے بصورت دیگر یہ تحریف ہے

سنی علماء کی قرارداد کہ ثبوت نسخ میں قول مفسر اور اجتہاد مجتہد قبول نہ کیا جائے گا، اس قرارداد نے سنیوں کو تحریف کے دلدل میں پھنسا دیا ہے

تفسیر اتقان کی عبارت } ولا یعتمد فی النسخ قول عوام المفسرین بل ولا اجتہاد المجتہدین من غیر نقل صحیح ولا معارضۃ بیّنۃ لان النسخ یتضمن رفع حکم واثبات حکم یقدر فی عہد النبیؐ والمعتمد فیہ النقل والتاریخ دون الرأی والاجتہاد قال والناس فی ھذا بین طرفی نقیض فمن قائل لا یقبل فی النسخ اخبار الاحاد العدول ومن متساھل یکتفی فیہ بقول مفسر او مجتہد والصواب خلاف قولہما،

ترجمہ، عام مفسرین کے قول پر اثبات نسخ میں بھروسہ نہ کیا جائے گا بلکہ مجتہدین کے اجتہاد پر بھی اعتماد نہ کیا جائے، نسخ تب ثابت ہوگا، جب نقل صحیح آئے اور اس کا معارض بھی نہ ہو، نسخ کے ذریعہ دو کام ہوتے ہیں یا حکم ثابت کیا جاتا ہے یا حکم اٹھایا جاتا ہے یہ بات زمانہ نبیؐ میں ممکن ہوتی ہے اور اس میں نقل اور تاریخ پر اعتماد ہے قیاس اور رائی اور اجتہاد پر اعتماد نہیں ہے کچھ لوگ اس مسئلہ میں حد سے بڑھ گئے اور وہ خبر عادل پر بھی اعتماد نہیں کرتے اور کچھ ایسے سست ہیں کہ وہ عام مفسر اور مجتہد کی رائے کو قبول فرماتے ہیں

نوٹ سنی بھائیوں کو دعوت انصاف کہ جب آپ کے بزرگوں کا فیصلہ ہے، کہ اثبات نسخ کے لئے نقل صحیح کی ضرورت ہے تو پھر جان چھڑانے کے لئے ہر جگہ نسخ کو بہانا بنانا تمہاری عاجزی اور بے بسی کا ثبوت ہے،

نسخ کی تین اقسام جنمیں صرف ایک درست ہے

تفسیر اتقان ص ۲۶ ج ۲ میں نسخ کی یہ تین قسمیں بیان کی گئی ہیں

۱/ آیت کا حکم منسوخ اور اسکی تلاوت باقی ہے،

۲/ آیت کی تلاوت اور حکم دونوں منسوخ

۳/ آیت کی تلاوت منسوخ اور حکم باقی،

آخری دو قسمیں نسخ کی سنی علماء نے اپنے عیب چھپانے کیلئے گھڑی ہیں،

ارباب انصاف سنی بھائیوں کی کتابیں روایات تحریف سے بھری ہوئی ہیں، مثلاً عمر صاحب کہتا ہے کہ قرآن میں دس لاکھ ستائیس ہزار حروف تھے اور موجودہ قرآن میں یہ مقدار نہیں ہے، یا ابن عمر تمام سنیوں کے منہ میں خاک ڈالتا ہے اور ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کرتا ہے کہ "ذھب قرآن کثیر" کہ زیادہ قرآن ضائع ہوگیا ہے اور یہ تحریف کا اقرار ہے اور حضرت عائشہ بھی اپنے پیارے بچوں کی رسوائی کا کوئی خیال نہیں کرتی، اور صاف صاف کہتی ہے کہ چند آیات کو میری بکری چبا گئی ہے سورہ احزاب اور سورہ توبہ کی بہت سی آیات کی کمی کے بارے بھی صحابہ اور عائشہ کے ارشادات عالیہ تحریف پر مشتمل ہیں،

اور جب ان تحریف آمیز روایات کو اہل سنت کے سامنے پیش کیا جاتا ہے تو ان روایات سے جان چھڑانے کی خاطر یہ توجیہ گھڑی گئی ہے کہ یہ تو نسخ ہے ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ سنی علماء کو جہاں بھی دعوی نسخ فرمانا ہے خود دعوی کرنے کے بجائے وہ فرمان رسول اللہ پیش کریں نسخ کی جو قسم حدیث رسول اللہ سے ثابت ہے وہ سر آنکھوں پر ہمیں قبول ہے اگر حدیث نہ ملے تو پھر وہ علماء کے حیلے بہانے ہیں جان چھڑانے کیلئے

لوگوں کو مذہب اہل بیت علیہم السلام سے دور رکھنے کی خاطر مروان کی روحانی اولاد کے شیعان علیؑ پر چند اعتراض اور انکا جواب

بنو مروان کا پہلا اعتراض — شیعوں کے اصول اسلام میں قرآن پر ایمان لانا ضروری نہیں ہے، چنانچہ انہوں نے جن کتابوں میں اپنے اسلام کے اصول لکھے ہیں کسی میں بھی ایمان بالقرآن کا ذکر نہیں ہے

اس کا پہلا جواب ملاحظہ ہو — وکلاء صحابہ کے اصول اسلام میں بھی قرآن پر ایمان لانا ضروری نہیں ہے کتاب اہل سنت صحیح بخاری ج۱ ص۶ کتاب الایمان میں لکھا ہے، عن ابن عمر قال قال رسول اللہ بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ والحج وصوم رمضان،

ترجمہ: اسلام کی بناء ۵ چیزوں پر ہے ۱ کلمہ توحید و رسالت ۲ نماز ۳ زکوٰۃ، حج بیت اللہ، اور رمضان المبارک کے روزے،

نوٹ: ان پانچ میں ایمان بالقرآن کا ذکر تک نہیں ہے، اور وکلا صحابہ کی یہ قرآن سے بغاوت کا ٹھوس ثبوت ہے، منکرین قرآن یہ بے شمار

نوٹ: اور لطف کی بات یہ ہے کہ ابوبکر، عمر، عثمان کے ماننے پر بھی اسلام کی بنا نہیں ہے، یعنی اگر کوئی شخص ابوبکر وغیرہ کو نہیں مانتا تو بھی وہ مسلم ہے،

جواب نمبر۲ ملاحظہ ہو — اہل تشیع کی کتاب شرح تجرید ص۳۴۸ مقصد ۵ مسئلہ ۵ میں لکھا ہے کہ قرآن ہمارے نبیؐ کا معجزہ خالدہ ہے اور جب تک کوئی شخص قرآن پر ایمان نہ لا دے گا اس وقت تک وہ نبی پاک پر ایمان لا ہی نہیں سکتا پس اصول مذہب شیعہ میں نبوت ہے اور ایمان بالقرآن مسئلہ نبوت میں شامل ہے،

وکلاء صحابہ کی توپ کا شیعوں کے خلاف دوسرا گولہ

شیعہ، اصحاب ثلثہ کے بارے بہت کچھ بکتے ہیں اور قرآن پاک اصحاب نے جمع کیا ہے، پس شیعہ لوگ قرآن پر کس طرح عمل کر سکتے ہیں،

اس کا پہلا جواب ملاحظہ ہو — شیعہ نہیں بکتے بلکہ خود وکلاء صحابہ ثلثہ کے بارے بکتے ہیں اور نمونہ پیش خدمت ہے امام اہلسنت حضرت بخاری صاحب نے اپنی کتاب ادب المفرد کتاب الدعاء میں لکھا ہے کہ نبی کریم نے فرمایا تھا، یا ابابکر الشرک فیکم اخفی من دبیب النمل، اور ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری کے مقدمہ میں ذکر زید بن وہب میں لکھا ہے کہ حضرت عمر نے اس طرح گلریزی گلشن کلام میں فرمائی ہے کہ اے خزیفہ خدا کی قسم انا من المنافق، اور ابن حجر نے توثیق بھی فرمائی ہے کہ یہ قول عمر سنداً بھی صحیح ہے،

اہل سنت کا اپنا اعلان ہے کہ کاتب وحی مرتد بھی ہوئے ہیں

کتاب اہل سنت تفسیر کبیر ص۱۶۷ ج۲ میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن ابی سرح آیات قرآن کی کتابت کرتا تھا اور اس آیت فتبارک اللہ احسن الخالقین کی کتابت کے موقع پر نبی کریمؐ سے بدگمان ہو گیا تھا، اور پھر یہ عثمان کا مادری بھائی صحابی رسول اللہ کاتب وحی مرتد ہو گیا تھا،

پس جس طرح اس مرتد صحابی کا لکھا ہوا قرآن اہل سنت کیلئے حجت ہے اسی طرح اسکے مادری بھائی عثمان کا لکھوایا ہوا قرآن ہمارے لئے بھی حجت ہے، بعبارۃ اخریٰ جس طرح ہنود اور نصاریٰ کے مطابع میں اسلامی کتابیں چھپیں ہوئیں اہلسنت کیلئے حجت ہیں اسی طرح ثلثہ کا لکھوایا ہوا قرآن ہمارے لئے حجت ہے،

مولوی حبیب الرحمن کی توپ کا شیعوں کے خلاف تیسرا گولہ

یہ ملاں اپنی کتاب "کیا ہمارا قرآن ایک ہے" کے صفحہ ۲۴ پر لکھتا ہے کہ شیعہ کی کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ امام باقرؑ نے فرمایا ہے۔ کہ ما ادعی احد من الناس انہ جمع القرآن کما انزل الا کذاب،

کہ جس شخص نے بھی یہ دعویٰ کیا کہ اس نے قرآن اس طرح جمع کیا ہے جس طرح نازل ہوا تھا تو وہ کذاب اور جھوٹا ہے، پھر یہ ملاں فرماتا ہے کہ گویا بقول جناب باقرؑ کے سنیوں کا دعویٰ کہ انکے پاس پورا اور اصل حالت میں قرآن موجود ہے، سراسر جھوٹ ہے،

ارباب انصاف مذکورہ حدیث کے لکھنے سے اس ملاں کا مقصد یہ ہے کہ وہ سنیوں کو بھڑکائے کہ دیکھو شیعہ لوگ تم کو جھوٹا سمجھتے ہیں،

جواب: اس مسئلہ میں وکلاء صحابہ ابن عمر کی نگاہ میں بھی جھوٹے ہیں،

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ج ۱ ص ۱۰۶ آیت ما ننسخ عن عبد اللہ بن عمر قال لا تقولن احدکم قد اخذت القرآن کلہ وما یدری ما کلہ قد ذہب منہ قرآن کثیر ولکن لیقل قد اخذت منہ ما ظہر

ترجمہ: سنیوں کے امام عمر کا بیٹا عبد اللہ کہتا ہے کہ کوئی شخص یہ دعویٰ نہ کرے کہ میں نے تمام قرآن پالیا ہے۔ تحقیق زیادہ حصہ قرآن کا ضائع ہو گیا ہے، تو یہ کہو کہ میں نے جو قرآن ظاہر ہوا ہے پالیا ہے،

نوٹ: ان احادیث سے ثابت ہوا کہ بیچارے وکلاء صحابہ حضرت باقرؑ اور ابن عمر دونوں کی نگاہ میں جھوٹے ہیں بلکہ یہ لوگ خدا و رسولؐ کی نگاہ میں بھی جھوٹے ہیں،

مولوی عبد الشکور کی توپ کا شیعوں کے خلاف چوتھا گولہ

یہ ملاں یہ اعتراض کرتا ہے کہ شیعوں کا قرآن مجید پر ایمان نہیں ہے اور انکا قرآن پر ایمان لانا بھی ناممکن ہے کیونکہ یہ لوگ ثلثہ کو کافر اور منافق اور فاسق، فاجر کہتے ہیں اور قرآن انہیں فجار کا جمع کردہ ہے،

جواب: اس ملاں نے ثلثہ کی عقیدت میں اندھا ہو کر اللہ تعالیٰ کو جھٹلایا ہے کیونکہ اللہ پاک نے تو قرآن کی شان میں فرمایا و ما ھو الا ذکر للعالمین کہ یہ تمام عالم کے لئے نصیحت ہے اور شیعہ لوگ بھی عالم میں شامل ہیں اور اللہ پاک یہ بھی چاہتا ہے کہ وہ قرآن پر ایمان لاویں، پس اگر قرآن پر ایمان لانا اصل تشیع کے لئے محال ہے تو پھر اللہ پاک انکو تکلیف ما لا یطاق دے رہا ہے اور اللہ کا قرآن پاک کو تمام عالم کیلئے نصیحت قرار دینا بھی غلط اور جھوٹ ہو گیا،

حضرت ابوبکر اور عمر کا اور کچھ صحابہ کرام کا موجودہ قرآن پر ایمان کیا تھا

ارباب انصاف ثلثہ کا ایمان کس قرآن پر تھا اس کا جواب وکلاء صحابہ ہی دے سکتے کیونکہ جو قرآن اصحاب کے پاس تھا وہ قابل ایمان نہ تھا اور نہ عثمان اس کو ختم کیوں کرتے اور جلاتے کیوں؟ اور ابو بکر اور عمر کے زمانہ میں اور عثمان کے ابتدائی زمانہ میں موجودہ قرآن کا وجود ہی نہ تھا کیونکہ یہ تو بعد میں عثمان نے جمع فرمایا ہے، پس موجودہ قرآن بکر و عمر کے زمانہ میں تھا ہی نہیں، لہٰذا انکا اس قرآن پر ایمان ہی نہ تھا، اور جن لوگوں کا موجودہ قرآن پر ایمان نہیں ہے۔ وہ بقول وکلاء صحابہ کافر ہیں، پس موجودہ قرآن پر شیخین کے ایمان نہ ہونے کے باعث انکے بارے صحیح فیصلہ کرنا وکلاء صحابہ کے اپنے ہاتھوں میں ہے

مولوی حبیب الرحمٰن کی توپ کا شیعوں کے خلاف پانچواں گولہ

اس مولانا نے اپنی کتاب کیا ہمارا قرآن ایک ہے، کے ص۲۵ میں یہ لکھا ہے کہ شیعوں میں یہ حدیث بھی ہے کہ امام نے فرمایا کہ ہمارے پاس جامعہ ہے اور اس کی لمبائی ستر ذراع ہے یعنی وہ ستر گز لمبا ہے اور اس حدیث پر سنی علماء تبصرہ فرماتے ہیں کہ شیعوں کا قرآن ستر گز لمبا ہے اور اسکی تلاوت کے لئے سائکل پر سفر کرنا پڑے گا، لیکن یہ تو معصومین کی دوسری ہے اور بہاولپور کے ملاں اویسی نے اپنی چشمہ نور اقرا میں بھی ستر گز کا رونا رویا ہے،

جواب ؛ اہل سنت کا قرآن پچاس من سے ایک تولہ تک پایا جاتا ہے

اہل سنت کا روزنامہ نوائے وقت لاہور ص۳ ۲۳ مارچ ۱۹۹۳ء میں لکھا ہے قرآن پاک کے دو ٹن وزنی نسخے پر سات لاکھ روپیہ سے زائد خرچ ہوا ہے، لاہور (اپنے رپورٹر سے) قرآن کریم کے دو ٹن، وزنی قلمی نسخے کے خطاط الحاج محمد بشیر انبالوی نے کہا ہے کہ اس نسخہ پر سات لاکھ روپے خرچ آیا ہے اور یہ پانچ سال کے عرصہ میں مکمل ہوا ہے، علاوہ ازیں ان کے پاس ایک تولہ وزنی قرآنی نسخہ بھی موجود ہے، نوٹ ؛ ارباب انصاف اہل سنت علماء کا یہ بالکل جھوٹ ہے کہ شیعوں کا قرآن ستر گز کا ہے اگر کوئی کتاب جامعہ نامی ستر گز کی ہے تو اس کا قرآن سے کوئی تعلق نہیں ہے، اور اگر سنی ملاں بضد ہے اور اس نے رٹا لگانا ہے کہ ستر گز ستر گز تو پھر ہم اسکا جواب یہ دیتے ہیں، جس قوم کا اپنا قرآن پچاس من کا ہے انکو ستر گز سے تکلیف کیوں ہے؟ اگر پانچ رس بھو پہلوان جمع ہو تو تب پچاس من والا قرآن اٹھایا جا سکتا ہے،

مولانا حبیب الرحمٰن ذریت ابوسفیان کی توپ کا چھٹا گولہ

یہ مولانا صاحب بھی حضرت زیاد کی طرح کسی ابوسفیان کے فرزند ارجمند معلوم ہوتے ہیں، موصوف اپنی کتاب "کیا ہمارا قرآن ایک ہے؟" کے ص۲۶ میں لکھتے ہیں کہ شیعوں کے پاس ایک اور قرآن ہے جس کا نام مصحف فاطمہؑ ہے اور اس کے بارے امام نے فرمایا ہے فانہ من قرانکم حرف واحد، کہ اس مصحف میں تمہارے اس قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے پھر اس گم نام نطفہ ابوسفیان نے مذکورہ حدیث پر اس طرح تبصرہ کیا ہے کہ عربی زبان میں حروف تہجی ۲۸ ہیں، ا، ب، ت، تا ی اور جب مصحف فاطمہؑ میں قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے تو پھر اس میں پ چ گ وغیرہ ہونگے،

جواب ؛ مذکورہ اعتراض ملاں موصوف کی کم علمی کا ثبوت ہے. کہ کتاب اہل سنت بخاری شریف کتاب التفسیر میں یہ حدیث موجود ہے کہ ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف، کہ قرآن سات حرفوں پر نازل ہوا ہے پاکستان میں جتنے وکلاء صحابہ ہیں اگر انہوں نے بکری کے بجائے کسی غیرت مند ماں کا دودھ پیا ہے تو انکو ہمارا چیلنج ہے کہ وہ ہمیں بتائیں ۲۸ حروف میں سے وہ سات کون ہیں؟ کتاب اہل سنت تفسیر در منثور ج ۱ ص۳۰۲ میں لکھا ہے عن ابن عباس انہ قرا ھذا الحرف حافظوا علی الصلوٰۃ والصلوٰۃ الوسطیٰ جس طرح اس عبارت میں حرف سے مراد آیت ہے اسی طرح اس حدیث کا مطلب بھی یہ ہے کہ مصحف فاطمہؑ ایک کتاب کا نام ہے اور اس میں اس قرآن کی کوئی آیت نہیں ہے، مصحف فاطمہؑ کو قرآن کہنا اور پھر اپنی طرف سے اس پر اعتراض کرنا یہ سب ملاں صاحب کی عیاری ہے

ملت یزید کے ایک نطفہ گمنام اور ذریت ابوسفیان حضرت مولانا حبیب الرحمن کی توپ کا شیعوں کے خلاف ساتواں گولہ

ہم نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ مولانا صاحب زیاد کی طرح کسی ابوسفیان کا نطفہ معلوم ہوتا ہے اس نے اپنی کتاب کیا ہمارا قرآن ایک ہے کے ص۳۳ میں یہ رونا بھی رو دیا ہے کہ بقول شیعوں کے قرآن کا دو تہائی حصہ غائب کر دیا گیا ہے کیونکہ شیعہ کتب میں ہے کہ جس قرآن کو جبرئیل لایا تھا وہ سبعۃ عشرۃ الف آیہ۔ کہ وہ سترہ ہزار آیت تھا جبکہ موجودہ قرآن میں یہ تعداد نہیں ہے،

یہ سترہ ہزار آیت والا وہی قرآن ہے جو عمر صاحب کے پاس تھا جو دس لاکھ ۲۷ ہزار حروف پر اور ۹۰ پاروں پر مشتمل تھا

اے ناجی ملاں تم اپنے مذہب کی کتاب تفسیر اتقان پڑھو اور دس لاکھ ۲۷ ستائیس ہزار والے قرآن کی رپورٹ پڑھو، اگر آج تمہارے پاس ۹۰ پارے والا قرآن نہیں ہے تو اس میں تمہارے عثمان کا قصور ہے جو بڑی دلیری سے قرآن پاک کو جلاتا رہا جس دن تم نے ۹۰ پاروں والا قرآن ہم کو دکھائیں تو سترہ ہزار آیت والا قرآن ہم بھی آپ کو دکھا دیں گے، عدد آیات کے بارے قوم معاویہ خیل کے بھانت بھانت کے اقوال ہم نے اس کتاب میں جمع کر کے ہر ناجی ملاں کو دعوت فکر دیں گے۔ کہ ٹی۔وی پر انتظام کرو اور آمنے سامنے بات چیت کرو اور پھر تیل دیکھو اور تیل کی دھار دیکھو،

ہندؓ کی روحانی اولاد مولانا حبیب الرحمن کی توپ کا شیعوں کے خلاف اٹھواں گولہ اور اس کا دندان شکن جواب:

اس ناجی ملاں نے اپنے ان قرآن جلانے والے بزرگوں کے خانہ ساز مذہب کی جلتی ہوئی چولوں کو پیچر لگانے کے لئے اس ضعیف السند غیر معتبر روایت کا رونا بھی رویا ہے کہ شیعوں کی کتاب احتجاج طبرسی میں لکھا ہے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا ہے فی الیتامی اور من النساء کے درمیان تہائی قرآن سے زیادہ ساقط ہوا ہے پس روافض کے نزدیک قرآن محرف ہے۔

جواب۔ عبداللہ بن عمر کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ زیادہ قرآن ضائع ہوگیا۔

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درمنثور ج۱ ص۱۰۶ میں لکھا ہے کہ امام عمر کے بیٹے عبداللہ نے فرمایا ہے کہ قد ذھب منہ قرآن کثیر کہ عثمان کی وجہ سے زیادہ قرآن ضائع ہوا۔ **نوٹ**: ارباب انصاف یہ ناجی مولوی حبیب اپنے آقا عمرو بن عاص کی مانند مکاری اور عیاری کے میدان کا بہت بڑا پہلوان ہے کیونکہ اہل سنت کی کتابیں تحریف قرآن کے ثبوت سے بھری ہوئی ہیں مگر یہ ناجی ان سے بالکل آنکھ بند کر کے شیعان علی کے خلاف اپنے مرشد معاویہ کی مانند جھوٹا پراپیگنڈہ کرتا ہے۔

نسل سمیہ کے مایہ ناز عالم کی توپ کا شیعوں کے خلاف نواں گولہ

مولوی حبیب نے اپنی ملت یزیدکی اسلام دشمنی پر پردہ ڈالنے کے لئے اپنی کتاب کیا ہمارا قرآن ایک ہے کے صہ۴ میں یہ رونا بھی رویا ہے کہ شیعوں کی کتاب احتجاج طبرسی میں لکھا ہے کہ امام علی رضاؑ نے فرمایا ہے کہ اگر میں تشریح کردوں کل ما اسقط و حرف و بدل کہ قرآن میں جو اسقاط تحریف اور تبدیلی ہوئی ہے تو بہت طول ہوگا بس معلوم ہوا کہ ان کے عقیدہ میں قرآن محرف ہے۔

امام اہلسنت کا اعلان کہ مصحف عثمان سے کتنا قرآن ضائع ہوا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب کبریت احمر برحاشیہ یواقیت وجواہر طمصر صہ۱۴۳

تصنیف امام اھل سنت عبدالواھاب شعرانی

لبیّنت جمیعَ ما سقط من مصحف عثمان

پوری عربی عبارت صہ میں گذرچکی ہے کہ اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ کمزور دلوں میں گمراہی پیدا ہوجائے گی اور حکمت کی بات غیر اہل تک پہنچ جائے گی تو میں ان تمام آیتوں کو بیان کردیتا جو عثمان کے قرآن سے ضائع ہوگئی ہیں۔ منقول از جواہر القرآن صہ۱۹۸ تصنیف سید علی حیدر رحمۃ اللہ علیہ

نوٹ: مولوی حبیب اپنے قرآن کو آگ لگانے والے بزرگان دین کے جرائم پر پردہ ڈالنے کی خاطر اپنے مرشد معاویہ کی طرح کسی بھی بے ایمانی سے بچنے کی کوشش نہیں کرتا جب امام اہلسنت کی گواہی موجود ہے کہ عثمان نے آیات کو ضائع کیا ہے تو پھر شیعوں پر اعتراض کی کوئی وجہ نہیں رہی۔

کتاب مصحف فاطمہؑ کے بارے حبیب الرحمٰن کا تمسخر

کتب شیعہ میں یہ لکھا ہے کہ وفات رسولؐ اللہ کے بعد حضرت فاطمہؑ کی دلجوئی کے لئے ان کے پاس ایک فرشتہ آتا تھا اور وہ خاتون جنت سے جو گفتگو کرتا تھا اس کو حضرت علیؑ تحریر فرماتے اور اسی تحریر سے کتاب مصحف فاطمہؑ تیار ہوگئی قرآن اور چیز ہے اور مصحف فاطمہ اور چیز ہے مگر ھند بن عتبہ کی حالت حیض کی اولاد مولوی حبیب اپنی کتاب "کیا ہمارا قرآن ایک ہے" صہ۳۲ میں یوں تمسخر کرتا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ فرشتہ نبی کے پاس آتا ہے اور نبی مرد ہوتا ہے رجالا نوحی الیھم کہ ہم مردوں پر وحی نازل کرتے ہیں خلاصہ رسالت مردوں کے ساتھ مختص ہے لیکن عورت کی رسالت کا شگوفہ جناب جعفرؑ کی زبانی معلوم ہوا ہے۔

بدزبان مولوی حبیب الرحمٰن کے منہ میں لگام

۱: جس طرح رسالت مردوں کے ساتھ مختص ہے اسی طرح رسالت معصوموں کے ساتھ مختص ہے آج تک کسی مشرک اور کافر کو رسالت نہیں ملی مگر کیا کہتا نواصب وکلاء صحابہ کا کہ یہ جھوٹی حدیث بنائی کہ قال النبی اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا عمر ایک عرصہ تک کافر اور مشرک رہا ہے پس وہ نبی کس طرح ہوا جس طرح کوئی عورت نبی نہیں ہوسکتی کافر بھی نبی نہیں ہوسکتا۔

۲: ہر وحی رسالت کی دلیل نہیں ہے اس نادان ملاں نے وحی کو رسالت کی دلیل بناکر بی بی فاطمہؑ کے خلاف بھونک نکالی ہے لہٰذا ہم اس کو کچلہ ڈالتے ہیں۔

عورت اور غیر نبی پر وحی نازل ہوئی ہے

سورہ مائدہ آیت ۱۱۱ اذا وحیت الی الحواریین

سورہ الانبیاء ، وجعلناھم آئمۃ یھدون بامرنا واوحینا الیھم

سورہ طہٰ آیت ۳۸ ولقد مننا علیک مرۃ اخری اذ اوحینا الی امک

سورہ القصص آیت ۷ واوحینا الی ام موسی ان ارضعیہ

یہ آیات گواہ ہیں کہ غیر نبی اور عورت پر وحی نازل ہوئی ہے ہم کہتے ہیں کہ جس طرح موسیٰ نبی کی ماں عورت تھی اور اس پر وحی نازل ہوئی ہے ۔ اسی طرح حضرت فاطمہؑ کے پاس فرشتہ آیا ہے ۔

خاندان نبوت کے چند پاکیزہ افراد کی عصمت پر اس ناصبی ملاں کا اعتراض

ہم شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے بارہ امام معصومؑ ہیں اور بی بی فاطمہؑ بھی معصومہ ہے اور ہندبن عتبہ کی حالت حیض کی اولاد مولوی حبیب کو اس پر یہ اعتراض ہے اور یہ ممکن نہیں کہ کوئی شخص معصوم ہو اور نبی نہ ہو ۔ اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ معصوم اور نبی میں نسبت اعم اخص مطلق کی ہے معصوم عام ہے اور نبی خاص ہے نبی بغیر عصمت کے نہیں ہوتا مگر عصمت بغیر نبی کے ہو سکتی ہے مثلاً فرشتہ معصوم ہے اور نبی نہیں ہے حضرت مریم معصومہ ہے نبی نہیں ہے اسی طرح بارہ امام اور حضرت فاطمہ معصوم ہیں اور نبی نہیں ہیں مریم کی عصمت پر یہ آیت گواہ ہے یا مریم ان اللہ اصطفاک وطھرک

مولوی حبیب اور وکلا یزید کی توپ کا دسواں گولہ کہ شیعوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن میں زیادتی ہوئی ہے اور قرآن محرف ہے

مولوی حبیب نے اپنے بزرگوں کی جسارت اور خباثت باطن پر پردہ ڈالنے کے لئے کہ جنہوں نے قرآن پاک کو پیشاب سے لکھنے کے فتوے دے کر اپنے منہ پر لعنت کی سیاہی مل لی ہے اپنی کتاب کیا ہمارا قرآن ایک ہے ص ۴۴ میں یہ رونا بھی رویا ہے کہ تفسیر صافی میں لکھا ہے کہ امام باقر نے لکھا ہے کہ لولا زید فی کتاب اللہ کہ اگر کتاب خدا میں کمی اور زیادتی نہ کی جاتی تو کسی عقلمند پر ہمارا حق پوشیدہ نہ ہوتا اور احتجاج طبرسی میں لکھا ہے کہ امام علی رضا نے فرمایا ہے اثبتوا فی کتاب اللہ ما لم یقلہ اللہ کہ انہوں نے کتاب خدا میں ایسی باتیں داخل کر دیں جو اللہ نے نہیں کہی تھیں شیعوں کی طرف سے جواب حاضر ہے ۔

قرآن میں زیادتی کا عقیدہ صحابہ کرام سے شروع ہوا ہے

اہلسنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص ۹۹ ج ۱ بحث تواتر قرآن امام سیوطی میں لکھا ہے کہ ابن مسعود صحابی سورہ فاتحہ اور معوذتین کے قرآن ہونے کا منکر تھا اور در منثور ص ۴۱۶ ج ۶ میں لکھا ہے کہ ابن عباس معوذتین کو جس قرآن میں دیکھ لیتے اس کو چھیل دیتے اور فرماتے کہ قرآن میں ایسی چیزوں کو نہ ملاؤ جو قرآن نہیں ہیں

نوٹ :- پس ان کو قرآن میں لکھنا قرآن میں زیادتی ہے ۔

بقول اہلِ سنت خلیفہ چہارم کی گواہی کہ قرآن میں زیادتی ہوئی ہے

اہلِ سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص۷۲ نوع ۱۸ اقوال علیؑ راہت کتاب تیرا وحنیفہ کہ میں نے دیکھا کہ کتاب ہذا میں زیادتی کی جارہی ہے ۔

امام اعظم و مالک کی گواہی کہ قرآن میں زیادتی ہوئی ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر خازن ص ۱۶ ج ۱ مقدمہ

وذھب الاوزاعی ومالک وابو حنیفہ الی ان بسملۃ لیست بآیۃ من الفاتحۃ ولا من غیرھا

امام اہل سنت امام اعظم اور امام مالک اور امام اوزاعی فرماتے ہیں کہ بسم اللہ نہ ہی سورۃ فاتحہ کی اور نہ ہی کسی اور سورہ کی چیز ہے ۔

نوٹ، قرآن پاک کی ایک سو چودہ سورتوں کے ساتھ بسم کو لکھنا گویا قرآن میں ایک سو چودہ مقامات میں زیادتی کی گئی ہے ۔

نوٹ: ارباب انصاف مصرع مشہور ہے ع تیری زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی قرآن پاک میں زیادتی کا عقیدہ کی ابتدا صحابہ کرام سے ہوئی ہے اور ملت مروان مولوی حبیب الرحمن کا کچھ اس طرح کا حال ہے کہ ع سوکن پر غیرت کھائی اور شوہر کو قتل کر دیا۔ اگر قرآن پاک میں زیادتی کے عقیدہ سے کوئی شخص کافر اور مرتد اور لعنتی بنتا ہے تو اس عقیدہ کی ابتدا صحابہ کرام سے ہوئی ہے ابن مسعود ابن عباس اور امام اعظم اور امام مالک کا بھی یہی عقیدہ تھا میں ان کے بارے فیصلہ کرنا ملت مروان کے اپنے ہاتھوں میں ہے ۔

علمائے سپاہ صحابہ نے نبی کریمؐ کے والدین کے خلاف کفر کا فتویٰ دیکر اپنے گستاخِ رسول ہونے کا ٹھوس ثبوت دیا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر ص ۱۲۸ از ملا علی قاری

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عبدالحی ص ۸۳ ط کراچی

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۳۶۶ ج ۱ کتاب الجنائز

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مدارج النبوۃ رکن ۳ باب ۳ فصل ۱ ص ۱۷۹ ج ۲

شرح فقہ اکبر]کہ والدا رسول اللہ ماتا علی الکفر کی عبادت[اور امام اہل سنت امام اعظم نعمان کا فتوی ہے کہ رسول پاک کے والدین نعوذ باللہ کفر پر مرے ہیں۔

فتاوی عبدالحی]کہ اور قول امام اعظم و والدا رسول اللہ ماتا علی الکفر کی عبادت[اور امام اعظم کا فرمان ہے کہ نبی کریم کے والدین کافر تھے

نوٹ:۔ اور مدارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ نبی کریمؐ نے معراج کی رات اپنے ماں باپ کو دوزخ میں جلتے ہوئے دیکھا تھا۔ اور صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ نبی کریمؐ کو اللہ پاک نے اپنی ماں کے لئے دعائے خیر کی اجازت نہیں دی

نوٹ:۔ ارباب انصاف یہ ہے مذہب علماء سپاہ صحابہ کا کہ نبی کریم کو گالیاں دی ہیں اور اگر مذکورہ کتابیں اہل سنت کی نہ ہوں تو بیشک حکومت ہمیں گولی مار دے اب انصاف کرنا ہر مسلمان کا اپنا فرض ہے کہ یہ جماعت انجمن سپاہ صحابہ جب گستاخ رسول ہے تو پھر یہ یقینا کافر ہے اور یہ منحوس جماعت اپنے کفر پر پردہ ڈالنے کیلئے دوسروں کو کافر کہتی ہے ۔

علما سپاہ صحابہ نے خود نبی کریم پر کفر کا فتویٰ لگا کر اپنے منحوس چہروں پر لعنت کی سیاہی دونوں ہاتھوں سے ملی ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر ج ۸ ص ۲۲۴ ط مصر آیت فوجدک ضالاً فاعلم ان بعض الناس ذھب الی انہ کان کافراً فی اول الامر ثم ھداہ اللہ وجعلہ نبیاً قال الکلبی وجدک ضالاً یعنی کافراً فی قوم ضلال فھداک للتوحید وقال السدی کان علی دین قومہ اربعین سنۃ۔

ترجمہ: بعض علما سپاہ صحابہ کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی کریم اول امر میں کافر تھے پھر خدا نے ان کو ہدایت فرما کر نبی بنایا اور امام سپاہ صحابہ حضرت کلبی فرماتے ہیں کہ وجدک ضالاً کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم گمراہ قوم میں خود بھی ایک کافر تھے پھر خدا نے ان کو توحید پرست بنایا اور سدی سنی کہتا ہے کہ نبی کریم اپنی گمراہ قوم کے دین پر چالیس سال تک تھے۔

چیلنج علماء سپاہ صحابہ کو ہمارا چیلنج ہے کہ اگر تم نے کسی غیرتمند ماں کا دودھ پیا ہے تو کسی عدالت یا میدانِ مناظرہ میں ہمارے سامنے آؤ اور اگر تم نے ہمارے پیش کردہ مذکورہ حوالہ جات میں سے کسی ایک حوالہ کو بھی غلط ثابت کر دیا تو بے شک حکومت ہمیں کسی چوراہے میں کھڑا کر کے گولی مار دے اور بصورت دیگر تم گستاخ رسول ہو اور کائنات کے بدترین اور غلیظ ترین کافر ہو۔

سپاہ صحابہ کا فتویٰ کہ اہل حدیث سنی کافر ہیں

اھل سنت کی معتبر کتاب البریلویت ص ۱۷۵ از احسان الٰہی ظہیر وان اھل الحدیث کلھم کفرۃ مرتدون (مبارک) مذہب اہل حدیث کے تمام لوگ کافر اور مرتد ہیں۔

سپاہ صحابہ کا فتویٰ کہ دیوبندی سنی کافر ہیں

اہل سنت کی معتبر کتاب البریلویت ص ۱۹۲ از احسان الٰہی ظہیر ان الدیوبندیین فھم کفرۃ مرتدون لتام بحکم الشریعۃ دیوبندی سنی کافر اور کمینے ہیں شریعت پاک کے حکم میں۔

سپاہ صحابہ کا فتویٰ کہ بریلوی سنی کافر ہیں

عرب امارات کا اخبار الاتحاد ہر جمعہ کو ایک میگزین شائع کرتا ہے ۱۷ اپریل ۱۹۸۴ء کے اخبار الاتحاد کے میگزین الھدی نامی کی سرخی ملاحظہ ہو۔

البریلویت طائفۃ خارجۃ عن الدین واتباعھا یعملون فی مساجد الدولۃ۔ بریلوی وہ فرقہ ہے جو اسلام سے خارج ہے اور اس کے پیروکار حکومت کی مساجد میں کام کرتے ہیں۔

نوٹ:۔ اشرف علی تھانوی قاسم نانوتوی، رشید گنگوہی اور ان کی مثل سنی مذہب کے چوٹی کے علماء کے بارے ان کے کافر اور مرتد ہونے کے فتوے کتب اہل سنت میں موجود ہیں۔

امام مالک کا فتویٰ کہ کتا حلال ہے اور متعہ مباح ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تمیز الکلام فی بیان الحلال والحرام ص۱۷ مؤلف محمد صالح ناشر مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند میں صاف لکھا ہے کہ امام مالک صاحب کا فتویٰ ہے کہ کتا حلال ہے اور ان کا یہ فتویٰ تفسیر کشاف کے مقدمہ میں بھی موجود ہے اور اہلسنت کی مایۂ ناز کتاب ھدایہ شریف میں لکھا ہے کہ امام مالک کا فتویٰ ہے کہ متعہ مباح اور حلال ہے اگر منظور نعمانی نے امام مالک کا فتوی لینا ہے تو پھر کتا بھی کھالیں اور گھر میں متعہ بھی داخل فرمالیں اور مالکی فقہ کا پورا پورا مزہ چکھیں۔

امام مالک پر احناف کے عقیدہ میں بیشمار لعنت ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عبدالحی ص۱۵۵ باب تقلید میں لکھا ہے کہ ریت کے ذرات کے برابر اس شخص پر لعنت ہے جو ابوحنیفہ کے فرمان کو ٹھکرائے اور ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ امام مالک نے کتا حلال کر کے اور متعہ مباح کر کے امام اعظم نعمان کے فتوی کو ٹھکرایا ہے اور اپنے آپ کو لعنتی بنایا ہے اور ہمارے مولا علیؑ کی کرامت ہے اور ہم شیعوں کی فتح عظیم ہے کہ منظور نعمانی جیسے ملاں ہمارے سامنے اس طرح ذلیل ہیں اور بے بس کہ ان کو قرآن حدیث سے ہمارے خلاف کچھ نہیں ملتا اور ایک لعنتی امام کے فتوی پر وہ ہمارے خلاف گزارہ کرتے ہیں۔

دنیا بھر کے سنی ازم کو چیلنج کہ وہ شیعوں کی تکفیر کے ثبوت میں قرآن پاک کی آیت یا صحیح حدیث رسول اللہ پیش کریں

ارباب انصاف تمام امت مسلمہ کا یہ فیصلہ ہے کہ حکم شریعت قرآن اور حدیث سے ثابت ہوتا ہے اور تکفیر شیعہ کے بارے ملا ازم جس فتوی کا سہارا لیتا ہے اس فتوی کے ثبوت میں ان کے پاس نہ ہی قرآن پاک کی کوئی آیت ہے اور نہ ہی حدیث رسول اللہ ہے۔ بچارا ملا ازم کیا چیز ہے اگر صحابہ کرام بمع شیخین قبروں سے اٹھ کر آجائیں تو بھی ثبوت نہیں دے سکتے اور جب ان کے غلیظ فتوے کا قرآن و سنت میں ثبوت ہی نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ انہوں نے جھوٹ بولا ہے اور قرآن کی اس آیت مجیدہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکفرون کی روشنی میں وہ خود کفار ہیں نیز ان مفتیان کے بارے خود صحیح اور اصلی اہل سنت کے فتوے ہیں کہ یہ کافر ہیں مثلاً ابن تیمیہ، احمد رضا خاں اشرف تھانوی۔ قاسم نانوتوی اور رشید گنگوہی اور ان کی مثل دوسرے ملاؤں کے بارے نام لے لے کر ان کے کفر کے فتوے دیئے گئے پورے مذہب اہل حدیث اور دیوبند اور بریلویت پر بھی کفر کا فتوی موجود ہے اگر سنی مولویوں کے فتوؤں کو دیکھا جائے پھر سارا سنی ازم کفر ہی ہے اور جو علماء خود کفار ہیں ان کے فتوے کی کوئی قیمت نہیں کیونکہ مفتی کے لئے مسلمان ہونا ضروری ہے اور سنی مذہب کا کوئی ملاں بھی اپنے پیر بھائیوں کے فتوی کے مطابق مسلمان نہیں ہے۔

سپاہ صحابہ کی طرف سے تکفیر شیعہ کے ثبوت میں چند خرافات

ارباب انصاف ان کاذبا اثماً غادرا خائنا کے پیروکاروں کو قرآن حدیث سے شیعوں کے خلاف فتویٰ دینے کے لئے جب کچھ نہیں ملا تو پھر انہوں نے اپنے جھوٹے مذہب اور بے ایمانی پر مبنی فتوے کو سہارا دینے کے لئے چند نام کی دلیلیں اور حقیقت میں خرافات گھڑ لیے ہیں۔

دلیل اول انکار خلافت شیخین اور سب اور لعن اور طعن شیخین

اس دلیل کا مطلب یہ ہے کہ ابوبکر اور عمر کی خلافت کا شیعہ لوگ انکار کرتے ہیں اور ان پر بوجہ غصب خلافت علی علیہ السلام اور غصب حق زہراؑ لعن طعن کرتے ہیں اور یہ تینوں کام جو شخص بھی کرے وہ کافر ہے پس شیعہ کافر ہیں

اس دلیل کا وہ جواب کہ جس سے ایوان تثلیث کے پرخچے اڑ جائیں

وکلاء شیخین کی یہ دلیل غلط ہے کیونکہ قانون منطق کی رو سے شکل اول کا نتیجہ اس وقت درست ہوتا ہے جب اس کا کبریٰ کلیہ ہوتا ہے اور اس دلیل میں کبریٰ۔ کلیہ نہیں ہے یعنی ابوبکر اور عمر کی خلافت کا انکار کرنے والا کافر نہیں ہے کیونکہ اگر وہ کافر ہے تو اس کا ثبوت قرآن اور حدیث صحیح سے ملنا چاہیئے ہمارا چیلنج ہے کہ صحاح ستہ سے کوئی سنی ایسی حدیث دکھائے کہ جس میں لکھا ہے انکار خلافت شیخین کفر ہے بچارے وکلاء صحابہ کس باغ کی مولی ہیں اگر ابوبکر اور عمر قبروں سے اٹھ کر آجائیں تو وہ بھی ثبوت پیش نہیں کر سکتے۔

علماء سپاہ صحابہ کا اپنا فتویٰ کہ سب شیخین کفر نہیں ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر ص۲/۱۷ از ملا علی قاری

ان سب الشیخین لیس بکفر ولو فرض ان احداً قتل الشیخین لا تخرج عن کونہ مسلما عند اھل السنۃ والجماعۃ ومن المعلوم ان السب دون القتل

ترجمہ۔ فقہ امام اعظم کا یہ فیصلہ ہے کہ ابوبکر عمر کو سب کرنا کفر نہیں ہے اور اگر فرض کیا جائے کہ کسی نے ابوبکر اور عمر کو قتل کیا ہے تو وہ شخص اہلسنت والجماعت ہونے سے خارج نہیں ہوتا اور یہ بات معلوم ہے کہ گالیاں دینا قتل کرنے سے چھوٹا جرم ہے۔ اور فتاوی مولانا عبدالحی میں سنی امام کا یہ فرمان بھی لکھا ہے کہ سب صحابہ بدعت ہے کفر نہیں ہے پھر اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ عائشہ اور معاویہ پر لعنت کرنا بدعت ہے کفر نہیں ہے نیز کتاب اہلسنت شرح مواقف ص۷۲۶ مقدمہ ۵ میں لکھا ہے جو لوگ صحابہ کو برا جانتے ہیں۔ وہ کافر نہیں ہیں کیونکہ رسول اللہ کے بعد اختلاف زیادہ ہوا ہے اور لوگ فرقہ فرقہ ہوگئے ہیں اور ان کا جامع صرف اسلام ہے۔

نوٹ ہم شیعہ خیر البریہ وکلاء شیخین کو چیلنج کرتے ہیں کہ اگر انہوں نے کسی غیرت مند ماں کا دودھ پیا ہے تو وہ قرآن پاک سے کوئی آیت دکھائیں اور اپنی صحاح ستہ سے کوئی حدیث دکھائیں جس میں لکھا ہو کہ ابوبکر اور عمر کو گالیاں دینا کفر ہے اور ہمارا دعویٰ ہے کہ یہ ملاں ازم بچارا کیا ہے اگر بکر عمر قبروں سے اٹھ کر آجائیں تو وہ بھی ایسی آیت اور حدیث نہیں دکھا سکتے۔

معاویہ اور عائشہ نے بھی اصحاب کو گالیاں دی ہیں پس کفر کہا گیا

اگر ابوبکر اور عمر کو گالیاں دینا اس لئے کفر ہے کہ وہ دونوں خلیفہ تھے اور صحابی تھے، تو خلافت اور صحابیت حضرت علیؑ میں بھی موجود ہے اور معاویہ جمعہ کے خطبوں میں حضرت علی کو گالیاں دیتا رہا ہے پس یہ کہاں کا انصاف ہے کہ اگر کوئی ابوبکر و عمر کو گالیاں دے تو وہ کافر بن جاتا ہے اور اگر یہ صحابہ کو گالیاں دینے والا کام معاویہ کرے تو وہ بجائے کافر ہونے کے وکلاء صحابہ کو گالیاں دینے والا کام معاویہ کرے تو وہ بجائے کافر ہونے کے وکلاء صحابہ کا امام بن جاتا ہے اور جناب عثمانؓ کو حضرت عائشہ نے کافر تک کہا ہے پس صحابہ کو گالیاں دینا کفر ہے یہ دفعہ عائشہ پر کیوں نہیں لگتی

صحابہ پر تنقید کرنے کا کام خود اللہ پاک نے قرآن میں فرمایا ہے

قرآن میں سورہ منافقین اور سورہ توبہ میں خود تعالیٰ نے منافق صحابہ کی خوب مذمت فرمائی ہے اور کتاب اہلسنت صحیح بخاری باب الحوض میں لکھا ہے کہ اصحاب مرتد بھی ہوئے ہیں اور خود صحابہ کرام آپس میں جنگیں بھی کرتے رہے ہیں اور معاویہ کا عمار صحابی سمیت ۶۲ صحابی کو قتل کرنا تحفہ اثنا عشریہ میں لکھا ہے اور بخاری میں یہ بھی لکھا ہے کہ چھ ماہ تک حضرت علیؑ نے ابوبکر کی حکومت کو نہیں مانا پس اگر انکار خلافت ابوبکر کفر ہے تو چھ ماہ تک حضرت علیؑ کا اسلام کا کیا بنے گا نیز ابوبکر کی خلافت کو رسول اللہ کی بیٹی فاطمہ زہراؑ نے قبول نہیں فرمایا نیز اسکی خلافت کو صحابی رسول اللہ سعد بن عبادہ نے بھی قبول نہیں فرمایا۔ ابوبکر کی خلافت کو خود خدا اور رسولؐ نے بھی قبول نہیں فرمایا۔

دلیل دوم، عقیدہ تحریف قرآن کو باعث کفر فرض کیا گیا ہے

ارباب انصاف۔ ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور والی کہاوت وکلا صحابہ پر بالکل فٹ آتی ہے ان لوگوں نے عقیدہ تحریف قرآن کو بڑی عیاری سے اپنے دلوں میں چھپایا ہوا ہے اور ظاہر یہ کرتے ہیں کہ یہ عقیدہ کفر ہے ہمارے اس رسالہ میں پیش کردہ حوالہ جات اس امر کا ٹھوس ثبوت ہیں کہ عقیدہ تحریف قرآن کی ابتدا حضرت عمر، جناب عائشہ، عبداللہ بن عمر، حذیفہ اور ابی ابن کعب جیسے جلیل القدر صحابہ سے ہوئی اور تعجب کی بات ہے کہ جس عقیدہ کی ابتدا صحابہ کرام نے فرمائی اور جس عقیدہ پر صحابہ کرام کی موت واقع ہوئی ہے اس پاکیزہ عقیدہ پر وکلا صحابہ کفر کا فتویٰ لگاتے ہیں حالانکہ یہ اصحاب دین کی باتیں رسول اللہؐ سے لیتے ہیں اور رسول اللہؐ کا معصوم ہونا یقینی امر ہے خلاصہ وکلا صحابہ کا عقیدہ صحابہ کرام والا ہی ہوگا تو گویا اندر کھاتہ میں یہ تمام پارٹی تحریف قرآن کا عقیدہ رکھتی ہے اور یہ عقیدہ جب نواصب کے دلوں میں پہنچتا ہے تو عین ایمان کہلاتا ہے۔

؏ تیری زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی

اور وکلا صحابہ نے توہین قرآن پاک کی تمام حدوں کو توڑ دیا ہے کیونکہ قرآن کو جس دن سے عثمان نے آگ لگائی تھی اسی دن سے قرآن جلانا وکلا صحابہ کا عظیم مذہب بن گیا نیز ان لوگوں نے قرآن پاک کو مردار کی کھال پر لکھنا یا خون اور پیشاب سے قرآن لکھنے کے جواز کے فتوے دے کر اپنے سچے مسلمان ہونے کا ایک عجیب ثبوت دیا ہے اور عثمان نے قرآن پاک میں غلطیوں کی بقا کا اقرار کر کے اپنی صحابیت کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔

صحیح اور اصلی اہلسنت کا فتویٰ کہ شیعہ مسلمان ہیں یہ علماء سپاہ صحابہ کے منہ پر زبردست جوتا ہے

۱۔ اہلسنت کی معتبر کتاب شرح مواقف صـ ۷۵۲ ذکر فرق
۲۔ اہلسنت کی معتبر کتاب جامع الاصول صـ ۲۲۰ / ج ۱۲ از ابن اثیر
۳۔ اہلسنت کی معتبر کتاب فتاوی مولانا عبدالحی صـ ۳۵

شرح مواقف :۔ من الفرق الاسلامیۃ الشیعہ
کی عبارت کا اسلامی فرقوں میں ایک فرقہ شیعہ ہے۔
جامع الاصول :۔ المذاهب المشهورة فی الاسلام هی مذهب الامامیہ
کی عبارت کا اسلام میں جو مذاہب مشہور ہیں ان میں مذہب حنفی اور مذہب امامیہ ہے
فتاوی عبدالحی :۔ الصحیح عند الحنفیہ ان الروافض لیسوا بکفار
کی عبارت کا حنفی مذہب میں صحیح فتویٰ یہ ہے کہ شیعہ کافر نہیں ہیں

نوٹ :۔ صحیح اور اصلی اہلسنت وہی ہیں جو شیعان علی کو اپنا مسلم بھائی سمجھتے ہیں اور منظور نعمانی نے جن سنیوں کے فتاوی کو شیعوں کے خلاف لکھا ہے وہ سنی لوگ ایسے ہیں کہ نہ ہی کسی کو ان کی ماں کا علم ہے اور نہ ہی باپ کا

نوٹ ۲۔ ہمارے پیش کردہ حوالہ جات سے یہ بات روشن ہو جاتی ہے کہ کھوٹے علماء اہلسنت جھوٹے یعنی وہ علماء جو شیعوں کی تکفیر کرتے ہیں۔ اور انہیں علماء کے بارے صحیح اور اصلی سنیوں کا فتویٰ ہے کہ یہ علماء کائنات کے بدترین کافر ہیں۔

علماء سپاہ صحابہ ختم نبوت کے منکر ہیں اور کافر ہیں

ناصبی ملاں منظور نعمانی نے اپنی کتاب متفقہ فیصلہ صـ ۷ میں علماء سپاہ صحابہ کے کفر کو چھپانے کی خاطر یہ مکاری کی ہے کہ اس عقیدہ ختم نبوت سے انکار کی شیعوں کی طرف نسبت دے کر لعنت اللہ علی الکذبین کی سیاہی اپنے چہرے مبارک پر مل لی ہے شیعان علیؑ ختم نبوتؐ کے عقیدہ کے منکر نہیں ہیں بلکہ علماء سپاہ صحابہ خود اس عقیدہ کے منکر ہیں اور دلیل اس امر کی یہ ہے کہ قرآن و حدیث یہ فضیلت نبی پاکؐ کیلئے ثابت ہے کہ آنجناب کی نبوّت یا ختم نبوت کا منکر اور حضور پاکؐ کو گالیاں بکنے والا کافر ہے اور واجب القتل ہے اور یہ شرف علماء سپاہ صحابہ نے حضرت ابوبکر اور عمر کو بھی دے دیا ہے اور اس مذموم عقیدہ کا برملا اعلان کرنا شروع کر دیا ہے کہ ابوبکر اور عمر کی خلافت کا انکار کرنے والا اور ان کو گالیاں دینے والا کافر ہے اور واجب القتل ہے ہم شیعہ خیر البریہ یہ کہتے ہیں کہ غیر نبی کو نبی پاکؐ کی کسی فضیلت میں شریک کرنا بقول علماء سپاہ صحابہ کفر ہے اور شیخین نبی نہیں ہیں پس ان کو نبی پاک کی مذکورہ فضیلت میں شریک کر کے علماء سپاہ صحابہ نے اپنے آپ کو کائنات کا بدترین اور غلیظ ترین کافر ثابت کیا ہے اور ابوبکر و عمر کو نبی ثابت کیا ہے قرآن پاک کی کسی آیت سے اور رسول پاکؐ کی کسی حدیث شریف سے یہ بالکل ثابت نہیں ہے کہ ابوبکر اور عمر کی خلافت کا انکار کفر ہے اور ان کو گالیاں دینا کفر ہے پس ایسے خرافات کا دعوی کرنے والا صاف جھوٹا ہے

برادران اسلام کو دیانت و انصاف کی رو سے دعوتِ فکر

وکلاء صحابہ اپنے آپ کو میدان تحقیق کا بہت پہلوان ثابت کرنے کے لئے تحریف قرآن والے دنگل میں شیعان علیؑ سے خوب زور آزمائی فرما رہے ہیں مگر یہ وکلاء اس میدان میں بہت بڑے مکار اور بد دیانت ہیں انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ یہ وکلاء کتب اہل سنت میں آئی ہوئی ان روایات کی صفائی دیں کہ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ جناب عائشہ اور حضرت عمر وغیرہ قرآن پاک میں کمی کا عقیدہ رکھتے تھے اور اسی عقیدہ پر اس دنیا سے رخصت ہوئے تھے مگر احسان الٰہی ظہیر اور حبیب الرحمٰن جیسے وکلاء بچارے اس مقام میں بے بس اور عاجز نظر آتے ہیں۔ یہ دوسرے لوگوں کی طرف عقیدہ تحریف قرآن کی نسبت دے کر ان کی تکفیر کرتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے یہ لوگ خود کفر کے زیادہ قریب ہیں۔ یقولون بافواھھم مالیس فی قلوبھم وکلاء صحابہ اور ان کے بزرگوں نے قرآن پاک کے بارے جو گستاخیاں کی ہیں ان کو اس رسالہ میں ہم نے ثبوت کے ساتھ پیش کر کے ہر دانشمند کو دعوتِ فکر دی ہے کیونکہ توہین قرآن پاک کفر ہے اور وکلاء صحابہ نے توہین قرآن پاک کی ہے۔

آخر میں حق تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ ہمارے اس رسالہ کو رب تعالیٰ اپنی مخلوق کا ذریعہ ہدایت بنا دے۔ آمین تمت ۹/۹۳

خادم علماء شیعہ
علامہ غلام حسین نجفی
شیر پاکستان

دشمنانِ علیؑ مُردہ باد
یا علیؑ مدد
شیعیانِ علیؑ زندہ باد
عظمتِ قرآن
اور عقیدہ
اولادِ معاویہ اور مروان
ہمارے شعبہ تبلیغ کی ۱۹ ویں پیشکش
اس رسالہ میں ان مجرمین کی نشاندہی کی گئی ہے جو قرآنِ پاک کو جلانے اور اسکو
پیشاب اور خون سے مردار کی کھال پر لکھنے اور اس میں اغلاط اور
کمی و زیادتی کا عقیدہ رکھتے تھے اور رکھتے ہیں ہم ایسے لوگوں سے نفرت
کرتے ہیں اور تمام اہل اسلام سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ انکے کفر کا فتویٰ دیکر ان سے نفرت کا اعلان کریں۔
از قلم حقیقت رقم
شیرِ پاکستان خادمِ مذہب شیعہ وکیلِ آلِ محمدؐ غلام حسین نجفی
MAAB 1431